معدن الجواہر

ناشر
امامیہ پبلیکیشنز
۱/۷۔ نور چیمبرز۔ گنپت روڈ
لاہور

جو خدا سے ڈرتا ہے اُس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔

معدن الجواہر

از

عالمِ جلیل، شیخ ابوالفتح محمد بن علی کراجکی دام ظلہ

مترجم

مولانا الحاج سید صفدر حسین نجفی قبلہ

پرنسپل جامع المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

امامیہ پبلیکیشنز ۱۷۔ نور چیمبر گنپت روڈ لاہور

امامیہ پبلیکیشنز کی اٹھارھویں
پیش کش

نام کتاب ——— معدن الجواہر

مترجم ——— سید صفدر حسین نجفی

مطبع ——— ناصر پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت ——— ۱۲ روپے

امامیہ پبلی کیشنز
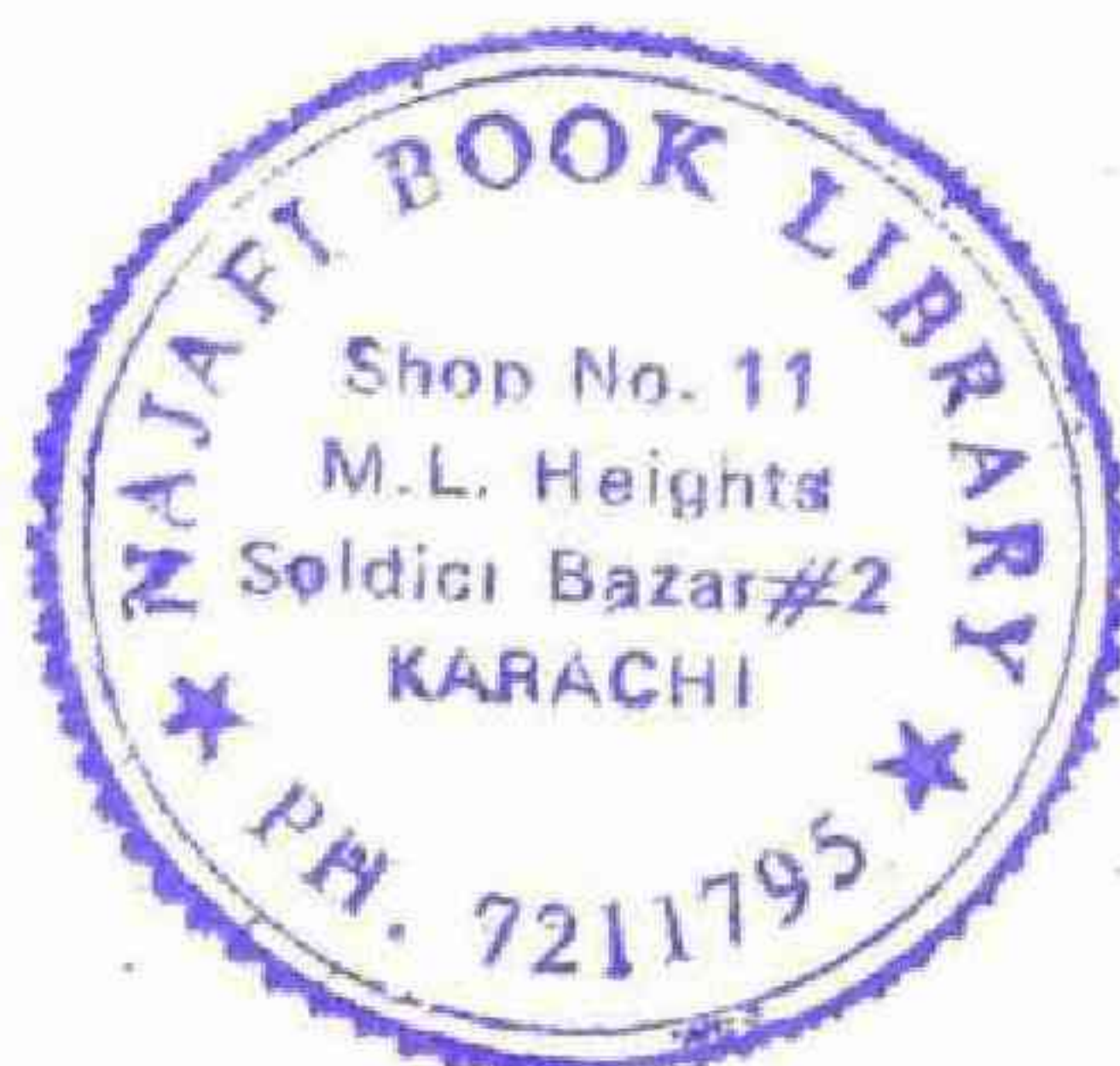
فہرست

عرض ناشر

ادارہ الجانب سید سفدر حسین نجفی پرنسپل کا نہایت ہی شکر گزار ہے۔ کہ جنہوں نے معدن الجواہر کا ترجمہ ہمیں شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ تاکہ ہم اس مادی زمانہ میں اسلام سے محبت اور شفقت رکھنے والوں کیلئے روح پرور سامان مہیا کر سکیں۔ کتاب ہذا میں جناب رسولِ خدا کی احادیث کے علاوہ جناب آئمہ معصومین کے فرامین کو بیان کیا گیا ہے جس سے نوجوان نسل کے اخلاقی و روحانی اقدار کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ہمارے ادارے کی یہ خواہش رہی ہے کہ ہم اُس پرچم اسلام کو بلند رکھیں۔ جس کی سربلندی کے لیے سرکارِ دو عالم نے تاکید فرمائی اور سنتِ محمدیؐ کی پیروی کرتے ہوئے آئمہ معصومین نے اپنی جانوں کا نذرانہ راہِ خدا میں پیش کر دیا لیکن اس علم حق کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔

آج بھی دشمنانِ اسلام اس علمِ دین کو سرنگوں کرنے کے لیے دن رات سازشوں میں مصروف ہیں نوجوان نسل کو تمدنِ جدید کے نام سے دھوکہ دے کر بے راہ روی کی طرف دھکیلنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں۔ ہمارے مذہبی شعائر کی روح حقیقی کو پامال کیا جا رہا ہے، حق و باطل میں تمیز ختم کی جا رہی ہے۔ اسلام کو فقط چند رسومات کا مجموعہ قرار دیا جا رہا ہے۔ ایسی صورتحال میں یہ اشد ضروری ہے کہ ایسی کتب کی اشاعت کی جائے۔ یہ اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ آپ کی خدمت کے لیے صحت مند اور مفید لٹریچر پیش کیا جا رہا ہے جو آپ کی دنیاوی و اخروی زندگی میں سُودمند ثابت ہوگا۔

آپ کی آرا کا منتظر

سیکرٹری امامیہ پبلکیشنز

عرض مترجم

کتاب معدن الجواہر جو کہ علم اخلاق کی بہترین کتاب ہے اور عالم جلیل اور فاضل نبیل شیخ ابوالفتح محمد بن علی کراجکی کی عربی تالیف ہے۔ اس کا فارسی ترجمہ خاتم المحدثین علامہ شیخ عباس قمی نے نزہتہ النواظر کے نام سے کیا تھا۔ عزیز القدر مولانا غلام رضا صاحب ناصر خطیب جامع مسجد شیعہ ڈگس پورہ فیصل آباد نے مجھے فرمائش کی کہ میں اس کا اردو ترجمہ کروں۔ موصوف کی فرمائش اور کتاب کی افادیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کر رہا ہوں۔ امید ہے صاحبان ذوق اس سے کافی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اس حقیر پر تقصیر کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں گے۔

خیر اندیش

سید صفدر حسین نجفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ مبیھد الامم و ماحی الرحم والصلوٰۃ علی من ارسلہ علی حسین فترۃ من الرسل وطول ھجعۃ من الامم، یتلوا علیھم آیاتہ و یزکیھم والکتاب والحکمۃ وعلی آلہ الطاھرین ینابیع العلم و مصابیح الظلم

دلبعد صاحبان عقل وخرد پر مخفی نہیں کہ وہ بہترین چیز کہ جسے انسان خزانہ دل میں محفوظ رکھتا ہے اور جسے قیمتی دُر کی طرح گوشوارہ بناتا ہے۔ وہ جواہر فاخرہ اور چمکتے ہوئے حکمت و نصیحت کے موتی ہیں جو پیاسوں کے لیے آب حیات اور انسان کو ہلاکت سے نکال کر سرحد نجات تک پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ آیت شریفہ **وکان تحتہ کنز لھما** یعنی اس (دیوار) کے نیچے ان کے لیے خزانہ تھا اس کی تفسیر اہل بیت عصمت علیہم السلام سے وارد ہوا ہے کہ وہ سونا و چاندی کا خزانہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک تختی تھی۔ کہ جس میں حکمت کے چند جملے تحریر تھے اور یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ سعادت کے طالب تکلیفیں اٹھاتے اور مصیبتیں جھیلتے اور حکماء و علماء کی خدمت میں جا کر رہتے تھے۔ تاکہ چند کلمات حکمت ان سے سیکھ سکیں اور اپنے مُردہ دلوں کو ان سے زندہ کریں۔

منقول ہے کہ ایک شخص سات سو فرسخ ایک دانشور کے پیچھے گیا کہ اس سے حکمت کے سات جملے سیکھے اور ابو علی شفیق بلخی سات سو علماء کی خدمت میں پہنچا اور ان سے پانچ چیزیں یاد کیں۔ اور اس میں شک وشبہ نہیں کہ ان جواہرات میں سے زیادہ قیمتی اور زیادہ بلند وہ جواہر ہیں جو معادن حکمت اور خزانہ علم الٰہی یعنی حجج طاہرین اہل بیتؑ رسول اکرمؐ سے اخذ کیے گئے ہیں۔ یقیناً وہ جواہر مردہ دلوں کے لیے زندگی، نابینا آنکھوں کے لیے بینائی اور بہرے کانوں کے

پیاسے شنوائی اور پیاسوں کے لیے سامان سیرابی ہیں۔ تبھی تو علماء دین شکر اللہ وسعیہم کے ایک گروہ نے اپنی عالی ہمت کو اس پر صرف کیا اور کافی تکلیف و زحمت کے بعد ان قیمتی جواہرات کو مختلف مقامات سے جمع کر کے قالب تصنیف میں سینچا اور انہیں لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ ان میں سے ایک کتاب معدن الجواہر ہے جو کہ عالم جلیل ثقہ و فقیہہ بے بدیل ابو الفتح محمد بن علی کراجکی (جو کہ شاگرد تھے۔ شیخ مفید اور علم الہدیٰ سید مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی تالیف ہے۔ واقعاً یہ کتاب معدن الجواہر مخزن در رہامرہ ہے جو احادیث صحیح طاہرہ سے اخذ کی گئی ہے۔ اور وہ اس شعر کا سچا مصداق ہے۔ ففی کل لفظ منہ روض من المنیٰ وفی کل سطر منہ عقد من الدرر

یعنی اس کا ہر لفظ امیدوں کا گلستان اور ہر سطر موتیوں کی لڑی ہے لیکن وہ کتاب عربی زبان میں تھی۔ اور جو لوگ عربی دان نہ تھے وہ اس سے استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ یہاں تک کہ موجودہ وقت میں توفیق الہی جناب ضخامت نصاب فخر الحاج آقا مرزا زین العابدین تاجر نوری زید توفیقہ کے شامل حال ہوئی۔ اور وہ دینی بھائیوں کی خدمت کے درپے ہوئے اس کتاب مستطاب کا ترجمہ ہو کے زیور طبع سے مرصع ہو جائے۔ تاکہ باقیات صالحات اور صدقہ جاریہ میں شمار ہو کہ جس سے ہمیشہ تمام لوگ عوام و خواص فائدہ اٹھائیں اور اس کے غیر متناہی فیوضات سے مستفیض ہوں اور موصوف بمفاد الدال علی الخیر کفاعلہ (یعنی اچھائی کی طرف رہبری کرنے والا نیک کام کرنے والے کی مانند ہے) ہر ان فیوضات میں برابر کے شریک و سہیم بنیں اور حیات و ممات میں حظ وافر لے سکیں۔ پس جناب مستطاب سناد العلماء عماد الاتقیاء فخر سادات منبع سعادات سید ناعلم الہدیٰ دامت برکاتہ کے مشورہ اور جد و جہد سے یہ کام اس فقیر بضاعت متمسک باحادیث اہل بیت رسالت عباس بن محمد رضا قمی ختم اللہ لہ بالحسنیٰ والسعادۃ

کے ذمہ لگایا تو اس احقر نے ان کی فرمائش پر لبیک کہی اور عرض کیا کہ میری نصرت و مدد آپ کے لیے تیار ہے اور اس نسخہ شریف کا اپنی طاقت کے مطابق ترجمہ کیا اور اپنی وسعت و قدرت کے مطابق دینی بھائیوں کی خدمت کی اور امید واثق ہے کہ اگر ارباب فضل و دانش نے کوئی لغزش اس میں پائی تو مجھے معذور سمجھ کر اس کی اصلاح فرما دیں گے۔ کیونکہ اس کا اصلی نسخہ انتہائی غلط ہے اور دوسرا کوئی نسخہ نہیں مل سکا کہ جس سے اس کی اصلاح کی جا سکتی اور باوجودیکہ نسخہ علماء سابق ولاحق کے پاس رہا۔ اور اس سے نقل ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ شیخ شہید نے محمد بن بخدہ کے اجازہ کے ضمن میں اس سے نقل کیا ہے۔ اور علامہ مجلسیؒ نے کئی مرتبہ بحار میں اس سے نقل کیا ہے اور جناب آقا سید محمد باقر اصفہانی مرحوم نے روضات الجنات میں فرمایا ہے کہ اس کا ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے۔ لیکن چونکہ دن بدن علم تنزل کی طرف جا رہا ہے اور اس کے خریدار نہیں رہے۔ یہاں تک کہ ہمارے زمانہ میں تو اس کے آثار بالکل محو ہو گئے ہیں۔

جہالت نے اس کے چہرہ پر پردہ ڈال دیا ہے یہی وجہ ہے کہ کتب دینی گمنامی کے گوشوں میں محو و نابود ہو رہی ہیں اور نسیان کی مکڑیوں نے اس پر اپنے جالے تان لیے ہیں۔ یہاں تک کہ اس نسخہ شریفہ کا دوسرا نسخہ نہیں مل سکا۔ تاکہ اس کی مدد سے اس کی تصحیح کی جاتی۔ مجبوراً بقدر امکان کتاب خصال وغیرہ کی مدد سے کوشش کر کے بعض مقامات کی تصحیح کر کے ترجمہ کیا ہے اور جو مقامات معلوم نہیں ہو سکے وہاں اجمال سے کام لیا ہے یا مرادی معنی ذکر کیا ہے اور جو مقامات سفید تھے انہیں سفید ہی رہنے دیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ کتاب مستطاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں وہ چیزیں درج ہیں کہ جن کا تعلق لفظ واحد ایک کے ساتھ ہے۔ دوسرے باب میں دو دو چیزوں کا بیان ہے۔ تیسرے باب میں تین تین چیزوں کا

ذکر ہے۔ اسی طرح دسویں باب تک کہ اس میں دس دس چیزوں کا تذکرہ ہے۔ اور ہر باب میں جناب رسالت مآبؐ کے ارشادات مواعظ سے ابتداء کی گئی ہے۔ اس کے بعد ائمہ اطہار کی روایات ہیں اور پھر حکماء راسخین اور علماء شامخین وغیرہ کے اقوال نقل کیے گئے ہیں۔ اور ہر باب کے آخر میں کسی دانشور بزرگ کی کوئی جامع وصیت جو اس نے اپنے فرزند کو کی ہے ذکر کی گئی ہے۔ جیسا کہ انشاء اللہ معلوم ہوگا۔ اب ہم کتاب کا ترجمہ شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر باب میں مدد اللہ کی طرف سے ہے۔

پہلا باب

ہمارے آقا رسول خدا صلعم ہنے فرمایا !

اے لوگو ! تمہارا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا ایک ہی باپ ہے۔ لہذا کسی عرب کو عجم، عجم کو عرب، سرخ کو سیاہ اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر تقوے اور پرہیزگاری کی وجہ سے جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سے مکرم اور ذی عزت وہ ہے۔ جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا۔

ایک چیز ایسی ہے کہ تم میں سے جو بھی اس کو ہمیشہ اپنالئے تو دنیا و آخرت اس کی مطیع ہوگی اور وہ شخص بہشت الٰہی میں قرب الٰہی پر فائز ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا وہ چیز کیا ہے۔ اے اللہ کے رسول فرمایا تقویٰ اور پرہیزگاری پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ وہ لوگوں میں سے زیادہ صاحب عزت ہو وہ تقوے اختیار کرے اور خدا سے ڈرے۔ اور آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس کا ظاہری ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ سے ڈرے اور ان چیزوں سے پرہیز کرے کہ جن سے خدا نے منع فرمایا ہے تو خداوند عالم اس کے لیے نکلنے کا رستہ مقرر فرمائے گا۔ اور امور دنیا و آخرت کا چارہ کار اور اسے وہاں سے رزق دے گا کہ جہاں سے ملنے کا اسے گمان بھی نہ ہوگا اور اس کے دل میں کبھی اس کا خطور ہی نہ ہوا ہوگا۔

نیز آپؐ نے فرمایا۔ شیطان کے لیے ایک مرد فقیہ کا وجود ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ فقیہ سے مراد وہ عالم ہے۔ جو دین کے معاملہ میں دانا بینا ہو جیسا کہ کئی ایک احادیث میں یہ لفظ اس معنی میں استعمال ہوا ہے نیز آپؐ نے فرمایا۔

جو شخص حکمت و دانائی کا ایک کلمہ سُنے اور اسے بیان کرے اور اس پر عمل بھی کرے تو یہ ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا۔

ایک چیز ایسی ہے کہ اگر کوئی مجھے اس کی ضمانت دے تو میں خدا کیطرف سے اس کے تمام امور میں اچھائی کا ضامن ہوں۔ عرض کیا گیا وہ کیا چیز ہے اے اللہ کے رسولؐ فرمایا

راضی برضا رہنا۔ کیونکہ جو خدا کے فیصلہ پر راضی ہوتا ہے تو خدا اس کے لیے خیر و نیکی قرار دیتا ہے۔

فرمایا ایک چیز ایسی ہے کہ جو شخص اسے اپنائے تو وہ اس شخص کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جو دن کو روزے رکھے اور راتیں عبادت میں کھڑے ہو کر گزار دے اور راہ خدا میں جہاد کرے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا چیز ہے فرمایا خوش خلقی۔ نیز فرمایا کوئی بیٹا اپنے باپ کو صرف ایک ہی چیز کے ذریعے بدلہ دے سکتا ہے اور وہ یہ کہ اس کا باپ غلام ہو تو بیٹا اسے خرید کرے اور وہ آزاد ہو جائے۔ ایک شخص نے رسولؐ خدا کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے کہ جس کی وجہ سے میرے لیے دنیا و آخرت کی خیر و خوبی جمع ہو جائے۔

حضرتؐ نے فرمایا! کبھی جھوٹ نہ بولا کہ وہ شخص کہتا ہے میں کئی ایک برے کام کرتا تھا تو وہ سب میں نے اس خوف سے ترک کر دیئے کہ کہیں کوئی پوچھ نہ لے اب اگر سچ کہوں گا تو رسوا ہو جاؤں گا۔ اور اگر جھوٹ بولا تو رسول خداؐ کی اس وعدہ کے سلسلہ میں مخالفت ہوگی۔ جو میں نے آپؐ سے کیا تھا کہ جھوٹ نہیں بولا کروں گا۔

حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ ایک چیز ایسی ہے کہ جو شخص اس پر عمل کرے وہ تمام لوگوں سے زیادہ طاقت ور ہے لوگوں نے عرض کیا وہ کیا ہے۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ہر معاملہ میں خدا پر توکل اور بھروسہ کرنا۔

نیز آپؑ نے فرمایا۔ کہ تمام عبادتوں سے افضل ایک چیز ہے لوگوں نے کہا کہ وہ کیا فرمایا پارسائی اور حرام سے رکنا۔ کسی شخص نے ایک امامؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ

اے فرزندِ رسولؐ مجھے کوئی ایک چھوٹا سا عمل بتایئے کہ جس پر عمل کرنے سے میرے لیے دنیا و آخرت جمع ہو جائیں۔

آپؑ نے فرمایا! کبھی غصہ میں نہ آؤ

ائمہ علیہم السلام سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ہر خیر و خوبی کی اصل ایک چیز ہے اور وہ ہے خوفِ خدا۔

کسی امامؑ سے سوال کیا گیا کہ سب سے زیادہ عجیب کون سی چیز ہے۔ فرمایا وہ ایک ہی چیز ہے اور وہ، وہ دل ہے کہ جس نے خدا کو پہنچان لیا ہو اور پھر اس کی نافرمانی کرے۔

ایک عالم نے فرمایا تمام لوگوں سے زیادہ بدبخت وہ شخص ہے جو خدا کے ہاں اپنے حصہ سے گھل ملے نہیں رہے اور سب سے زیادہ صاحبِ قدر و منزلت وہ شخص ہے جو اپنے لیے قدر و منزلت قرار نہ دے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ ایسا شخص ہے جو یہ پرواہ نہ کرے کہ دنیا کس کے ہاتھ میں ہے۔ اور سب سے سخی وہ شخص ہے کہ جو کوئی چیز نہ ہونے کے باوجود بھی بخشش کرے اور یہ مفہوم رسول خداؐ کے اس قول سے حاصل کیا گیا ہے کہ افضل الصدقہ جہد المقل یعنی بہترین صدقہ وہ ہے جو فقیر و نادار خرچ کرے جتنا اس کے لیے ممکن ہو اور سب سے بُری حالت میں وہ شخص ہے کہ جس کو کسی پر اعتماد نہ ہو لوگوں کے ساتھ بدگمان ہونے کے لیے اس کی بدنظری کی بنا پر کوئی شخص اس پر بھی اعتماد نہ رکھتا ہو اور زیادہ صبر کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنا راز اپنے دوست سے اس خوف سے بیان نہ کرے کہ شاید کسی دن یہ دوست دشمن ہو جائے اور اس کے راز کو فاش کر دے۔

ایک صاحب فضل کا قول ہے کہ میرے نزدیک بہترین چیز ایک ہے اور وہ بھائیوں پر احسان و بخشش کرنا ہے۔

ایک صاحب فضل سے کہا گیا کہ آپ کس چیز پر زیادہ خوش ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا ایک چیز ہے اور وہ ہے اس شخص سے ملاقات کرنے کی قوت و توانائی کہ جو میرے

ساتھ احسان و نیکی کرے۔

نیز ان سے پوچھا گیا کہ افضل اعمال کیا چیز ہے تو انہوں نے کہا ایک چیز اور وہ ہے مومن کے دل کو خوش کرنا۔

ایک حکیم سے بخل و تجبر کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ ان سب کا منشا اور سبب ایک چیز ہے اور وہ ہے سوء ظن یعنی خدا کے ساتھ بدگمانی۔

کسی حکیم نے کہا کہ ایک چیز سے زیادہ کسی چیز کا انسان پر ضرر نہیں ہے اور وہ یہ ہے باطل کی حاجت۔ کوئی چیز ایسی نہیں کہ جو انسان کو ترقیات اور مراتب عالیہ سے روکے مثل ایک چیز کے اور وہ کم ہمتی ہے کہ ہمیں مترجم کہتا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ ہمت کا بلند ہونا مکارم اور مراتب عالیہ تک پہنچانے میں دخیل ہے۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ انسان اپنی ہمت کے ذریعہ اس طرح اڑتا ہے جیسے پرندہ پروں کے ذریعہ لیکن مخفی نہ رہے کہ ہمت عالی اس وقت ثمر آور ہوتی ہے جب انسان اس کے پیچھے لگا رہے اور جد و جہد اور سعی بلیغ کرے یہاں تک کہ ان کے ذریعہ ہر جگہ پرواز کر سکے۔

ایک حکیم کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کے عادات و خصائل کو پرکھا ہے تو ان میں سب سے اچھی ایک چیز سمجھ میں آئی ہے اور وہ ہے سچائی۔ پس جس شخص کی زبان سچی نہ ہو تو معزز ترین اخلاق سے محروم ہے۔ یعنی بہترین اخلاق جو کہ صدق اور راست گوئی ہے وہ اس سے فوت ہو چکی ہے اور بدترین قبائح ایک چیز ہے۔ اور وہ جھوٹ ہے اور ابتدائے منازل تعریف یعنی پہلی وہ صفت کہ جس پر انسان کی تعریف ہوتی ہے وہ ایک ہے اور وہ ہے مذمت اور برائی سے سلامتی سب سے بڑی چیز جو انسان کو ضرر پہنچاتی ہے وہ ایک ہے۔ اپنے عیوب کو کم پہنچاننا ایک حکیم دانشور سے کہا گیا کہ زمانہ میں سب سے بڑی کون سی چیز نے تمہیں فائدہ پہنچایا ہے تو اس نے کہا کہ علم۔ بوزرجمہر سے پوچھا گیا دشمنوں میں کس کی دشمنی زیادہ سخت ہے تو کہنے لگے کہ بُرا عمل پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ پسندیدہ کونسی چیز ہے کہنے لگے نیک عمل کا ثمرہ اور نتیجہ۔

ایک پرہیزگار سے کہا گیا کہ ہمیں کوئی ایسی نصیحت کیجیے کہ جو ہر نصیحت سے زیادہ موثر ہو

تو اس نے کہا تمہیں وعظ حاصل کرنے کے لیے قبرستان کی طرف دیکھنا کافی ہے۔ پس ایک شخص نے اس زاہد سے کہا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو اس نے کہا تجھے ایک وصیت کرتا ہوں کہ جس طرح رات دن تجھ میں اپنا کام کر رہے ہیں تو بھی ان میں کام کر۔

ایک شخص کا کہنا ہے کہ تیری عمر کا صرف ایک دن تیرا ہے کیونکہ پچھلا دن تو گزر چکا ہے اور آنے والا دن ابھی نہیں آیا۔ پس اگر اپنے موجودہ دن میں تو نے صبر کیا یعنی اپنے آپ کو برے کاموں سے روکا اور سخت امور کے جھیلنے میں صبر کیا تو تو نے پسندیدہ کام کیا ہے اور اس پر تیری تعریف ہوگی اور اس سے آنے والے دن کے لیے بھی تجھے قوت و طاقت حاصل ہوگی۔ اور اگر تو اپنے موجودہ دن میں عاجز رہا اور اس چیز پر صبر نہ کیا جو بیان کی گئی ہے تو تو نے اپنے کام کو ناپسندیدہ قرار دے دیا ہے اور اپنے آنے والے دن کے لیے کمزوری پیدا کر دی ہے۔

ایک شخص نے کہا کہ میرے اور بادشاہوں کے درمیان ایک ہی دن کا فرق ہے اور وہ وہی دن ہے جس میں ہم موجود ہیں کیونکہ گزشتہ دن تو گزر گیا ہے وہ بادشاہ اس کی لذت حاصل نہیں کر سکتے اور مجھے بھی اس کی سختی نہیں پہنچ سکتی باقی رہا آنے والا دن تو میں اور بادشاہان زمانہ اس سے خوف و خطر میں ہیں کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس میں کیا ہوگا لہذا مجھ میں اور ان میں موجودہ دن کا ہی فرق ہے لیکن ایک دن سے کیا ہوتا ہے یعنی ایک دن کی کیا حیثیت ہے کہ انسان اس کے لیے حسرت و یاس کو جھیلے۔

نیز کہا گیا ہے کہ انسان صرف اپنی عمر کی اس گھڑی سے نفع حاصل کرتا ہے کہ جس میں وہ ہے اور وہ بھی بہت جلدی گزر جائے گی تو کس قدر خبیث اور پلید ہے وہ انسان کہ جو ہمیشہ کی نعمات کو اس ایک گھڑی کی منفعت سے بیچ ڈالے کہ جس میں کام کرنے سے وہ نعمات اسے حاصل ہوتیں حالانکہ وہ گھڑی جلدی گزر جائے گی اور ایک طویل پشیمانی کے سوا اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ اے فرزند عزیز ایک بری عادت سے بچو تاکہ سلامتی سے رہ سکو۔ ایسے برے مقامات پر نہ جاؤ کہ جہاں متہم ہو جاؤ اور ایک اچھی چیز

کو اپناؤ تاکہ تمہیں فائدہ ہو۔ مل ہو نعمت الٰہی کا شکر یہ اور تعریف ادا کرو تاکہ وہ تم کو ہمیشہ برقرار رکھے اور یہ جان لو کہ عزت اطاعتِ الٰہی میں اور ذلت اس نافرمانی میں ہے۔ اور نعمت الٰہی کو کم سمجھنے میں فقر ہے اور جان لو کہ لوگوں کو ایک دوسرے پر عقل کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے اور علم کے سبب ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں اور عمل کے ذریعہ نجات حاصل کریں گے اور حلم و بردباری سے سیادت و سرداری پر فائز ہوتے ہیں پس اے فرزند تم پر لازم ہے کہ اپنے دین میں زیادتی کرو یعنی ہمیشہ ایسے کام کرو جن سے تمہارا دین پختہ اور زیادہ ہو اور تم پر لازم ہے کہ عمل دنیاوی میں میانہ روی اختیار کرو۔

ایک دانشور نے اپنے شاگرد سے کہا کہ تیرا ایک دوست ہے جو کہ ہر ایک سے تیرا زیادہ خیر خواہ ہے اور وہ تیری عقل ہے اور ایک تیرا دشمن ہے جو کہ ہر ایک سے زیادہ تجھے فریب دیتا ہے اور وہ تیری جہالت اور نادانی ہے۔ اور جان لے کہ پیغام لانے والوں میں سے زیادہ سچی تیری اجل ہے اور زیادہ وعدہ دینے والی تجھے تیری آرزو اور امید ہے پس اپنے دین و دنیا کی حفاظت و الم یعنی حرام سے باز رکھنے کے ساتھ اور صبر و جمیل سے آنے والے مصائب پر غلبہ حاصل کر یعنی ایسا صبر کر جس میں لوگوں کے سامنے شکوہ و شکایت نہ کرو اور اپنے دل کو راحت و آرام دو اور لوگوں کے درمیان کرم سے اپنے نفس کی تربیت کرو اور لوگوں میں خوش خلقی کے ذریعہ اپنی محبت پیدا کرو اور جان لو کہ ایک ایسا درجہ اور مرتبہ ہے جو کہ اہل ایمان کے مراتب میں سے بلند ترین ہے جو شخص اس مرتبہ پر پہنچ جائے وہ کامیاب اور کامران ہے اور وہ درجہ یہ ہے کہ انسان اپنے باطن کو ایسا اچھا بنائے کہ اسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ وہ ظاہر ہو جائے اور اس کے انجام کا اسے ڈر نہ ہو اگر وہ پوشیدہ رہے۔

دوسرا باب

دو قسم کی چیزوں کا بیان

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علماء دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ جس نے اپنے علم کو اپنایا ہوا ہے یعنی وہ اپنے علم کی اتباع کرتا ہے۔ . . .

نیز فرمایا علم کی دو قسمیں ہیں۔

ایک وہ علم ہے کہ جو دل میں جاگزیں ہے یہ وہ علم ہے کہ جو نفع بخش ہے۔

دوسرا وہ علم ہے جو صرف زبان پر جاری ہوتا ہے اور وہ انسان پر حجت ہے۔

نیز علم کی دو قسمیں ہیں۔

ایک علم ادیان ہے کہ جس کا تعلق دین اور مذہب کے ساتھ ہے۔

دوسرا علم ابدان ہے کہ جس کا تعلق تن و بدن کے ساتھ ہے۔

نیز آپؐ نے فرمایا۔ خیر و خوبی صرف دو اشخاص کے لیے ہے۔

ایک عالم مطاع یعنی وہ عالم کہ وہ جو کچھ کہے لوگ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔

دوسرا وہ ہے جو سن کر یاد رکھے یعنی عالم کی بات کو گوش ہوش سے سُنے اور اس بات کو یاد رکھے اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو عالم یا متعلم ہونا چاہیئے اور دو ایسے حریص ہیں۔ جو سیر نہیں ہوتے۔

ایک طالب دین اور دوسرا طالب دنیا

مترجم کہتا ہے کہ دوسری روایت میں ہے کہ دو ایسے حریص ہیں جو سیر نہیں ہوتے۔

ایک حریص مال، دوسرا حریص علم

نیز فرمایا فرزند آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس میں دو صفات جوان اور قوی ہو جاتی ہیں۔

پھر آپؐ نے دو پتھر اٹھائے اور ان میں سے ایک کو اپنے سامنے پھینکا اور فرمایا یہ پتھر فرزند آدم کی (امید اور آرزو کے بمنزلہ ہے پھر دوسرے پتھر کو اس کے پیچھے پھینکا اور فرمایا یہ فرزند آدم کی اجل اور موت کے بمنزلہ ہے پس انسان اپنی آرزو اور خواہش کو دیکھ کر اس کے پیچھے لگ جاتا ہے لیکن وہ اپنی اجل اور موت کو نہیں دیکھتا جو اس کے پیچھے آرہی ہے نیز آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں بدبخت ترین شخص سے آگاہ کروں لوگوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسولؐ فرمایا وہ شخص ہے کہ جس پر دو چیزیں جمع ہو جائیں فقر دنیا اور عذاب عقبیٰ۔

نیز فرمایا دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے بالاتر کوئی نیکی نہیں خدا پر ایمان رکھنا اور بندگان خدا کو فائدہ پہنچانا۔

نیز فرمایا دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی برائی نہیں اور وہ ہیں خدا کا شریک قرار دینا اور بندگان خدا کو ضرر پہنچانا۔

نیز فرمایا۔ مومن دو خوفوں کے درمیان ہے ایک گذشتہ زندگانی کا خوف ہے چونکہ اسے معلوم نہیں کہ میرے گزشتہ کاموں اور اعمال ناپسندیدہ کے ساتھ خدا کیا سلوک کرے گا اور دوسرا خوف بقیہ عمر کے متعلق ہے کہ قلم قضا و قدر نے اس کے لیے کیا تحریر کیا ہے۔

اور آپؐ نے ابوذر غفاریؓ سے فرمایا کیا تجھے ایسی دو باتوں کی طرف راہنمائی نہ کروں کہ جن میں مشقت کم اور ان کا بار تھوڑا ہے لیکن وہ میزان اعمال میں سنگین ہوں گی۔ عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسولؐ تو آپؐ نے فرمایا کہ خوش خلقی کو اختیار کرو اور زیادہ تر خاموش رہا کرو۔ پس خدا کی قسم تمام مخلوق کسی ایسی چیز پر عمل نہیں کرے گی جو ان دو چیزوں کے مثل ہو۔

فرمایا دو چیزیں مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں ایک بخل اور دوسرا بد خلقی

آپؑ نے فرمایا دو چیزیں خدا و رسول کی محبوب ہیں ایک حلم و بردباری اور دوسرا حیا و شرم۔

آپؑ نے فرمایا دو صفات ایسی ہیں کہ جو شخص ان کا حامل ہو خداوند عالم اس کا نام شاکر و صابر لکھے گا اور اگر یہ چیزیں کسی میں موجود نہ ہوں تو وہ شاکرین و صابرین کے گروہ سے خارج ہے اور وہ دو چیزیں یہ ہیں کہ انسان اپنے دین کے معاملہ میں اپنے سے بالاتر کی طرف دیکھے اور اس کی اقتداء کرے۔ امر دنیا میں اپنے سے پست تر کی طرف دیکھے اور جو کچھ خدا نے اس کو زیادہ دیا ہے۔ اس پر خدا کی حمد و ثنا کرے۔

آپؑ نے فرمایا کہ جو شخص دو چیزوں کو روکے رکھے تو خداوند عالم اسے دو چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے جو شخص اپنی زبان کو لوگوں کی عزت و ناموس سے روکے تو خداوند عالم اس کو لغزشوں سے بچائے گا اور جو شخص اپنے غصہ کو روکے تو خداوند عالم اسے اپنے غضب سے محفوظ رکھے گا۔

مترجم کہتا ہے کہ بہت سی ایسی بھی روایات وارد ہوئی ہیں کو جو چاہے کہ غضب الٰہی سے محفوظ رہے وہ اپنے آپ کو بیجا غضب سے روکے۔

آپؑ نے فرمایا کہ دو ضعیفوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو ایک عورت اور دوسرا یتیم۔

آپؑ نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن میں اکثر لوگ گھاٹے میں رہتے ہیں۔ ایک صحت بدن و اعضاء و جوارح ہے اور دوسری فرصت و مہلت یعنی لوگ ان دو نعمتوں میں فریب نفس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور انہیں غنیمت نہیں سمجھتے اور ہاتھ سے دے بیٹھتے ہیں اور پھر متحیر ہوتے ہیں۔

لوگوں نے آنجنابؑ سے پوچھا کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جس کے سبب سے لوگ زیادہ تر جہنم میں جائیں گے فرمایا وہ بدن کے دو سوراخ ہیں ایک شکم اور دوسری شرمگاہ کہ زیادہ تر گناہوں کا سبب یہی دونوں ہیں۔

حضرت امیرالمومنینؑ و یعسوب الدین نے فرمایا کہ لوگ دنیا میں دو قسم کے ہیں۔

ایک وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خرید کر کے آزاد کیا ہو یعنی دنیا کی غلامی اور ہوا و ہوس کی قید سے اپنے نفس کو نکال لیا اور دوسرا اس کے برعکس ہے یعنی جس نے اپنے نفس کو بیچ دیا ہو اور دنیا کا غلام بن چکا ہو۔

آپؑ نے فرمایا دنیا میں تمام عبادات سے افضل دو چیزیں ہیں۔ ایک صبر و تحمل اور دوسرا انتظار فرج ظاہراً انتظار فرج سے مراد آل محمد علیہم السلام کا ظہور ہے کیونکہ کئی ایک روایات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا افضل ترین عمل انتظار فرج ہے۔

فرمایا دو اشخاص نے میری کمر توڑ دی ایک وہ عالم جو پردہ حیا و شرم کو چاک کر کے ناموس شریعت کی ہتک حرمت کرے اور دوسرا وہ نادان جاہل جو عبادت میں مشغول رہے کیونکہ وہ عالم تو لوگوں کو روگردان کرتا ہے۔ اپنے علم سے پھیرتا ہے پردہ دری کی وجہ سے اور ناموس شریعت کی حفاظت نہ کرنے کی بنا پر اور یہ جاہل لوگوں کو اپنی جہالت کی طرف عبادت کے ذریعہ بلاتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا سب سے زیادہ سختی اور زحمت و تکلیف میں وہ شخص ہے جو دو چیزوں میں مبتلا ہو ایک زبان جو چرب اور بے لگام ہو اور دوسرا وہ دل جس کے سوراخ بند کر دیئے گئے ہوں۔ اب اگر وہ خاموش رہتا ہے تو اس کی خاموشی پسند نہیں کی جاتی۔ اور اگر وہ بولتا ہے تو اس کا بولنا بھی اچھا نہیں۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ جو شخص لوگوں کو خوب وعظ و نصیحت کر سکتا ہے۔ اور اس کی زبان فصیح و بلیغ ہے لیکن اس کے کلمات اس کے اپنے دل میں اثر نہیں کرتے اور وہ اپنے قول پر عمل نہیں کرتا تو نہ اس کی خاموشی اچھی، اور نہ بولنا کیونکہ اگر وہ خاموش رہے تو لوگ اسے کہیں گے کہ اس فصیح و بلیغ زبان کے ہوتے ہوئے کیوں خاموش رہتا ہے۔ اور اگر وہ بولے تو اس کے بیانات کا کوئی خریدار نہ ہوگا اور اس کے بیان کو کوئی وقعت نہیں دے گا۔ کیونکہ وہ خود تو اس پر عمل نہیں کرتا دوسرے کیا کریں گے۔

آپؑ نے فرمایا احمق ہے وہ شخص جو یہ دو صفات رکھتا ہو اور انہیں اپنے سے دور نہ

کرے ایک یہ کہ وہ زیادہ چیزوں کی طرف ملتفت، ہوتا ہو یعنی راستے میں اور لوگوں کے گھروں وغیرہ میں ہمیشہ چیزوں کو دیکھے اور ادھر اُدھر دیکھتا رہے۔ دوسرا وہ جو مطالب کا جواب فوراً بغیر اس کے دے کہ کہ انہیں سمجھ بوجھ لیا ہو۔

آپؐ نے فرمایا دو شخص میرے معاملہ میں ہلاک و تباہ ہوں گے۔ ایک وہ جو میری محبت میں غلو کرے کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں جو آنحضرتؐ کو العیاذ یا خدا کہتے ہیں اور دوسرا وہ جو میری محبت کو چھوڑ کر میرا دشمن ہو جائے۔

حضرت امام حسینؑ نے فرمایا مروت اور مردانگی دو چیزوں میں ہے۔ ایسی چیزوں سے دور رہے جو انسان کو قبیح اور بُرا بناتی ہیں اور ایسی چیزوں کو اختیار کرے جو انسان کو زینت دیتی ہیں۔

حضرت صادقؑ نے سفیان ثوری سے فرمایا دو چیزیں ایسی ہیں کہ جو شخص انہیں اپنائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ سفیان نے عرض کیا وہ دو چیزیں کیا ہیں اے فرزند رسولؐ فرمایا طبیعت کے خلاف چیزوں کو قبول کرنا اور ان کا متحمل ہونا جب کہ خدا انہیں دوست رکھتا ہو اور اپنی پسند کی چیزوں کو ترک کرنا۔ جب کہ خدا انہیں دشمن رکھتا ہو۔ پس ان دو چیزوں پر عمل کرو میں ان میں تمہارا شریک ہوں۔

حضرت باقرؑ نے فرمایا کہ دو قدم اٹھائے ایسے ہیں جو خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔ ہر اٹھے ہوئے قدم سے ایک وہ قدم کہ جس کے ذریعہ اس صف میں جا کھڑا ہو جو راہِ خدا میں آراستہ کی گئی ہے۔ اور دوسرا وہ قدم جو اس رشتہ دار کی طرف اٹھے جو قطع رحمی کر چکا ہو۔

فرمایا دو گھونٹ ایسے ہیں۔ جو خدا کے نزدیک بہترین ہیں ایک غصہ کا گھونٹ کہ جسے مومن اپنے سینے کی طرف حلم و بردباری کی بنا پر پلٹا دے اور دوسرا مصیبت کا گھونٹ کہ جسے صبر و تحمل کی بنا پر پی جائے اور بہترین قطرے دو ہیں۔ ایک خوف خدا کے سبب تاریکی شب میں بندہ مومن کے آنسو کا قطرہ اور دوسرا راہ خدا میں خون کا قطرہ فرمایا دو چیزیں قابل اعتراض ہیں ایک چیز میں اس کے امکان سے پہلے جلدی کرنا

اور دوسرا سلطنت و حکومت پر ناز کرنا
کسی امامؑ سے اس آیت کی ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنہ
یعنی خدایا دنیا میں ایک نیکی اور آخرت میں ایک نیکی مرحمت فرما کی تفسیر میں روایت
کی گئی ہے فرمایا حسنہ و (نیکی) سے دنیا میں دو چیزیں ہیں خوش حالی اور خوش خلقی
اور آخرت میں بھی دو چیزیں ایک خوشنودی خدا اور دوسری جنت - ایک شخص نے
کسی امامؑ کی خدمت میں عرض کیا اے فرزند رسولؐ مجھے وعظ و نصیحت کیجئے - آپؑ
نے فرمایا اپنے نفس کو دو چیزوں کی اطلاع نہ دے - ایک فقر اور دوسرا عمر کی زیادتی۔
جناب ابوذر غفاریؓ نے ایک شخص کو وعظ کیا فرمایا یاد رکھو تمہارے مال میں تمہارے
دو شریک ہیں ایک حوادث اور دوسرے وارث پس جتنا ہو سکے ایسا کرو کہ تمام شرکاء
سے بہتر رہ سکو۔ کسی دانشور نے کسی حکیم کو دیکھا اور اس سے خواہش کی کہ مجھے مختصر وعظ
کرو تو اس نے کہا دو چیزوں کو اپناؤ - ایک یہ کہ خدا تمہیں ایسی جگہ پر نہ دیکھے جہاں سے
اس نے منع کیا ہے اور دوسرا یہ کہ جس جگہ کا اس نے حکم دیا ہے - وہاں ہمیشہ تمہیں
دیکھے یہ نصیحت حضرت صادقؑ سے بھی منقول ہے۔
لقمان حکیم نے اپنے فرزند سے فرمایا اے فرزند میں تمہیں دو چیزوں سے منع کرتا
ہوں ایک سستی اور دوسرا غم کی حالت میں بیقراری کیونکہ اگر تو نے سستی کی تو حقوق
ادا نہ کر سکے گا اور جب بیقرار ہو گا تو وہ سختیاں جو حق کی وجہ سے آئیں گی ان پر صبر
نہیں کرے گا۔
ایک شخص لوگوں کو وعظ کر رہا تھا اور کہتا تھا اے بندگانِ خدا دو حالت میں صبر
کیجئے ایک اس عمل کی سختیوں کو جھیلنے پر کہ جس کے ثواب کی تمہیں ضرورت ہے اور
دوسرا اس برے عمل کے ترک کرنے پر کہ جس کے عذاب برداشت کرنے
کی تم میں طاقت نہیں وہ کہہ رہا تھا کہ دو شخص ایسے ہیں جو رحمت الٰہی سے دور رہنے
کے مستحق ہیں ایک وہ جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتا - اور دوسرا وہ جو اپنے آپ کو
محرمات الٰہی سے نہیں روکتا لوگ دو چیزوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ خدا کی نعمت اور

اپنے گناہ اور ان دونوں کی اصلاح شکم اور استغفار کے بغیر نہیں ہو سکتی ایک عبادت گزار رو رہا تھا اس سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا میرا رونا دو چیزوں کی بنا پر ہے ایک زادِ راہ کی کمی اور دوسرا قیامت کے ہولناک سفر کی دوری۔

مترجم کہتا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب کو اس دور و دراز سفر کے لیے گریہ کرنا چاہیئے جو کہ ہمیں درپیش ہے اور ہم اپنے ائمہ اور بزرگانِ دین کی اقتدا کریں جیسا کہ جناب امیرالمومنینؑ پر وہ شب میں بہت زیادہ روتے تھے اور فرماتے تھے افسوس ہے کہ زادِ راہ کم اور سفر دور کا ہے اور دیگر اس قسم کے کلمات فرماتے تھے۔ کبھی غش کھا جاتے تھے اور حضرت امام حسنؑ جب موت، قبر و بعث و نشر اور پل صراط سے گزرنے کی یاد فرماتے تو گریہ کرتے تھے اور بارگاہ ایزدی میں اعمال کے پیش ہونے پر چیخ مارتے اور بیہوش ہو جاتے تھے اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ کے بدن کے جوڑ لرزتے تھے چونکہ اپنے آپ کو خدا کے سامنے کھڑا ہوا پاتے تھے اور جب بہشت و دوزخ کو یاد کرتے تو سانپ یا بچھو کے ڈسے ہوئے شخص کی مانند مضطرب ہو جاتے تھے۔ بلکہ ان کے خاص خاص اصحاب بھی اس طرح تھے جیسا کہ امام محمد باقرؑ سے منقول ہے۔ آپ نے فرمایا ابوذر خوف خدا میں اتنا روئے کہ ان کی آنکھیں خراب ہو گئیں لوگوں نے کہا دعا کیجئے کہ خدا تمہاری آنکھوں کو شفا دے تو کہنے لگے آنکھوں کا کوئی خاص دکھ نہیں لوگوں نے کہا کہ وہ کون سا غم ہے جو آنکھوں سے زیادہ ہے۔

تو انہوں نے کہا دو بڑی چیزیں مجھے درپیش ہیں۔ بہشت و دوزخ۔

کہا گیا ہے کہ دو چیزیں ایسی ہیں جو نیکیوں کو زیادہ کرتی ہیں ایک بیماری کا بدن کو پگھال دینا اور دوسرا غم و اندوہ۔ ظاہراً غم و اندوہ سے مراد دین و آخرت کا غم ہے۔ دو چیزیں ایسی ہیں۔ جو برائیوں کو زیادہ کرتی ہیں ایک سرکشی اور دوسرا زیادہ خوشی ایک عابد سے کہا گیا کہ تو نے کس حال میں صبح کی ہے کہنے لگا، دو نعمتوں کے درمیان رزق موفور اور گناہ مستور یعنی خدا کی دو نعمتیں میرے شامل حال ہیں ایک رزق کثیر جو خدا نے مجھے عطا کیا ہے اور دوسرا میرے گناہوں کو لوگوں سے پوشیدہ رکھنا کہ

ان کی وجہ سے میں رسوا نہیں ہوا۔ ایک شخص نے کہا دنیا کے لیے دو فضیلتیں ہیں: جوہر ادب سکھانے والے نے زیادہ نصیحت کرتی ہے اور ہر واعظ سے زیادہ بلیغ ہے۔ ایک دانشور نے کہا دو چیزیں ہیں جو بدن کو زحمت و تکلیف سے راحت و آرام پہنچاتی ہیں۔ ایک قضائے الٰہی پر راضی رہنا اور دوسرا اپنے حصہ و نصیب میں خدا پر اعتماد کرنا یعنی جب انسان میں دونوں صفات پائے جائیں گے تو اس کا حرص و طمع کم ہو جائے گا اور دنیا کے حاصل کرنے کی مزید کوشش کی زحمت سے آسودہ ہو جائے گا۔ جیسا کہ سید الشہدا نے اس شعر میں اسی مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ان تکن الارزاق قسما مقدرا
فقلته حرص المرء فی السعی اجمل

یعنی جب رزق تقدیر الٰہی سے تقسیم شدہ ہیں تو کوشش کرنے میں انسان کا کم حریص ہونا بہتر ہے۔ کسی نے کہا ہے موت دو قسم کی ہے ایک بدن اور جسم کی موت اور وہ اس وقت آتی ہے جب روح جسم سے الگ ہو جائے اور دوسری نفس کی موت ہے اور وہ تب ہوتی ہے جب عقل اس سے الگ ہو جائے۔ عقل مند کے لیے دو آئینوں کی ضرورت ہے ایک میں اپنے عیوب کو دیکھے اور ان کی اصلاح کرے اور دوسرے میں اپنے محاسن اور زینت کو دیکھے اور انہیں زیادہ کرے۔

مترجم کہتا ہے عقل مند کو چاہیئے کہ لوگوں کو اپنے لیے آئینہ بنا لیں جو کچھ ان سے سرزد ہو اس کی اچھائی اور برائی میں غور و فکر کرے پس جو عمل اسے برا لگے تو سمجھے کہ اگر یہ عمل اس سے سرزد ہو تو بھی برا ہی ہے اور جو عمل اچھا معلوم ہو تو سمجھے کہ اگر اس سے انجام پائے تو بھی اچھا ہی ہے۔ لہذا عیوب کے دور کرنے اور اچھے اخلاق کے حاصل کرنے میں کوشش کرے۔ اسی لیے مشہور ہے کسی دانشور سے جب پوچھا گیا کہ تو نے ادب کس سے سیکھا ہے تو اس نے کہا: بے ادبوں سے۔ بوزرجمہر حکیم [illegible] نے کہا میں نے ہر چیز سے ایک اچھی صفت سیکھی ہے یہاں [illegible] سے بھی، پوچھا گیا کتے سے کیا سیکھا ہے کہنے لگا ۔۔۔

الفت اور ناداری پوچھا گیا کو ے سے کیا سیکھا ہے کہنے لگا شدت احتراز و اختیار
کہا گیا خنزیر سے کیا سیکھا ہے کہا صبح سویرے اپنے ضروریات کی تلاش کہا گیا، بلی سے
کیا سیکھا ہے کہا کہ اچھی بولی اور مانگنے میں چاپلوسی خلاصہ یہ کہ عقلمند کو چاہیئے کہ وہ استفادہ
کرے چاہے دشمن سے ہو یا دوست سے پست سے یا شریف سے انسان سے ہو یا غیر
انسان سے اسی لیے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے وارد ہوا ہے کہ حکمت مومن کی
گم شدہ چیز ہے پس اپنی گم شدہ چیز کو تلاش کرو اگرچہ اہل شرک کے پاس ہو کسی کا قول ہے
کہ دو چیزیں مومن کے اخلاق میں سے ہیں ایک یہ کہ وہ دشمن کی موت پر خوش نہیں
ہوتا جیسا کہ غافل قسم کے لوگوں کا شیوہ ہے اور دوسری یہ کہ وہ کسی کو برے لقب
سے نہیں پکارتا۔

کسی دانشور کا کہنا ہے کہ مروت اور جوانمردی دو چیزوں میں ہے ایک لوگوں سے
انصاف کرنا دوسرا ان پر عطا و بخشش کرنا دنیا میں دو چیزیں آبادی دیار اور زیادتی
اعمار کا باعث ہیں یعنی جن سے گھر آباد اور عمر زیادہ ہوتی ہے ایک لوگوں سے خوش خلقی
اور دوسرا ہمسایوں سے خوش سلوکی۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمسایوں سے خوش سلوکی یہ ہے
کہ انسان ان کے گھروں میں نہ جھانکے اور انہیں تکلیف نہ پہنچائے اور پرنالہ ان کے
گھر کی طرف نہ رکھے اور کوڑا کرکٹ ان کے دروازے پر نہ پھینکے دھوئیں اور بوئے طعام
سے انہیں اور ان کے بچوں کو تکلیف نہ پہنچائے اور ان کے ساتھ مواسات کرے
اور ایسا نہ ہو کہ یہ سیر ہو کر سوئے اور وہ بھوکے ہوں یا یہ راحت و خوشی میں ہو اور
وہ سختی یا سردی و برہنگی میں ہوں اور ان سے نمک آگ اور اس قسم کی چیزیں نہ روکے
اور اگر گھریلو ضروریات کی چیزیں عاریتاً مانگیں تو دے اور اگر نقدی کھانا یا اس
قسم کی چیزیں بطور قرض مانگیں تو انہیں دینے سے نہ کترائے خلاصہ یہ کہ ہر لحاظ سے
ان کی رو رعایت کرے کیونکہ اہل بیت عصمتؑ سے زیادہ تاکید و وصیت وارد ہوتی
ہے رعایت ہمسایہ کے بارے میں دو چیزیں ہیں کہ جب وہ گزر جائیں تو دو چیزیں ساقط
ہو جاتی ہیں ایک مصیبت ہے کہ جب گزر جائے تو تعزیت ساقط ہے ظاہراً مراد یہ

یہ ہے کہ کافی وقت گذر گیا ہو کیونکہ اب مصیبت زدہ کو تعزیت کہنا بھولے ہوئے غم کی تجدید کا سبب ہوگا نہ یہ کہ مراد ایام مصیبت ہوں کہ جن کی تجدید تین دن سے کی گئی ہے۔ دوسری برادری اور دوستی ہے کہ جب پختہ ہو جائے تو تعریف و ستائش ساقط ہو جاتی ہے اور یہ ویسے ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ تسقط الاداب بین الاحباب دوستوں کے درمیان آداب ساقط ہو جاتے ہیں ایک عالم نے کہا کہ لوگ دو قسم کے ہیں:۔ عالم ہے کہ جس سے میں مجادلہ نہیں کرتا ایک جاہل ہے کہ جس کا میں جواب نہیں دوں گا ایک اور کا قول ہے کہ فضیلت دو چیزوں میں ہے دوستوں سے دور رہنا اور دشمنوں پر بخشش و احسان کرنا بعض کا کہنا ہے کہ عرب انسان کی دو چیزوں سے اس کے مقصد کو سمجھ لیتے ہیں ایک اس کے دیکھنے اور دوسرے اس کے بولنے سے۔

نیز کہا گیا ہے دو چیزیں جھوٹ سے الگ نہیں ہو سکتیں ایک زیادہ وعدے کرنا اور دوسرا زیادہ معذرت کرنا۔ مترجم کہتا ہے یہ بات تجربہ میں آچکی ہے کہ جو شخص زیادہ وعدے کرتا ہے یعنی جسے ملتا ہے اس سے وعدہ کر لیتا ہے کہ ایسا کروں گا یا جب وعدہ کرتا ہے تو بہت سے وعدے کر لیتا ہے کہ تمہارے ساتھ ایسا ایسا کروں گا۔ تو غالباً یہ وعدے جھوٹ سے الگ نہیں ہوتے اسی طرح زیادہ عذر خواہی تو اگر آپ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ جو زیادہ عذر تراشتا ہے۔ مثلاً کہتا ہے معاف کرنا مجھے معلوم نہیں ہوا۔ مجھے خیال نہیں تھا کہ ایسا ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ ایسی باتیں غالباً واقع کے مطابق نہیں ہوتیں۔ کہا گیا ہے کہ کوئی عورت دو چیزوں کے علاوہ کسی چیز سے قرب الٰہی حاصل نہیں کر سکتی ایک شوہر کی اطاعت اور دوسرا گھر کی چاردیواری کے اندر رہنا۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ مضمون روایات اہل بیت طہارتؑ میں موجود ہے اور عورت کی تمام صفات سے بہترین یہی دو صفات ہیں اور زیادہ تر خرابیاں لوگوں کے دین و دنیا میں سیر و سیاحت خود آرائی اور خود نمائی، مساجد، شادیوں، عزاخانوں اور دوسری محافل

میں عورتوں کے گھر سے باہر جانے کی وجہ سے ہوتی ہیں کہ جن کے مفاسد بے شمار ہیں۔

روایت میں ہے کہ جب رسول اکرمؐ نے فاطمۃ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا تھا کہ عورت کے لیے کون سی بہتر چیز ہے جناب سیدہؑ نے عرض کیا یہ کہ وہ کسی مرد کو نہ دیکھے اور کوئی مرد اسے نہ دیکھے تو آپ نے اپنی نور چشم کو سینہ سے لگایا اور فرمایا ذریۃ بعضھا من بعض۔ کہا گیا ہے کہ بہترین خوشبوئیں دو ہیں۔ ایک اس بدن کی خوشبو جس سے تجھے محبت ہو اور دوسری اس اولاد کی خوشبو جس کی تربیت میں تو مشغول ہے۔ کہا گیا ہے کہ دو عذاب اور مصیبتیں ایسی ہیں کہ جب تک کوئی ان میں مبتلا نہ ہوا انہیں نہیں سمجھ سکتا۔ ایک دور کا سفر اور دوسرا وسیع و کشادہ مکان کا بنانا ایک شخص سے پوچھا گیا کہ لذت کیا چیز ہے۔ کہا شرم و حیا کو چھوڑ دینا اور ہوی و ہوس کی پیروی کرنا ہے۔

ایک عقلمند نے کہا ہے لذت دو چیزوں سے جدا نہیں ہو سکتی دنیا کے ننگ و عار اور آخرت کے عذاب سے دانشوروں کا کہنا ہے لوگوں کے شر کو صرف دو شخص برداشت کرتے ہیں ایک مرد آخرت و دین دار جو ثواب کا طالب ہو اور دوسرا دنیا دار جو اپنے حسب و نسب اور عزت کو محفوظ رکھنا چاہے۔ عبدالملک ابن مروان نے عبداللہ بن یزید بن خالد سے پوچھا کہ تیری دولت و مال کیا ہے کہنے لگا دو چیزیں کہ جن کے ہوتے ہوئے میں فقیر و درویش نہیں ہوں ایک خدا کی رضا و خوشنودی اور دوسری لوگوں سے بے نیازی اور استغنا۔ جب عبداللہ کے دربار سے باہر آیا تو کس نے کہا اپنے مال کی مقدار تو نے اسے بتائی ہے کہنے لگا نہیں کیونکہ اگر میرا مال کم ہوا تو وہ مجھے حقیر سمجھے گا اگر زیادہ ہوا تو حسد کرے گا۔ کسی نے پشمینہ کا جبہ پہنا ہوا تھا۔ ایک شخص نے پوچھا یہ جبہ کیوں پہنا ہے تو اس نے کوئی جواب نہ دیا لوگوں نے اس سے کہا کہ تو نے اس کا جواب کیوں نہیں دیا وہ کہنے لگا کیوں اگر کہتا ہوں کہ زہد و تقوی کی بناء پر پہنا ہے۔ تو تذکیہ نفس اور خود ستائی ہو گی اور اگر کہوں فقر و ناداری کی بناء پر ہے تو اپنے

پروردگار کی مذمت کا مرتکب ہوں گا ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو ان کلمات سے وصیت کی اے فرزند عزیز اگر چھٹکارا چاہتا ہے تو دو چیزوں کو اپنا لے جو چیز تیرے پاس ہے اسے خرچ نہ کر مگر ایسی جگہ کہ جہاں اسے خرچ ہونا چاہیئے۔ اور دوسرا یہ کہ کسی سے کوئی چیز بغیر حق کے نہ لے۔

اے فرزند عزیز ظلم کرنے والے کے ساتھ نرمی اور خوش رفتاری اختیار کر کیونکہ یہ دونو چیزیں تیرے لیے حفاظت کا قلعہ ہیں۔ کیونکہ اگر بعد میں یہ شخص تمہارا دوست ہو گیا، تو تم اس کے کینے اور بغض سے محفوظ رہو گے اور اگر تو اس پر مسلط ہو گیا تو اس کے مظالم کا بدلہ لے سکے گا۔

اے فرزند دو گروہوں سے خوش طبعی اور مزاح نہ کرنا ایک تو شریف قسم کے لوگوں سے کیونکہ اس سے تو حقیر و پست ہو جائے گا اور دوسرا پست اور کمینے لوگوں سے کیونکہ تو اس سے انہیں جری و دلیر بنائے گا۔

اے فرزند دو گروہوں سے بچ کے رہنا ایک تو بیوفا اور مکار دوست سے اور دوسرا فاسق و فاجر دشمن سے۔

اے فرزند اپنے دوستوں کو دو حالتوں میں آزماؤ ایک جس وقت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ تو اگر وہ تیری مدد کریں اور تیرا ساتھ نہ چھوڑیں تو سمجھو کہ وہ تمہارے اچھے دوست ہیں۔ اور اگر تجھ پر جفا کریں تو معلوم ہو گا کہ بُرے دوست ہیں اور دوسرا ان کی آزمائش اس وقت کرو جب کہ نعمت تمہارا رُخ کرے پس اگر وہ تم پر حسد نہ کریں تو جان لو کہ تمہارے اچھے دوست ہیں ورنہ بُرے دوست ہوں گے اور اپنے دشمن کو دو چیزوں سے پہچانو ایک یہ کہ جب تجھ پر کوئی نعمت دیکھے تو مبہوت اور حیران ہو گا۔ اور دوسرا یہ کہ جب تم سے کوئی لغزش سرزد ہو تو خوش ہو گا۔

اے فرزند میں نے غور و فکر کی ہے اور مجھے دنیا میں دو چیزوں سے کم مقدار میں کوئی چیز نظر نہیں آئی ایک مال حلال جو محل حق میں خرچ ہو۔ دوسرا دینی بھائی

کہ جس سے ہر قسم کا اطمینان حاصل ہو۔

اے فرزند اچھے لوگوں کے عادات کو اپناؤ اور اپنے دین و دنیا میں شرف حاصل کرو اور وہ دو چیزیں ہیں لوگوں سے تکالیف کو دور رکھنا اور ان پر بخشش اور خرچ کرنا ہیں اور سخاوت کو اپنا شیوہ بناؤ اور وہ بھی دو چیزیں ہیں ایک سخاوت نفس اس چیز میں جو کہ تمہاری ملکیت ہے اور دوسری سخاوت اور بے اعتنائی اس مال سے جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جان لو کہ کرم دو ہیں تقوی اور پاکیزگی نفس اور لعامت (کمینگی) دو چیزیں ہیں بدکاری، اور خباثت نفس جو دو سخاوتیں۔ تبرع مال یعنی ایسی جگہ مال خرچ کرنا جہاں ضروری ہو۔ دوسرا سوال کرنے سے پہلے مال دنیا عجز دو ہیں ایک اس معاملہ میں کوتاہی کرنا جس کا حصول آسان ہو اور دوسرا کوشش کرنا۔ اس چیز میں کوشاں ہونا جس کا حصول ناممکن ہو۔ صبر دو ہیں ایک ناپسندیدہ امور کو جھیلنے پر صبر کرنا اور دوسرا باوجود خواہش نفس کے پسندیدہ امور کے ترک کرنے میں صبر کرنا۔

تیسرا باب

تین قسم کی چیزوں کا بیان

بعض کتب آسمانی سے روایت ہوئی ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا جس کو میں نے تین چیزوں سے عافیت دی ہے۔ اس پر اپنی نعمت کو کامل کیا ہے وہ شخص کہ جس کو اس کے بھائی کے مال، بادشاہ اور حکیم و ڈاکٹر سے بے نیاز کیا ہے۔ سرکار رسالتؐ نے فرمایا۔ تین اشخاص پر رحم کھانا ضروری ہے وہ دولت مند جو فقیر ہوگیا ہو وہ قوم کا باعزت شخص جو ذلیل ہوگیا ہو۔ وہ عالم کہ جس کے ساتھ جاہل کھیل رہے ہوں۔ تین اشخاص ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ عاق، منان اور مدمن خمر اور مدمن خمر وہ شخص ہے جس وقت شراب مل جاتے وہ پی لے۔

مترجم کہتا ہے کہ عاق وہ شخص ہے جو ماں باپ دونوں، یا ایک کے حق کو ادا نہ کرے۔

والدین کے نافرمان کی مذمت میں کافی روایات وارد ہوئی ہیں بلکہ یہ گناہان کبیرہ میں شمار کی گئی ہے۔ منان وہ ہے جو بندگان خدا پر زیادہ احسان جتلاتے۔ اور اس صفت کی مذمت میں یہی چیز کافی ہے کہ اسے اذیت کا ردیف قرار دیا گیا ہے اور یہ کہ اس سے صدقات باطل ہو جاتے ہیں جیسا کہ خداوند کریم فرمایا ہے۔

ولا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذیٰ ۵

یعنی اپنے صدقات کو احسان جتلانے اور اذیت پہنچانے سے باطل نہ کرو۔
آپؐ نے فرمایا تین اشخاص سے قلم تکلیف اٹھالی گئی ہے۔ سویا ہوا شخص جب

تک کہ بیدار نہ ہو۔ بچہ جب تک بالغ نہ ہو دیوانہ جب تک عقلمند نہ ہو۔

آپؐ نے فرمایا۔ خداوند عالم تین چیزوں کو پسند نہیں کرتا حالت نماز میں فضول کام کرنا یعنی داڑھی سے کھیلنا وغیرہ اور روزہ میں رفث جس کا معنی ہے فحش کلامی اور جماع کرنا اور شاید یہاں پہلا معنی یعنی فحش کلامی مراد ہے اور قبرستان میں ہنسنا۔

آپؐ نے فرمایا تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں میری پسندیدہ قرار دی گئی ہیں خوشبو عورتیں اور میری آنکھوں کی روشنی نماز ہے۔

آپؐ نے فرمایا خداوند عالم نے تمہارے لیے تین چیزوں کو پسند اور تین کو ناپسند کیا ہے۔ جو تمہارے لیے پسند کی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دو۔ اور دوسرا یہ کہ تمام کے تمام خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور تفرقہ بازی سے بچو۔ خدا کی رسی سے مراد خدا تعالٰے کی اطاعت قرآن مجید یا ائمہ اہل بیتؑ ہیں اور تیسری چیز یہ ہے ان ہستیوں کے مطیع و فرمانبردار رہو کہ جنہیں خداوند عالم نے تمہارا ولی امر اور حاکم قرار دیا ہے دھوکہ بازی اور ناپاکی ان کے معاملہ میں نہ کرو باقی رہیں وہ تین چیزیں کہ جنہیں خداوند عالم پسند نہیں فرماتا۔ وہ قیل وقال، زیادہ سوال کرنا اور مال کو ضائع کرنا ہے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا سخت ترین چیز کہ جس سے میں اپنی امت کے متعلق خوف رکھتا ہوں۔ تین چیزیں ہیں ایک یہ کہ قرآن کی غلط تاویل کریں۔ دوسرا یہ کہ عالم کی غلطی اور لغزش کی پیروی کریں۔ تیسرا یہ ہے کہ ان میں ایسا ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے کہ جس کے سبب آپس میں سرکش اور ایک دوسرے پر ظلم کریں۔

پھر فرمایا تمہیں ان تین چیزوں سے چھٹکارا پانے کا وسیلہ بتاتا ہوں۔ دیکھو قرآن کے محکمات پر عمل کرنا اور متشابہات پر ایمان رکھنا اور عالم کی لغزش کی اتباع کرنا تاکہ سرکش نہ ہو جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا ہر انسان کے تین دوست

ہیں پہلا دوست اس کا مال ہے۔ جو اسے کہتا ہے کہ مجھ سے جتنا بھی تو راہ خدا
میں خرچ کرے گا۔ اس کا فائدہ تمہیں ملے گا اور جتنا تو چھوڑ جائے گا اور خرچ نہیں
کرے گا۔ وہ تیرے لیے نہیں ہوگا۔ دوسرے اس کے اہل بیت اور رشتہ دار
ہیں جو اس سے کہتے ہیں کہ ہم تیرا ساتھ ملک کے دروازے تک دیں گے کہ
جس سے مراد قبر ہے۔ اس وقت تجھے تنہا چھوڑ دیں گے اور تیسرا دوست
اس کا عمل ہے۔ جو اسے کہتا ہے میں تیرے ساتھ رہوں گا۔ جہاں تو جائے اور
جہاں سے نکلے گا۔

مترجم کہتا ہے کہ کتاب خصال میں یہ حدیث شریف حضرت امیرالمومنینؑ
سے اس طرح وارد ہوئی ہے کہ مرد مسلمان کے تین دوست ہیں۔ ایک وہ
ہے جو اسے کہتا ہے کہ میں زندگی اور موت میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور وہ
اس کا عمل ہے اور دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔
قبر تک پس تمہیں وہاں چھوڑ کر واپس پلٹ آؤں گا۔ اور وہ اس کی اولاد ہے۔
اور تیسرا وہ ہے جو کہتا ہے میں تیرے مرنے تک تیرے ساتھ ہوں۔ وہ
اس کا مال ہے جو کہ اس کے مرنے کے بعد وارث کی ملکیت ہو جائے گا
جناب رسالت مآبؐ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی کہ بیدار اور ہوشیار
کرو اپنے دل کو اور اپنے پہلو کو سونے سے دور رکھو اور اپنے پروردگار
کا خوف پیدا کرو۔

آپؐ نے فرمایا تین چیزوں کو زیادہ یاد رکھو تاکہ وہ مصائب جو تم پہ وارد
ہوتے ہیں وہ آسان اور سہل ہو جائیں۔ موت کو یاد رکھو اور اس دن کو جب
قیامت میں موقف حساب میں کھڑے ہوں گے۔

مترجم کہتا ہے۔ نشاۃ آخرت کے عقبات میں سے کہ جنہیں انسان نے
ضرور طے کرنا ہے ان تین عقبوں کی یاد اس لیے (ضروری) ہے کیونکہ ان میں
وحشت اور پریشانی زیادہ ہے پس وحشت قیامت تو محتاج بیان نہیں باقی

رہا ہول قبر اور قبر سے باہر آنا تو اس پر یہ آیت دلالت کرتی ہے۔
وسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیاً
یعنی سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا۔ اور جس دن زندہ ہو کر قبر سے اٹھایا جائے گا۔ اور حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ تین مقام ایسے ہیں کہ جہاں یہ مخلوق تمام اوقات سے زیادہ وحشت میں ہوتی ہے اس دن کہ جب دنیا میں آتی ہیں۔ اور وہ دن کہ جس دن دنیا سے جاتے ہیں اور وہ دن کہ جب قبر سے اٹھیں گے۔ اور ان مواقع پر زیادہ وحشت کا راز یہ ہے کہ انسان دوسری نشاۃ سے مانوس نہیں ہے۔ چنانچہ اسی دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان سفر پر جانا چاہتا ہے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ تو اسے کس قدر وحشت و گھبراہٹ ہوتی ہے۔ چہ جائے کہ نشاۃ دنیویہ سے نشاۃ برزخیہ یا نشاۃ برزخیہ سے نشاۃ آخرت کی طرف منتقل ہونا۔
آپؑ نے فرمایا تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ یعنی انسان کو سرحد ہلاکت تک پہنچا دیتی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں وہ جو ہلاک کرنے والی ہیں وہ حرص کی پیروی خواہشات کی اتباع اور خود پسندی ہے اور وہ جو نجات دینے والی ہیں۔ پس وہ جلوت و خلوت میں خوف خدا رکھنا۔ اور فقر و غنی میں میانہ روی سے وقت گزارنا اور رضا و غضب میں عادلانہ رفتار کرنا۔
فرمایا جو شخص تین چیزوں کے شر سے اپنے کو محفوظ کر لے تو ایسے ہے گویا اس نے اپنے آپ کو ہر شر اور بدی سے محفوظ کر لیا ہے وہ تین چیزیں زبان شکم اور شرمگاہ ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں تو اس کی مروت درجہ کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ تفقہ فی الدین دین کو سمجھنا معیشت اور زندگی گزارنے میں میانہ روی اور آنے والے مصائب اور سختیوں پر صبر کرنا۔

فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن پر میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک یہ کہ صدقہ دینے سے مال ختم نہیں ہوتا۔ یعنی صدقہ دینے اور مال خرچ کرنے سے مال زیادہ ہوتا ہے لہذا صدقہ دیا کرو۔ دوسرا یہ کہ کوئی شخص خدا کے لیے اس ظلم سے معاف نہیں کرتا کہ جو اس پر وارد ہوا ہے۔ مگر یہ کہ خدا اسے قیامت کے دن اونچا لے جائے گا۔ یعنی اس کے مرتبہ کو اونچا کرے گا۔ تیسرا یہ کہ کوئی بندہ اپنے اوپر سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولے گا۔ مگر یہ کہ خدا اس پر فقر و فاقہ کا دروازہ کھول دے گا۔

فرمایا کہ میرے سامنے تین شخص پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور دوسرے تین شخص جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے پہلے گروہ کا پہلا شخص شہید دوسرا وہ بندہ مومن ہے جو صحیح طریقہ پر عبادت خدا کرے اور اپنے آقا کی اطاعت میں نیت کو خالص رکھے۔ اور تیسرا وہ فقیر ہے۔ جس کے اہل عیال زیادہ ہوں اور وہ پاک دامنی اختیار کرے اور حرام سے اپنے کو بچائے باقی رہا دوسرا گروہ تو ایک وہ حاکم جو مسلط ہوا ہو اور عدل و انصاف نہ کرتا ہو۔ دوسرا وہ فقیر جو فخر و تکبر کرے اور تیسرا وہ مال دار جو حقوق مالی ادا نہ کرے یعنی زکواۃ و خمس اور دوسرے واجبات جو اس کے مال سے تعلق رکھتے ہیں وہ ادا نہ کرے۔ جناب رسالت مآبؐ سلمان فارسی کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو فرمایا خداوند تعالے تجھے مرض سے شفا دے اور مدت العمر تک تجھے عافیت میں رکھے۔ اے سلمان جان لو کہ بیماری میں تیرے لیے تین چیزیں ہیں پہلی یہ کہ خدا تجھے یاد رکھے گا۔ دوسرا یہ کہ تجھ سے تیرے گناہ دور کر دے گا اور تیسرا یہ کہ بیماری دعا میں خلوص کا سبب ہے۔

پس اے مسلمان دعا کرو یقیناً تمہیں شفا ہو گی اور عافیت حاصل ہو گی۔

فرمایا جو دعا کرے تو تین چیزوں میں سے ایک اس کو نصیب ہوگی۔ یا اس کے گناہ معاف ہوں گے یا وہ خیر و خوبی سے ہمکنار ہوگا یا آخرت کا ثواب اسے ملے گا۔

فرمایا تین اشخاص کے لیے عیادت نہیں ہے۔ جیسے پھوڑ[illegible] آتے۔ آنکھوں اور دانت کا درد۔

مترجم کہتا ہے عیادت کا معنی ہے بیمار کو دیکھنے کے لیے جانا ان۔ تین موارد کے علاوہ عیادت مستحب مؤکدہ ہے اور بہتر ہے کہ جو بیمار کی عیادت کے لیے جائے تو اپنے ساتھ کوئی چیز مثلاً سیب وغیرہ لے جائے اور بیمار کو بطور ہدیہ دے کیونکہ اس سے بیمار کو راحت و آرام محسوس ہوتا ہے اور اگر بیمار فقیر ہو تو پھر اسے نقدی بطور ہدیہ دے تو زیادہ بہتر ہے اور عیادت کے بعد جلدی وہاں سے اُٹھ بیٹھے۔ مگر یہ کہ بیمار اس کے بیٹھے رہنے کی خواہش کرے اور بیمار کے [illegible] پر ہاتھ رکھ کر اس کے لیے دعا کرے جو رسول اکرمؐ نے سلمان کیلئے کی تھی۔ تو مناسب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر سات مرتبہ کہے اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک تو بیمار ٹھیک ہو جائے گا۔ اور اگر سات مرتبہ یا ستر مرتبہ سورہ الحمد اللہ اس کی شفا کے لیے پڑھے تو بہت اچھا ہے۔

مجالس امانت ہیں یعنی اگر وہاں کوئی چیز بری ذکر ہوئی ہے تو اسے دوسری جگہ نقل نہ کرے۔ مگر تین مجالس بیٹھنے کی جگہیں نہیں ہیں۔ وہ مجلس کہ جس میں خون حرام بہایا گیا ہو وہ مجلس کہ جس میں زنا ہوا ہو وہ مجلس کہ جس میں ناحق کسی کا مال چھینا گیا ہو۔ جناب جبرئیل سرکار رسالتؐ کے پاس مکارم اخلاق دنیا و آخرت لے کر اترے اور وہ تین چیزیں ہیں۔

خذ العفو و امر بالعرف [illegible] عن الجاہلین یعنی معاف کرو اچھی چیز کا حکم دو۔ اور جہلاء سے اعراض کرو۔

فرماتے ہیں وہ تین چیزیں یہ ہیں اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تم سے قطع تعلق کرے اور اسے معاف کرو جو تم پر ظلم کرے اور اس کو عطا و بخشش کرو جو تمہیں عطیہ سے محروم کرے۔

فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو فقر و ناداری لاتی ہیں جنابت کی حالت میں کوئی چیز کھانا عورت کا چیخ و پکار کرنا اور جھوٹی قسم کھانا تین چیزیں ایسی ہیں جب تک کسی گھر میں رہیں ملائکہ (رحمت) اس میں داخل نہیں ہوتے کتا، جنابت اور ذی روح کی (مادہ دار) تصویر۔

مترجم کہتا ہے کہ کتاب خصال کی روایت میں یہ حدیث شریف اس طرح ہے۔ رسول اکرم (صلعم) نے فرمایا کہ جبرئیل مجھ پر نازل ہوا اور کہا کہ ہم گروہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ جس میں یہ تین چیزیں ہوں۔ کتا، کسی کی تصویر اور وہ برتن کہ جس میں پیشاب کرتے ہیں۔

روایت ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا اے علم کے طلب کرنے والے ہر چیز کی کوئی علامت ہے جو اس کی اچھائی یا برائی کی گواہی دیتی ہے۔ پس دین کے لیے تین علامات ہیں۔ اللہ، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنا۔ علم کی تین علامات ہیں۔ اور ان چیزوں کی کہ جنہیں خدا محبوب رکھتا اور پسند کرتا ہے اور ان چیزوں کی کہ جنہیں خدا ناپسند کرتا ہے معرفت و پہچان اور عمل کی تین علامات ہیں۔ نماز، زکواۃ اور روزہ اور تکلف کرنے والے کے لیے (یعنی وہ شخص کہ جس نے علم و سخاوت وغیرہ صفات کو تکلفاً اپنایا ہو) تین علامات ہیں اپنے سے بلند لوگوں سے جھگڑتا ہے اور ایسی چیزیں کہتا ہے جنہیں نہیں جانتا اور ایسی چیز کی بخشش کرتا ہے کہ جس تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ اسے پا سکتا ہے اور منافق کے تین علامات ہیں اس کی زبان دل کے مخالف اس کا کلام عمل کے مخالف اور اس کا پوشیدہ آشکار کے مخالف (خلوت جلوت کے مخالف) سے ہوتا ہے۔ ظالم کے تین علامات ہیں۔ اپنے سے بالاتر کی نافرمانی

اپنے سے پست تر پر قہر و غلبہ اور ظالموں کی اعانت و مدد کرتا ہے ریا اور دکھاوے کی تین علامات ہیں جب اکیلا ہو تو عمل میں سستی و کسالت اور جب اس کے ساتھ کوئی ہو تو اس میں شوق و خوشی رکھتا ہے اور بدعت و تازہ امور میں حریص ہوتا ہے۔ غافل کے لیے تین علامات ہیں۔ سہو و لہو و نسیان یعنی غفلت کھیل کود اور بھول جانا۔

فرمایا لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے میں تین چیزیں ہیں ہر زراعت سے نشو و نما اور برکت زیادہ ہے ہر حصار اور قلعہ سے دشمن کے دفع کرنے کے لیے زیادہ محکم ہے اور ہر خزانہ سے زیادہ بہتر ہے۔ لیکن اس میں صلاحیت پیدا نہیں ہوتی۔ مگر تین چیزوں سے نیکی و احسان میں جلدی کرنا اس کو چھوٹا اور حقیر سمجھنا اور اسے چھپا کے کرنا کیونکہ جب تو نے احسان کرنے میں جلدی کی تو اسے آسان کر دیا اور جب اسے چھوٹا سمجھا تو اسے بڑا بنا دیا اور جب چھپا کے کیا تو اس کو مکمل اور تمام کر دیا۔

فرمایا مومن مصیب یعنی جس نے راہ حق کو پالیا وہ ہے۔ کہ جو تین کام کرے دنیا کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ دنیا اسے چھوڑے اور اس سے منہ موڑے اور اپنی قبر کو بنا لے اس سے پہلے کہ اس میں داخل ہو اور اپنے پروردگار کو خوش کرے۔ اس سے پہلے کہ اس کی بارگاہ میں حاضر ہو۔

فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ نہ پائی جائیں۔ وہ ایمان کی لذت نہیں حاصل کر پاتا۔ پہلی علم و بردباری کہ جس سے بے عقلوں کی بیوقوفی کو دور کرے۔ دوسری پارسائی تقویٰ کہ جو خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں سے روکے۔ اور تیسری حسن خلق کہ جس کی وجہ سے لوگوں سے نرمی و مدارات کرے۔

روایت ہے کہ حضرت نے لوگوں کو راستوں کے کنارے پر بیٹھنے سے منع کیا تو لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گول

آنحضرتؐ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تین چیزیں ایسی ہیں۔ کہ جس میں وہ تینوں یا ان میں سے کوئی ایک ہو وہ اس دن عرش الہی کے سایہ میں ہوگا۔ جس دن کوئی سایہ اس کے علاوہ نہیں ہوگا۔ ایک یہ کہ لوگوں سے ایسا سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے کریں۔ دوسرا یہ کہ وہ قدم نہ اٹھائے مگر اسے معلوم ہو کہ اس میں خدا کی رضا و خوشنودی ہے تیسرا یہ کہ اپنے بھائی کو کسی عیب سے معیوب نہ کرے جب تک اس عیب کو اپنے سے دور نہ کرے اور اپنے کسی عیب کو دور نہیں کرے گا۔ مگر یہ کہ دوسرا عیب ظاہر ہوگا۔ اور انسان کے لیے دوسرے لوگوں کے عیوب کے ذکر سے رکنے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے نفس کے ساتھ مشغول رہے۔

مترجم کہتا ہے کہ طالبان مراتب انسانیت و سعادت کے لیے بس یہی صفت کافی ہے کہ وہ اپنے عیوب کی جستجو میں اور اصلاح میں لگے رہیں اور لوگوں کے عیوب سے آنکھیں بند کریں اور یہ جان لیں کہ کوئی شخص عیب سے خالی نہیں۔ اور اگر بالفرض کسی شخص میں کوئی عیب نہ ہو تو لوگوں کے عیوب کو ذکر کرنا ہی اعظم عیوب اور ہر عیب سے بدتر ہے۔

منقول ہے کہ جب میر سید شریف کی رحلت کا وقت قریب آیا تو ان کے لیے میر سید شمس الدین نے کہا کہ بابا مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ باپ نے کہا بیٹا اپنے حالات میں مشغول رہو۔ یعنی اپنی اصلاح میں لگے رہو۔

روایت میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے مال کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ مال میں تین بری چیزیں ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اے روح اللہ وہ تین چیزیں کیا ہیں۔

فرمایا غیر حلال طریقہ سے پیدا ہونا اور اگر حلال طریقہ سے پیدا ہو تو اس کا اس کے حق سے روکنا اور اگر صحیح مصرف میں بھی خرچ ہو تو بھی اس کی اصلاح

اور راستوں پر بیٹھنے کی اجازت طلب کی کہ اگر لوگ وہاں بیٹھیں تو آپ منع نہ فرمائیں۔ حضرتؐ نے تین شرائط کے ساتھ ان کا مطالبہ منظور فرمایا۔ ایک یہ کہ اپنی آنکھوں کو بند رکھیں۔ دوسرا یہ کہ سلام کا جواب دیں اور تیسرا یہ کہ بھولے بھٹکے ہوئے لوگوں کو ان کے مقصد تک پہنچا سکیں۔

حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا تین چیزیں مومن کی نجات کا باعث ہیں۔ اپنی زبان کو لوگوں کی عیب جوئی اور غیبت سے روکنا اور اسے ایسی چیزوں میں مشغول رکھنا جو اسے دنیا وآخرت میں نفع بخش ہو اور اپنے گناہ پر زیادہ رونا۔

حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی۔ مگر تین آنکھیں ایک وہ جو راہ خدا میں بیدار رہی ہو اور ایک وہ جس نے خوف خدا سے آنسو بہائے ہوں اور ایک وہ جو محرمات الٰہی سے بند رہی ہوں۔

حضرت صادقؑ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں وہ جہاں بھی ہو غریب (مسافر) نہیں ہے لوگوں سے آزار و اذیت کو دور رکھنا۔ علم و ادب سے متصف ہونا اور ایسی چیزوں سے دور رہنا جو باعث تہمت و شک ہیں۔

فرمایا جو شخص تم پر تین مرتبہ غضب ناک ہو اور ان تینوں اوقات میں تمہیں کوئی بری بات نہ کہے تو اس کو اپنا دوست بناؤ۔ یعنی ایسا شخص کہ جس کو غصہ اپنے سے باہر نہیں کرتا۔ تو اس سے دوستی کرنا مناسب ہے

حضرت عالم یعنی موسیٰ ابن جعفرؑ نے فرمایا تمام قسم کی خیر و خوبی تین چیزوں میں ہے عبرت کے لیے دیکھنا خاموش رہنا کہ جس میں تفکر ہو اور ایسی بات کرنا جس میں کوئی فائدہ ہو۔ لہٰذا ہر وہ نظر کہ جس میں عبرت نہیں وہ لہو و لعب ہے اور ہر خاموشی کہ جس میں غور و فکر نہیں۔ وہ غفلت ہے اور ہر گفتگو کہ جس میں فائدہ نہیں وہ لغو ہے۔

انسان کو عبادت الہٰی سے روکے رکھتی ہے۔

سلمان فارسیؓ نے کہا کہ تین چیزوں نے مجھے رلایا۔ اور تین چیزوں نے مجھے ہنسایا۔ وہ تین چیزیں کہ جنہوں نے مجھے رلایا ہے وہ جناب رسول خداؐ کی مفارقت سکرات، موت کے نزدیک ہولناک کی وحشت کو دیکھنا اور قیامت کے دن دربارِ الہٰی میں کھڑے ہونے کو نظر میں لانا باقی رہیں وہ تین چیزیں کہ جنہوں نے مجھے ہنسایا ہے۔ غافل شخص کو دیکھنا جو غفلت میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ حالانکہ اس کے حالات سے وہ غافل نہیں۔ یعنی ملائکہ جو اس کے اعمال لکھ رہے ہیں۔ اور دوسرا وہ شخص جو دنیا کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اور اس کو طلب کرتا ہے حالانکہ موت نے اس کا پیچھا کیا ہوا ہے۔ اور وہ اس کی طلب گار ہے اور تیسرا وہ شخص ہے جو قہقہہ لگا کر ہنستا ہے حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ خدا اس کے ہنسنے پر راضی ہے یا ناراض۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے عمر کو وعظ کیا اور فرمایا اے عمر تین چیزوں کو اپنا لے اپنی روزی پر راضی رہ اور موت سے ڈر اور دنیا کو اپنے روزے کا دن اور موت کو افطارِ روزہ کا وقت قرار دے۔ اسی لیے عبداللہ بن عباس نے کہا کہ خداوند عالم نے تین چیزوں کے اذیت پہنچانے کو حرام قرار دیا تھا کتاب خدا جو کہ ناطق بالحق ہے۔ اور خانہ کعبہ کو جو محل امن و امان ہے اور عترت رسول اکرمؐ تو تم نے کتاب خدا کو ٹکڑے ٹکڑے اور تحریف کر دیا۔ اور خانہ خدا کو خراب و منہدم کر دیا۔ اور باقی رہی عترت رسولؐ تو انہیں دربدر کیا۔ اور قتل کر دیا۔

انس بن مالک نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے خداوند عالم نے فرمایا۔ اگر خشوع و خضوع کرنے والے لوگ شیر خوار بچے اور چرنے والے جانور نہ ہوتے تو تم پر عذاب پھینکا جاتا۔ معاویہ بن ابوسفیان نے خالد بن معمر سے پوچھا تم علیؑ سے کیوں محبت رکھتے ہو تو اس نے کہا تین وجوہ سے ایک غضب ناک ہونے کے وقت ان کا حلم و بردباری۔ دوسرا ان کی سچائی تیسرا ان کا اپنے وعدہ

کو پورا کرنا۔ منقول ہے۔ کہ ابلیس ملعون نے کہا جب میں اولادِ آدم پر تین چیزوں میں غلبہ حاصل کر لوں تو پھر مزید ان سے کسی چیز کی خواہش نہیں رہتی یعنی ان سے میرا مقصد جو کہ انہیں گمراہ کرنا ہے پورا ہو جاتا ہے۔ ایک خود پسندی اور خود بینی دوسرا یہ کہ وہ اپنے عمل کو زیادہ سمجھے۔ تیسرا یہ کہ وہ اپنے گناہوں کو بھول جائے۔

احنف نے کہا کہ اگر میں ہر چیز میں تامل اور توقف کروں تو تین چیزوں میں توقف نہیں کروں گا۔ بلکہ جلدی کروں گا۔ ایک نماز۔ جب اس کا وقت داخل ہو جائے تو اسے بجالاتا ہوں۔ دوسری میت، جب کوئی مر جائے تو اس کے دفن کرنے میں جلدی کرتا ہوں۔ اور تیسری بیٹی جب شوہر جو اس کا کفو ہو ل جائے تو اس کی شادی کر دیتا ہوں۔

فارس کے دانشوروں کا کہنا ہے کہ عقلمند کو تین صفات کا حامل ہونا چاہیئے اور اپنی اولاد اور رشتہ داروں کو بھی ان کے حاصل کرنے پر اکسائے۔ پہلا یہ کہ وہ عمل بجالائے جو کہ اس کی آخرت کا زاد راہ بنے۔ دوسرا علم طب حاصل کرے۔ تاکہ اپنے جسم سے بیماریوں کو دور رکھ سکے تیسرا کوئی صنعت اور کاریگری سیکھے۔ جو اس کی روزی کے لیے سرمایہ ہو۔

بعض دانشوروں کا کہنا ہے اگر تین چیزیں نہ ہوتیں۔ تو انسان اتنا سرکش ہو جاتا کہ کوئی چیز اسے سرکشی سے نیچے نہ لے آتی۔ ایک بیماری دوسرا فقر و فاقہ اور تیسری موت اور ان چیزوں کے ہوتے ہوئے بھی آپ ان سے کتنی گردن کشی اور سرکشی دیکھتے ہیں۔

کسی کا قول ہے کہ جب خدا کسی بندے کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے تین چیزیں دے دیتا ہے۔ دین میں اسے فقیہ اور باسمجھ اور دنیا کے معاملات میں زاہد اور بے رغبت اور اپنے نفس کے عیوب میں اسے بینا و دانا بنا دیتا ہے ایک دانشور نے ایک شخص کو تین چیزوں کی تعلیم دی۔ فرمایا

جب تجھ سے کسی ایسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے کہ جسے تم نہیں جانتے تو کہو اللہ و رسولہ اعلم یعنی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ اور جس وقت کھانا کھاؤ تو کھانے کی اشتہا پوری ہونے سے پہلے ہاتھ روک لو۔ اور مزید نہ کھاؤ۔ اور جب کسی جماعت میں جاکر بیٹھو تو اس وقت تک بات نہ کرو۔ جب تک سن نہ لو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ پس اگر ان کی باتیں اچھی ہیں تو تم بھی ان میں شامل ہو جاؤ۔ ورنہ چونکہ ابھی تک تم نے گفتگو شروع نہیں کی تو تمہیں اختیار ہے کہ ان کا ساتھ نہ دو اور ان کے شر سے بچ جاؤ۔

بوذرجمہر نے کہا بہترین چیزیں جو باپ اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جاتے ہیں۔ تین ہیں ادب نفع بخش اچھے بھائی اور اچھی تعریف۔

عباس بن عبدالمطلبؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ تین وجوہ کے لیے علم حاصل نہ کرنا مراء و جدال کرنے کے لیے ریاکاری کے لیے اور فخر و مباہات کرنے کے لیے خلاصہ یہ کہ اگر تحصیل علم کا مقصد ان تین اشیاء میں سے کوئی ایک ہو تو یہ علم جہالت سے بدتر ہے اور تین وجوہ کی بنا پر علم کو ترک نہ کرنا نادانی کی طرف میلان دانائی اور عقلمندی سے بے رغبتی اور سیکھنے سے حیا و شرم کا دامن گھیر ہونا۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے کہا اے فرزند میں دیکھتا ہوں کہ امیرالمومنینؑ تیری عزت کرتے ہیں اور تجھے اپنے پاس لے جاتے ہیں۔ پس تین چیزیں مجھ سے یاد کر لو۔ تاکہ آنجنابؑ کی محبت تم سے دائمی ہو جائے۔ ان سے جھوٹ نہ بولنا اور ان کے پاس کسی کی غیبت نہ کرنا۔ اور ان کے راز کو فاش نہ کرنا۔

منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے چاہا کہ علی بن زید کاتب کو اپنا مصاحب اور دوست بنائے۔ تو علی نے اس سے کہا میں آپ کا مصاحب بنوں گا لیکن تین شرائط کے ساتھ بادشاہ نے کہا وہ کون سی ہیں۔ اس نے کہا میری پردہ دری نہ کرنا۔

میری عزت وحرمت کو برباد نہ کرنا اور کسی کی بات میرے حق میں اس وقت تک قبول نہ کرنا۔ جب تک مجھ سے پوچھ نہ لینا بادشاہ نے کہا یہ تین شرائط تو تیرے لیے ہیں۔ میرے لیے تمہارے پاس کیا ہے۔ اس نے کہا تین چیزیں تیرے راز کو میں فاش نہیں کروں گا۔ تیری نصیحت اور خیر خواہی کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اور کسی شخص کو تیرے اوپر ترجیح نہیں دوں گا۔ بادشاہ نے کہا پھر عجیب مصاحب اور دوست ہوگا تو۔

جناب لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا۔ اے میرے بیٹے تین آدمیوں کو تو نہیں پہچان سکے گا۔ مگر تین اوقات میں حلیم و بردبار کو غضب کے وقت شجاع اور بہادر کو جنگ کرتے وقت اور بھائیوں کو ضرورت وحاجت کے وقت۔ ایک اور شخص کا کہنا ہے کہ بھائی کے منجملہ حقوق کے تجھ پر یہ ہے کہ تو تین چیزیں اس کے لیے روا نہ رکھے۔ ایک غضبناک ہونا۔ دوسرا ناز اور تیسرا اس پر جفا کرنا۔

کسی شخص نے ارسطاطالیس سے کہا میں نے سنا ہے۔ کہ تو نے میری غیبت کی ہے۔ اس نے کہا۔ مگر تیرے نزدیک تمہاری کون سی قدر و منزلت ہے کہ میں تمہاری غیبت کروں۔ اور اپنے آپ کو تین کاموں سے باز رکھوں۔ ایسے علم کہ جس میں اپنی فکر کو کام میں لاؤں یا عمل صالح اور شائستہ سے کہ جسے اپنی آخرت کے لیے بچالوں یا لذت غیر حرام کو جس میں اپنے نفس کو مشغول رکھوں۔ ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور فرمایا۔ اے فرزند عزیز تین چیزیں مجھ سے حاصل کرلے۔ اپنے باپ کی عزت کرو تاکہ تیری عمر زیادہ ہو۔ اور اپنی ماں کا احترام کرو تاکہ اپنی اولاد کو دیکھو اور ماں باپ کی طرف تیز نظر سے نہ دیکھو تاکہ ان کے نافرمان نہ ہو جاؤ اور اے بیٹا جان لو کہ دن تین ہیں۔ ایک وہ جو گزر گیا ہے کو گویا کبھی نہ تھا۔ ایک آنے والا دن ہے کہ گویا بھاگ گیا ہے معلوم نہیں کہ اس پر کامیابی حاصل ہو گی یا نہیں اور ایک وہ دن ہے کہ جس میں

تم موجود ہو کہ بزرگ دانا لوگ اس کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہیں۔ اور اس میں اچھے کام کر کے آخرت کے لیے زادِ راہ حاصل کرتے ہیں اور فاسق و فاجر آرزوں اور تمناؤں کے ساتھ اسے گزار دیتے ہیں حالانکہ وہ وقت کہ جس میں انسان ہے کئی دن نہیں بلکہ کئی گھنٹے ہیں اور گھنٹے بھی نہیں بلکہ چشم زدن سے بھی کم وقت ہے اور کتب حکمت میں ہے کہ دن تین ہیں۔ گزرا ہوا دن جو کہ وعظ و نصیحت کے لیے ہے۔ موجودہ دن جو روز غنیمت اور عمل ہے اور بعد والا دن جو کہ آرزو اور اُمید کا دن ہے جان لو کہ لوگ دنیا میں تین حالات میں سے کسی ایک حال میں ہیں۔ نیکیاں برائیاں اور لذتیں اور آخرت میں بھی تین میں سے ایک حال میں ہوں گے درجات و درکات اور محاسبات پس جو شخص دنیا میں نیک عمل کرے گا وہ آخرت میں صاحب درجات ہوگا۔ اور جو شخص برائیوں اور گناہوں کو ترک کرے گا۔ آخرت میں درکات جہنم سے نجات حاصل کرے گا اور جو شخص دنیا میں لذات کو چھوڑ دے گا۔ وہ آخرت میں محاسبات (حساب دینے) سے چھٹکارا پائے گا۔

یاد رہے اے بیٹا کہ لوگوں میں سے زیادہ باانصاف وہ شخص ہے جس میں تین صفات جمع ہو جائیں تواضع باوجود بلند مرتبہ ہونے کے زہد و تقویٰ باوجود قدرت کے اور لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا باوجود قوت و طاقت کے اور تم پر قناعت کرنا لازم ہے۔ کیونکہ اس میں تین چیزیں ہیں صیانت و حفظ نفس عزت شان اور خرچ کے بوجھ کو اتار پھینکنا۔ اور تین اشخاص سے نیکی نہ کر ایک کمینہ شخص جو کہ بمنزلہ شور دار زمین کے ہے کہ جس میں تخم احسان ضائع ہو جائے گا اور دوسرا وہ شخص جو فحش بکتا ہے۔ جو خیال کرتا ہے کہ تو نے اس پر نیکی اس کی فحش کاری کی بنا پر کی ہے اور تیسرا وہ شخص کہ جو احمق ہے جو کہ تیرے احسان کی قدر و منزلت کو نہیں سمجھ سکتا۔ جان لے کہ شکر کے تین منازل ہیں۔ اپنے سے بلند تر کا شکریہ اس کی اطاعت کے ذریعہ ہے اپنے ہم پلہ کا شکریہ اس کے

احسان کے بدلہ ہے۔ اور اپنے سے پست تر کا شکریہ اس کے ساتھ احسان کرنا ہے۔

اے بیٹا تین اشخاص سے طلب حاجت نہ کر چھوٹے شخص سے کیونکہ وہ تیری حاجت کو باتوں میں قریب اور علی طور پر دور کرے گا یعنی جھوٹ کہے گا۔ کہ تیری حاجت کو پورا کروں گا۔ لیکن علمی طور پر ایسا نہیں کرے گا۔ دوسرا احمق و بیوقوف کیونکہ جب وہ تمہیں نفع پہنچانے لگے گا۔ تو اپنی حماقت کی بناء پر ضرر پہنچائے گا۔ اور تیسرا اس شخص سے جو دوسروں کے دسترخوان پر کھانا کھاتا ہے کیونکہ اگر اس نے کوئی کام کرنا ہو تو اس کے لیے کرے گا۔ جو اس کا ولی النعمت اور محسن ہے۔

اے بیٹا جھوٹ بولنے سے بچو کیونکہ کوئی شخص جھوٹ نہیں بولتا مگر تین وجوہ سے بوجہ پستی نفس یا کمی عقل یا نادانی کے غلبہ کی وجہ سے اور اے بیٹا تین اشخاص سے مشورہ نہ کرنا نادان و بیوقوف، حسد کرنے والے اور اس شخص سے جو اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کرتا ہے۔

جان لو کہ تین چیزوں کو ہر حالت میں تین چیزوں کی ضرورت ہے۔ ایک انسان ہے کہ اس کو اپنے کاموں میں صاحبان عقل سے مشورہ کی ضرورت چاہیئے۔ وہ صاحبِ عقل اور محتاط ہی کیوں نہ ہو۔ دوسری عورت ہے کہ اسے شوہر کی ضرورت ہے چاہے کمال عفت و پاکدامن ہو۔ تیسرا گھوڑا کہ اسے تازیانے کی ضرورت ہے چاہے کتنا اچھا چلتا ہو۔

جان لو کہ تین چیزوں میں کافر مسلمان کا حکم رکھتا ہے۔ ایک اچھی بات کہنا۔ جب تم سے مشورہ کرے۔ دوسرا اس کی امانت کو واپس کرنا۔ جب کوئی چیز تمہارے پاس بطور امانت رکھے۔ تیسرا اس سے صلہ رحمی کرنا۔ جب کہ تمہارا رشتہ دار ہو۔

ایک شخص نے ایک عرب سے کہا تم نے اپنے امیر و حاکم میں کون سا

عیب دیکھا ہے۔ کہنے لگا تین بری چیزیں ایک یہ کہ نادانی کی بنا پر حکم کرتا ہے۔ دوسرا یہ کہ ہمیشہ شراب کے نشے میں مست رہتا ہے اور تیسرا یہ کہ رشوت لیتا ہے۔

تین آدمی اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے ان سے پوچھا انسان کی خوشی اور سرور کس چیز میں ہے ایک نے کہا۔ خوشرو عورت کھلا مکان اور گھوڑا۔ جو گھر میں بندھا ہو۔ دوسرے نے کہا خوشی تین اور چیزوں میں ہے اس جھنڈے میں جو انسان کے سر پہ لہرا رہا ہو اور انسان تخت پر بیٹھا ہو اور لوگ اس کے دربار میں آکر کہیں السلام علیک اے امیر۔ تیسرے نے کہا خوشی تین اور چیزوں میں ہے۔ دوستوں کی ترقی۔ دشمنوں کی پستی اور طویل عمر جو کہ قدرت و برکت مال کے ساتھ ہو۔

مترجم کہتا ہے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس وقت وہ موعظہ نقل کروں جو ابو حازم اعرج نے سلمان بن عبد الملک بن مروان کو کیا تھا اور وہ اس طرح ہے کہ جب ابو حازم سلمان کے دربار میں گیا تو سلمان نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم مرنے کو پسند نہیں کرتے۔ اس نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے دنیا کو آباد اور آخرت کو خراب کر رکھا ہے۔ لہذا آباد جگہ کو چھوڑ کر برباد کی طرف میلان نہیں رکھتے ہو۔ سلمان نے کہا یہ بتاؤ کہ ہم دربار الہی میں کس طرح وارد ہوں گے۔ کہنے لگا نیکو کار کی حالت تو مسافر جیسی ہے کہ جو سفر سے پہلے اپنے گھر کی طرف پلٹ آئے اور اپنے اہل و عیال میں پہنچ جائے۔ اور سفر کی تھکاوٹ اور تکلیف سے راحت میں ہو جاتے باقی رہے بدکار تو ان کی حالت اس غلام جیسی ہے جو بھاگ گیا ہو اور اسے پکڑ کر مالک کے پاس لے آئے ہوں۔ کہنے لگا بتاؤ کہ اعمال کیا ہیں ابو حازم نے کہا۔ واجبات کو ادا کرنا اور محرمات سے بچنا۔ سلمان نے کہا کلمہ عدل کیا ہے کہنے لگا وہ حق بات جو تیری زبان پر آئے اس شخص کے پاس کہ جس کا تجھے ڈر ہو اور اس سے تیری امید بھی وابستہ ہو۔

سلیمان نے کہا۔ سب سے عقلمند کون ہے کہنے لگا وہ جو خدا کی اطاعت کرتا ہے سلیمان نے کہا سب سے زیادہ جاہل کون ہے کہنے لگا وہ جو اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے لیے بیچ دے۔

سلیمان نے کہا مجھے مختصر قسم کی نصیحت و وعظ کرو۔ کہنے لگا۔ کوشش کر کہ خدا تجھے اس مقام پر نہ دیکھے کہ جس سے اس نے منع کیا ہے اور اس مقام پر دیکھے کہ جس کا حکم دیا ہے۔ اس وقت سلیمان بہت رویا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے ابوحازم سے کہا۔ یہ کیا باتیں ہیں جو تو نے امیر کے دربار میں کہی ہیں۔

ابوحازم نے کہا خاموش رہو۔ خداوند عالم نے علماء سے عہد و پیمان لیا ہے۔ کہ وہ اپنا علم لوگوں پر ظاہر کریں۔ اور اسے نہ چھپائیں۔ یہ کہہ کر سلیمان کے دربار سے باہر نکل آیا۔ سلیمان نے کچھ مال اس کے لیے بھیجا تو واپس کر دیا اور کہا کہ خدا کی قسم میں اس کا تیرے پاس رہنا پسند نہیں کرتا۔ چہ جائے کہ اپنے لیے پسند کروں۔

چوتھا باب

چار قسم کی چیزوں کا بیان

ہمارے آقا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ چار چیزیں نہیں ہوتیں مگر چار چیزوں کے ساتھ حسب و نسب نہیں۔ مگر تواضع کے ساتھ فروتنی اور کرم نہیں۔ مگر تقویٰ کے ساتھ اور عمل نہیں۔ مگر نیت کے ساتھ اور عبادت نہیں مگر یقین کے ساتھ۔

فرمایا چار اشخاص ایسے ہیں کہ خداوندعالم قیامت کے دن ان پر نظر رحمت فرمائے گا اور انہیں پاک و پاکیزہ کرے گا۔ جو شخص غم زدہ دل کے غم کو دور کرے گا۔ جو مومن غلام کو آزاد کرے جو کسی غیر شادی شدہ کی شادی کرے جو اس شخص کو حج کرائے جس نے حج نہ کیا ہو۔

فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جو شخص صبح کرے اس حالت میں کہ ان پر عمل کر چکا ہو تو خداوندعالم بہشت میں اس کے لیے ایک نہر جاری کر دے گا وہ شخص کہ اس حالت میں صبح کرے کہ روزہ دار ہو اور بیمار کی عیادت کرے اور تشییع جنازہ کرے۔ اور کسی مسکین کو صدقہ دے۔

فرمایا کہ چار چیزیں رزق کو زیادہ کرتی ہیں۔ خوش خلقی اور ہمسایوں کے ساتھ خوش سلوکی اور لوگوں سے اپنی اذیت کو روکنا اور زجر کو کم کرنا۔ یعنی کسی غم و اندوہ میں بیقراری اور اضطراب نہ کرنا۔

امیرالمومنینؑ سے فرمایا۔ اے علیؑ میں تجھے چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔

حسد، ظلم، تکبر اور غضب سے۔

فرمایا چار چیزیں میری امت کے عقلمند لوگوں پر لازمی ہیں عرض کیا گیا۔ اے اللہ کے رسولؐ وہ چار چیزیں کیا ہیں۔ فرمایا علم کی بات کو سننے اسے یاد رکھے اس پر عمل کرے اور اسے لوگوں میں پھیلائے۔

فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تو انہیں اپنائے تو پھر تیرے لیے کوئی ضرر نہیں۔ اگرچہ تیری دنیا میں ہر قسم کا نقصان ہو۔ اور وہ امانت کی حفاظت، سچ بولنا۔ خوش خلقی، اور پاکدامنی اختیار کرنا ہے۔

فرمایا چار چیزوں کا چھپانا نیکی کے خزانے ہیں۔ حاجت، صدقہ، مصیبت اور درد کو چھپانا۔

فرمایا چار چیزیں شقاوت و بدبختی میں داخل ہیں آنکھ کا خشک ہونا دل کا سخت ہونا، گناہ پر اصرار کرنا اور دنیا کی جمع آوری میں حریص ہونا۔

فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جو انہیں بجالائے خدا تعالےٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اپنی رحمت اس کے شامل حال فرمائے گا۔ جو شخص کسی یتیم کو اپنے اہل و عیال میں شامل کرے اور اس کا کفیل بن جائے اور مسکین و فقیر پر رحم کرے اور ماں باپ پر مہربان ہو اور اپنے غلام کے ساتھ نرمی برتے۔

فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو الہام ہو اور ان پر عمل کرنا اس کے دل میں ڈال دیا جائے تو اس کی عمر دراز ہوگی۔ روزی میں کشائش ہوگی اپنی عقل سے بہرور ہوگا اور جان کندنی کا وقت اس پر آسان ہوگا اور حجت و عقائد حقہ قبر میں اسے تلقین کیے جائیں گے اور وہ چار چیزیں سچ بولنا، لوگوں سے انصاف کرنا۔ ماں باپ سے نیکی و احسان کرنا اور صلہ رحمی ہیں۔

فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جو کمر کو توڑ دیتی ہیں ایک وہ بھائی کہ جس سے تو صلہ رحمی کرے اور وہ تجھ سے قطع رحمی کرے دوسری وہ بیوی کہ تو اسے امین سمجھے اور وہ تجھ سے خیانت کرے۔ تیسرا وہ برا ہمسایہ جو اگر تجھ سے اچھائی دیکھے تو اسے

چھپائے اور اگر برائی دیکھے تو اسے پھیلائے اور چوتھا فقر و ناداری۔ جو انسان کو حیران و پریشان کر دے۔

فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جو تھوڑی بھی بہت ہیں۔ ایک آگ دوسرا درد تیسرا فقر و فاقہ اور چوتھا دشمن۔

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ علم کی چار اقسام ہیں ایک علم فقہ ہے کہ جس کا دین کے ساتھ تعلق ہے۔ دوسرا علم طب ہے کہ جو بدن سے متعلق ہے۔ تیسرا علم نحو جو زبان کو کلام میں غلطی سے بچاتا ہے۔ چوتھا علم نجوم ہے کہ جس کا تعلق نحس و سعد اوقات کے پہچاننے کے ساتھ ہے۔

فرمایا فضائل چار چیزیں ہیں۔ ایک حکمت و دانائی اس کا قوام فکر میں ہے۔ دوسری عفت و پاکدامنی اور حرام سے باز رہنا۔ اس کا قوام شہوت میں ہے۔ تیسری قوت اس کا قوام غضب میں ہے اور چوتھا عدل کہ جس کا قوام اعتدال میں ہے۔

آنحضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپؑ نے رسولِ خداؐ کو اسلام کی تعریف کرتے ہوئے سنا فرمایا ہاں میں نے سنا آپؐ نے فرمایا کہ اسلام چار ارکان پر قائم ہے صبر یقین، جہاد اور عدل اور صبر کے چار شعبے ہیں۔ شوق خوف زہد یعنی بیر غبتی اور ترقب یعنی انتظار پس جس شخص میں جنت کا شوق ہے وہ شہوات سے الگ ہو جاتا ہے اور جسے جہنم کی آگ کا خوف ہے وہ محرمات سے پلٹ آتا ہے۔ اور جو دنیا میں رغبت نہیں رکھتا۔ اس کے لیے مصائب آسان ہو جاتے ہیں۔ اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ اچھے اعمال میں جلدی کرتا ہے اور یقین کے چار شعبے ہیں تبصرہ فطنت، یعنی فطانت و زیرکی کو عمل میں لانا اور تاویل و تفسیر حکمت اور عبرت کو پہچاننا یعنی اس چیز کو کہ جس سے عبرت و نصیحت لینی ہے اور اتباع سنت پس جو شخص اپنی زیرکی کو عمل میں لائے گا۔ تو وہ حکمت کی تاویل و تفسیر کر سکے گا اور جو حکمت کی تاویل کرلے تو وہ عبرت کو

پہچان لے گا اور جس نے عبرت کو پہچان لیا وہ سنت کی اتباع کرے گا اور جس نے سنت کی اتباع کی تو گویا وہ ان لوگوں کے ساتھ رہتا رہا جو پچھلے زمانہ میں گزر چکے ہیں۔ اور جہاد کے چار شعبے ہیں۔ اچھی چیزوں کا حکم دینا۔ بری چیزوں سے منع کرنا ہر موقعہ پر سچ بولنا اور فاسقین سے بغض رکھنا پس جو شخص اچھی چیزوں کا حکم دے اس نے مومن کی پشت کو طاقت بخشی اور جس نے بری چیزوں سے منع کیا اس نے منافق کی ناک رگڑی اور جو شخص ہر موقع ومحل پر سچ بولے تو اس پر جو تکالیف اور احکام تھے ان کو بجا لایا۔ اور جس نے منافق سے دشمنی کی۔ تو یقیناً وہ خدا کے لیے غضب ناک ہوا اور جو خدا کے لیے غضب ناک ہو تو خدا بھی اس کے غضب پر غضب ناک ہوتا ہے۔ اور عدل کے چار شعبے ہیں۔ غوص فہم یعنی اپنی فہم وسمجھ کو چیزوں میں غوطہ دینا تاکہ امور واقعہ پہ اطلاع حاصل کرے دوسرا شعبہ زہرہ علم ہے یعنی علم کی رونق اور تیسرا شعبہ حکمت ودانائی کے راستوں کی معرفت اور چوتھا شعبہ حلم کے چمنستان میں داخل ہونا۔

پس جو شخص اپنی فہم وفراست کو غوطہ زن کرے تو وہ علم کے ذریعہ تمام مشکل چیزوں کی تفسیر وتشریح کرے گا اور جو شخص علم کے تر وتازہ پھولوں کو حاصل کرے گا۔ وہ حکمت ودانائی کے راستوں کو پہچان لے گا اور جو حکمت کے راستوں کو پہچان لے تو وہ حلم کے باغ وبوستان میں داخل ہو گا۔ پھر وہ اپنے معاملہ میں زیادتی نہیں کرے گا اور لوگوں کے ساتھ اس طرح معاشرت کرے گا کہ وہ اس سے راحت وآرام میں ہوں گے۔

مترجم کہتا ہے کہ چونکہ اس حدیث شریف کا بیان وتشریح کرنا وضع کتاب سے خارج تھا لہٰذا اس کے لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا اور اس کی تفصیلات کے خواہاں حضرات کتاب بحار الانوار کی جلد ایمان وکفر کی طرف رجوع کریں۔

فرمایا لوگ چار قسم کے ہیں ایک وہ شخص جو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے تو وہ عالم اور دانا ہے۔ اس سے جو پوچھنا ہو پوچھو۔ اور دوسرا وہ

شخص ہے کہ جو جانتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ جانتا ہے وہ خواب غفلت
میں ہے اسے بیدار کرو۔ اور تیسرا وہ شخص ہے جو نہیں جانتا لیکن یہ سمجھتا ہے
کہ میں نہیں جانتا وہ ارشاد و ہدایت کا طلب گار ہے اس کی رہنمائی کرو۔ اور
اسے تعلیم دو اور چوتھا وہ شخص ہے جو نہیں جانتا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ
نہیں جانتا تو یہ جاہل اور نادان شخص ہے اسے چھوڑ دو اور اسے اپنی حالت
پر رہنے دو۔

مترجم کہتا ہے کہ علماء اخلاق آخری قسم کو جہل مرکب سے تعبیر کرتے ہیں۔
کیونکہ یہ دو جہالتوں اور نادانیوں سے مرکب ہے۔ اور یہ جہالت کی قسم بدترین
رذائل میں سے ہے اور اس کا دور کرنا انتہائی سخت اور مشکل ہے۔ اور اس
کا سبب سلیقہ کا ٹیڑھا پن اور ذہن کی کجی ہے۔ اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ
ہے کہ انسان اپنے کچھ استدلال اور مطالب گروہ ناصحین و سلیقہ شعار لوگوں
پر پیش کرے۔ اب اگر وہ اس کی درستی کا حکم دیں تو یہ انسان اس بیماری
سے بری ہے اور اگر اس کا تخطئہ کریں اور کہیں کہ یہ درست نہیں تو وہ اس مرض
میں مبتلا ہے لہذا اپنا علاج کرے۔

فرمایا جو لوگ حکومت اور فیصلے کرتے ہیں وہ چار قسم کے ہیں۔ کہ جن میں سے
تین اشخاص جہنم میں جائیں گے اور ایک شخص جنت میں ایک وہ قاضی ہے۔ جو باطل
حکم کرے اور اسے معلوم بھی ہو کہ یہ باطل ہے۔ دوسرا وہ قاضی جو باطل کے مطابق
فیصلہ کرے۔ جب کہ اسے معلوم نہ ہو کہ یہ باطل ہے۔ تیسرا وہ قاضی ہے جو حق
کے مطابق فیصلہ کرے۔ جب کہ اسے معلوم نہ ہو کہ یہ حق ہے اور باقی رہا وہ شخص
جو جنت میں داخل ہوگا وہ ہے جو حق کے مطابق فیصلہ کرے اور اسے معلوم
ہو کہ یہ حق ہے۔

فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جو انسان کے لیے اچھے کاموں پر معین و مددگار ہیں۔
صحت و تندرستی۔ قناعت۔ علم اور توفیق اور چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی

جائیں۔ خداوند عالم اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ سچ بولنا حیا و شرم شکر نعمت اور خوش خلقی اور آپ نے امام حسنؑ کو بوقت وفات فرمایا۔

اے فرزند عزیز چار چیزیں یاد رکھو عرض کیا کون سی ہیں وہ اے بابا جانؑ فرمایا جان لو کہ عقل ہر غنی و تونگری سے بلند تر ہے اور حماقت ہر فقر و ناداری سے بڑھ کر ہے اور خود پسندی و خود بینی ہر دہشتناک چیز سے زیادہ دہشتناک ہے اور خوش خلقی ہر حسب و بزرگی سے زیادہ گرامی قدر ہے۔

فرمایا عقلمند کے لیے کس قدر اچھا ہے کہ اپنے دن کو چار حصوں میں تقسیم کرے ایک حصہ میں اپنے نفس کا حساب و کتاب کرے تاکہ اسے معلوم ہو کہ شب و روز میں کیا کچھ کمایا ہے۔ اچھائی یا برائی اور ایک حصہ وقت میں خداوند عالم سے اپنی ضروریات و حاجات کے متعلق سوال کرے یعنی اپنے پروردیگار سے مناجات کرے اور اپنی حاجات درگاہ الٰہی میں پیش کرے اور ایک حصہ اپنے بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ گزارے کہ جن پر اسے اعتماد ہو اور وہ اس کے ایسے دوست ہونے چاہئیں۔ جو اس کے عیوب اس کو بتائیں۔ اور اسے اس کے عیوب سے باز رکھیں۔ اور ایک حصہ وقت کا اپنی ذات کے لیے معین کرے کہ جے حلال قسم کی لذات میں صرف کرے اور یہ حصہ وقت کا باقی حصص اوقات کے لیے معین و مددگار ہوگا۔ کیونکہ دل کو اپنی آسائش پہچانا کہ جس سے اس کی تھکان اور خستگی دور ہو۔ اس کی قوت کی زیادتی کا باعث ہے حضرت امام حسنؑ سے مروی ہے مساجد کی طرف زیادہ آیا جایا کرو۔ کیونکہ اس سے چار چیزوں میں سے کسی ایک کو پالو گے۔ آیت محکم واضح الدلالت یا علم حاصل ہوگا۔ یا کوئی نیا بھائی پیدا ہو جائے گا۔ اور کوئی گناہ چھوٹ جائے گا۔ حیا و شرم کی وجہ سے یا خوف کی بنا پر چھوٹ جائے گا۔

مترجم کہتا ہے گناہ کا حیا یا خوف سے چھوٹ جانا اس میں احتمال ہے کہ حیا و خوف خدا سے ہو یا حیا و شرم لوگوں سے اور ڈر و خوف

خدا سے ہو۔

فرمایا زیادہ قسم کھانے سے بچو کیونکہ جو شخص زیادہ قسمیں کھاتا ہے تو اس کا سبب چار میں سے کوئی چیز ہوتی ہے یا تو اس کی پستی و ذلت کہ جس کی وجہ سے کوئی اس کی بات کی پرواہ نہیں کرتا تو مجبوراً قسم کھاتا ہے۔ تاکہ لوگ اس کی تصدیق کریں اور یا گفتگو کرنے سے عاجز ہے لہذا جہاں گفتگو کا دروازہ بند ہو جائے قسم کھاتا ہے اور یا وہ لوگوں کے نزدیک متہم ہے لہذا قسم کھاتا ہے۔ تاکہ لوگ اس کی زبان کو مان لیں یا یہ وجہ ہے۔ کہ اس کی زبان بغیر قصد و نیت کے قسم کھانے کی عادی ہو چکی ہے۔

فرمایا دنیا کے مصائب چار ہیں باپ، بیٹے، بھائی اور بیوی کا مرنا، باپ کا مرنا، کمر توڑ دیتا ہے اور بیٹے کے مرنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے۔ اور بھائی کے مرنے سے پر و بال یعنی بازو ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور بیوی کے مرنے سے ایک لحظہ اندوھناک کر دیتا ہے۔

امام حسینؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا خداوند عالم نے چار چیزوں کو چار اشیاء میں چھپا رکھا ہے۔ اپنی خوشی کو نیکیوں اور اچھے کاموں میں چھپا رکھا ہے۔ لہذا کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو شاید خدا کی رضا اسی میں شامل ہو اور اپنے غضب کو گناہوں میں چھپایا ہے۔ لہذا کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھو۔ مبادا خدا کا غضب اسی میں ہو اور اپنے دوستوں کو لوگوں کے اندر چھپایا ہے پس کسی شخص کو حقیر و ذلیل نہ سمجھو شاید وہی ولی و دوست خدا ہو اور دعا کی قبولیت دعاؤں میں چھپا رکھی ہے لہذا کسی دعا کو ہیچ اور چھوٹا نہ سمجھو شاید وہی دعا مقبول بارگاہ ہو۔

حضرت علیؑ بن الحسینؑ نے فرمایا چار اشخاص کے علاوہ کسی کی تعظیم کے لیے نہیں کھڑا ہونا چاہیئے۔ وہ شخص کہ جس سے اچھائی کی امید ہو۔ وہ شخص کہ جس سے مدد کی امید ہو وہ شخص کہ جس سے کچھ علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔ وہ شخص کہ جس کے شر و برائی کا خوف ہو۔

حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کے علم کو چار چیزوں میں پایا ہے۔ پہلی یہ کہ اپنے پروردگار کو تو پہچانے دوسری یہ کہ تجھے معلوم ہو کہ تو نے کیا کچھ کیا ہے۔ تیسری یہ کہ تجھے معلوم ہو کہ تجھ سے خدا کیا چاہتا ہے اور چوتھی یہ کہ تجھے ان چیزوں کا پتہ ہو جو تجھے دین سے خارج کر دیتی ہیں۔ اور آپؑ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا تو میرے لیے چار چیزوں کا ضامن ہو جا۔ میں تیرے لیے جنت میں چار گھروں کی ضمانت دیتا ہوں بخشش دخیرات کر اور فقر دفاقہ سے نڈر۔ لوگوں کے درمیان افشاء سلام کر یعنی جس کے پاس سے گزرے اس پر سلام کر۔ مراد جدال بحث کرنا اور جھگڑا چھوڑ دے۔ اگرچہ تو حق بجانب ہو اور اپنی طرف سے لوگوں کے ساتھ منصفانہ رویہ اختیار کر۔

فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں اس کا اسلام کامل ہے اگرچہ وہ سرتاپا گناہوں میں ڈوبا ہو۔ تو بھی خدا اسے بخشش دے گا۔ اور وہ چار چیزیں سچائی حیا، شکر اور خوش خلقی ہیں۔

حضرت عالم یعنی موسیٰ بن جعفرؑ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جس کے دل میں محبت دنیا کی آمیزش ہو جائے تو اس کے دل کے ساتھ چار چیزیں چپک جاتی ہیں ایک کوئی ایسا شغل کہ جس کی سختی اس سے دور نہیں ہوگی۔ دوسری وہ خواہشات جو کبھی پوری نہیں ہوں گی۔ تیسرا وہ حرص جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اور چوتھا وہ غم جو برطرف نہیں ہوگا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانے کے دروازے پر چار جملے لکھے۔ قید خانہ آزمائش کی جگہ۔ اہل دنیا کے لیے قبرستان دشمنوں کی شماتت وخوشی کا سبب اور دوستوں کی آزمائش کا ذریعہ ہے۔

جناب سلیمان ابن داؤد سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ زمین جن کے تحمل کی طاقت نہیں رکھتی ایک وہ غلام جو بادشاہ ہو جائے۔ دوسرا وہ بے حیثیت شخص جو سفارش کرے۔ تیسری وہ کنیز جسے اپنے آقا

کی میراث ملے۔ چوتھی وہ بدشکل بوڑھی عورت جو کسی بچہ کی بیوی ہو جائے۔

کہا گیا ہے کہ بادشاہ کی شاہی کا ملاک اور قوام و پختگی چار چیزوں سے ہے لوگوں کے مال سے دامن بچائے۔ نیک لوگوں کو اپنا مقرب بنائے بدکاری پر سختی اور شدت سے پیش آئے اور زبان کا سچا ہو۔

چار چیزیں ایسی ہیں کہ شریف آدمی کو ان سے ننگ و عار نہیں ہونی چاہیئے۔ اگرچہ وہ حاکم ہو تو تواضع کرنا اور اپنے باپ کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا۔ مہمان کی خدمت کرنا اور اپنے گھوڑے کی خود دیکھ بھال رکھنا اگرچہ اس کے سو غلام ہوں اور اس عالم کی خدمت کرنا کہ جس کے علم سے استفادہ کرتا ہے چار چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو محکم کرنے اور انہیں سر بمہر کرنے سے شرم محسوس نہ کرے۔ بسبب ان کے قیمتی ہونے کے اور ان میں اختیار برتنے اور وہ چار چیزیں مال جواہر، خوشبو اور دوا ہیں۔

کہا گیا ہے کہ ذوالقرنین کو ایک شہر کی دیوار کے نیچے سے ایک سونے کی تختی ملی جس پر چار سطریں لکھی تھیں۔ پہلی سطر یہ تھی۔ تعجب ہے اس شخص پر کہ جسے موت کا یقین ہے پھر وہ کس طرح خوش رہتا ہے۔ دوسری سطر میں تھا کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ جو قضا و قدر پر یقین رکھتا ہے۔ پھر کیوں محزون رہتا ہے۔ تیسری سطر بھی مجھے تعجب ہے۔ اس شخص پر جسے جہنم کی آگ کا یقین ہے وہ کیسے ہنستا ہے۔ چوتھی سطر تھی مجھے تعجب ہے اس پر جو دنیا کی بیوفائی اور اس کا تقلب (الٹ پھیر، اپنے اہل کے ساتھ، وہ کس طرح دنیا پر مطمئن ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ دنیا کی بیوفائی اور اپنے اہل سے تقلب اتنا واضح ہے کہ محتاج بیان نہیں جو شخص بھی اپنے زمانہ کے مختلف طبقات کے لوگوں کیطرف رجوع کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ تمام عمر میں زمانہ نے لوگوں کے ساتھ مختلف اوضاع اور حالات میں گردش کی کتنے ذلیل لوگ عزتدار اور کتنے صاحبان عزت

زلیل وخوار ہوتے ہیں۔ اور کتنے زیادہ لوگ جو محترم اور تونگر تھے۔ کہ تھوڑے سے وقت میں فقیر و نادار ہو گئے اور اس طرح کے اور حالات اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے یہی کافی ہے۔ باقی رہا دنیا کا تقلب (ایک حالت سے دوسری حالت میں پلٹ جانا) سابق اور گزشتہ لوگوں کے ساتھ تو یہ شمار سے باہر ہے۔ لیکن ہم عقلمند لوگوں کی عبرت کے لیے دنیا کی بیوفائی کے دو واقعات پر اکتفار کرتے ہیں۔ پہلا واقعہ ایک شخص سے منقول ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں بغداد کی جامع مسجد منصوری میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک میں نے ایک نابینے شخص کو دیکھا جس نے پرانا جبہ پہنا ہوا تھا کہ پرانے پن کی وجہ سے اس کا اوپر والا حصہ ختم ہو چکا تھا۔ اور استر اور کچھ روئی باقی رہ گئی تھی۔

کہتا تھا اے لوگو مجھ پر تصدق کرو اور مجھے صدقہ دو۔ میں کل تک تمہارا امیر اور بادشاہ تھا۔ اور آج مسلمان فقراء میں سے ایک ہوں۔ میں نے پوچھا کہ یہ نابینا فقیر کون ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ خلیفہ قاصر باللہ ہے واضح ہو کہ قاھر باللہ بنی عباس میں سے انیسواں خلیفہ ہے۔ اس کا نام محمد تھا یہ احمد معتضد باللہ اٹھارویں خلیفہ کا بیٹا تھا کہ جس نے مشرق و مغرب کو فتح کر لیا تھا اور اس کو سفاح ثانی کہتے تھے کیونکہ اس نے بنی عباس کی حکومت کی تجدید کی تھی بعد اس کے کہ کہنہ ہو چکی تھی کیونکہ متوکل دسویں خلیفہ کے بعد سے انکی حکومت کمزور ہوتی چلی گئی تھی اسی لیے ابن رومی نے احمد کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے۔

ھیناء بنی العباس ان امامکم امام الھدیٰ والباس والجود احمد

کما بابی العباس انشاء ملککم کذا بابی العباس ایضاً یجدد

یعنی جس طرح ابوالعباس سفاح سے تمہارے ملک کی ابتداء ہوئی تھی۔ اسی طرح ابوالعباس احمد سے اس کی تجدید بھی ہوئی ہے۔ اس احقر نے تتمۃ المنتہیٰ فی وقائع ایام الخلفاء میں ان کے حالات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ لیکن یہاں نقل کی گنجائش نہیں دوسرا واقعہ محمد بن عبدالرحمٰن ہاشمی سے منقول ہے کہ عید قربان کے

دن میں اپنی والدہ کے ہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک عورت پھٹے پرانے لباس میں اس کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی ہے۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا اس عورت کو پہچانتے ہو میں نے کہا کہ نہیں وہ کہنے لگی یہ عبادہ جعفر برمکی کی ماں ہے۔ میں نے عبادہ کی طرف رخ کیا اور اس سے گفتگو کرتا رہا اور اس کی حالت پر تعجب کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے پوچھا اے بی بی دنیا کے عجائبات میں سے آپ نے کیا دیکھا ہے کہنے لگی اے فرزند عزیز ایک عید کا دن مثل آج کے دن کے مجھ پر ایسا گزرا کہ چار سو کنیزیں میری خدمت کے لیے حاضر کھڑی تھیں۔ اور میں کہتی تھی کہ میرا بیٹا جعفر مجھ پر جفا کرتا ہے اور وہ میرا حق ادا نہیں کرتا۔ کیونکہ میری کنیزیں اور خدمتگار ان سے زیادہ ہونی چاہئیں اور آج بھی ایک عید کا دن ہے۔ کہ میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ گوسفند کے دو چمڑے مجھے مل جائیں کہ ایک کو فرش اور دوسرے کو اپنے لیے لحاف قرار دوں۔ محمد کہتا ہے۔ میں نے اسے پانچ سو درہم دیئے وہ اتنی خوش ہوئی کہ قریب تھا کہ اس کی شادی مرگ ہو جائے اور کبھی کبھی عبادہ ہمارے پاس آتی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے دنیا سے کوچ کیا۔

ایک دانشور نے ایک دن کسی عجمی بادشاہ کے دروازے پر گزارا۔ تاکہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو لیکن ممکن نہ ہو سکا۔ مجبوراً اس نے ایک رقعہ لکھا اور وہ رقعہ دربان کے ذریعہ بادشاہ تک پہنچایا۔ اس نے اس رقعہ میں چار سطریں لکھی تھی۔ پہلی سطر تھی ضرورت و حاجت مجھے تیرے دروازے تک لے آئی۔ دوسری سطر تھی جس شخص کو دکھ و درد ہو اس میں صبر نہیں رہتا۔ یعنی جس پر معاملہ سخت ہو جائے۔ اس کا صبر ختم ہو جاتا ہے۔ تیسری سطر تھی۔ تیرے دروازے سے بغیر کسی فائدہ کے پلٹ جانا دشمنوں کی شماحت و خوشی کا باعث ہے۔ چوتھی سطر تھی یا فائدہ کے ساتھ جواب یا نہیں کہنے سے مجھے راحت و آرام دے جب بادشاہ نے رقعہ پڑھا تو ہر سطر کے اوپر دس ہزار

درہم کا حوالہ اس کے لیے لکھا۔

ابن عباس سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا چار شخص ایسے ہیں کہ جن کا بدلہ دینے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ وہ شخص جو مجھ پر ابتداً سلام کرے۔ اور وہ شخص جو مجلس میں میرے لیے جگہ میں وسعت پیدا کرے اور وہ شخص کہ جس کا قدم خاک آلود ہو میری حاجت کے پورا کرنے میں جانے سے۔ باقی رہا چوتھا شخص اس کا بدلہ تو میری جگہ پر خدا کے سوا کوئی نہیں دے گا۔ پوچھا گیا وہ کون ہے۔ کہنے لگا وہ شخص کہ جسے کوئی ضرورت درپیش ہو۔ پس رات کو وہ فکر کرتا رہے کہ اپنی حاجت کس سے طلب کرے بالآخر اسکی فکر یہاں تک پہنچے کہ وہ اپنی حاجت مجھ سے طلب کرے۔

کلیلہ کہتا ہے کہ چار چیزیں چار چیزوں پر تقسیم ہوتی ہیں۔ رغبت مال، شہوت لذات پر، طلب ارزق کے لیے اور عمل آخرت کے لیے پس پہلی تین چیزیں تو ایسا مال و متاع ہے کہ جو جلدی فنا ہو جائے گا۔ لیکن ان کا برا انجام باقی رہے گا اور چوتھی چیز ان تینوں کو منظم کرتی ہے بغیر کسی سرزنش کے پس کوئی غنی و تونگری نہیں مثل رضا کے اور کوئی لذت نہیں مثل تقوی کے اور کوئی ذکر زیادہ باشرف نہیں اطاعت الٰہی سے حسن بصری سے چار جملے اخذ کیے گئے ہیں۔ جتنا چاہو دنیا میں گزار لو۔ آخر مرنا ہے اور جتنا چاہو مال جمع کر لو کہ بالآخر اسے چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔ اور جس سے چاہو دل لگا لو آخر اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہو عمل کر لو۔ آخر اس سے جا ملو گے۔ کسی سے کہا گیا کہ تو نے اپنے معاملہ کی بنا کس چیز پر رکھی ہے۔ کہنے لگا چار چیزوں پر میں نے سمجھا کہ میرا رزق میرا بغیر نہیں کھا سکتا۔ تو میرے دل کو طلب کرنے میں حرص سے راحت ملی۔ پس میں اپنے عمل میں مشغول ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ موت مجھے نہیں بتائے گی کہ وہ کب آئے گی۔ پس میں نے اس کے لیے تیاری میں جلدی کی ہے اور مجھے معلوم ہے۔ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں اس سے نہاں نہیں رہ سکتا

مجبوراً میں اس سے حیا و شرم کھاتا ہوں۔

احنف کہتا ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جو اپنا لے وہ مرد کامل ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی ان میں سے ایک کو اپنا لے تو مرد صالح ہو جائے گا۔ اور وہ چار چیزیں دین ہیں۔ جو انسان کو ہدایت کرتا ہے اور عقل ہے۔ جو اس کے کردار و گفتار میں درستی و راستی پیدا کرتی ہے اور حسب و بزرگی ہے جو آدمی کی حفاظت کرتی ہے۔ اور شرم و حیا ہے۔ جو انسان کو بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

ایک شخص نے کہا کہ لوگ چار قسم پر ہیں جواد، بخیل، مقتصد یعنی جو میانہ روی سے کام لے اور مسرف پس جواد وہ ہے۔ جو اپنی دنیا و آخرت کا حصہ اپنی آخرت کے معاملہ میں صرف کرتا ہے اور بخیل وہ ہے جو اپنی دنیا و آخرت کا حصہ کسی ایک پر بھی خرچ نہیں کرتا اور مقتصد وہ ہے جو دنیا کا حصہ دنیا پر اور آخرت کا حصہ آخرت پر صرف کرتا ہے اور مسرف وہ ہے۔ جو دنیا و آخرت کا حصہ دنیا پر صرف کرتا ہے۔

ایک دوسرے شخص کا کہنا ہے کہ چار چیزیں چار چیزوں کا لباس ہیں۔ سخاوت جمال کا، بردباری کرم کا، حیا ننگ و عار کا، حفظ و نگہداری اور وعدے کے مطابق عمل کرنا مروت کا لباس ہے

ایک دوسرے شخص نے کہا کہ چار چیزیں بدن انسانی کو خراب اور بیمار کر دیتی ہیں۔ اور بعض اوقات انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ پیٹ بھرا ہوا ہو اور حمام میں جائے خشک شدہ گوشت کے ٹکڑے کھانا اور شکم پُر کی حالت میں جماع و ہمبستری کرنا۔ اور بوڑھی عورت سے جماع کرنا

ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور کہا اے بیٹا چار چیزیں لے لو۔ اور چار چیزوں کو ترک کر دو۔ جب تیرے سامنے کوئی چیز بیان کی جائے تو اس میں سے جو بہتر بات ہو اسے لے لو اور یاد کر لو۔ اور جب تم کوئی چیز

بیان کرنے لگو تو جس چیز کو لوگ اچھی طرح سنتے اور اس پر کان دھرتے ہوں۔ اسے بیان کرو اور اس وقت احتیاط کرو جب تمہاری مخالفت کی جا رہی ہو اور لوگوں سے کشادہ روئی سے ملاقات کرو اور حقیر قسم کے لوگوں سے باتیں نہ کرو اور بیچھڑا آدمی سے دشمنی اور بیوقوف سے بحث نہ کرو اور بے فکر اور کمزور رائے والے شخص سے دوستی اختیار نہ کرو۔

چار چیزوں سے ڈرتے رہو کہ ان کا پھل اور نتیجہ بُرا ہے۔ لیچڑپن، جلد بازی خود پسندی اور حرص کا غلبہ۔ کیونکہ لیچڑ بنے کا نتیجہ پشیمانی ہے اور جلد بازی کا ثمرہ حیرانگی ہے اور خود پسندی کا نتیجہ بغض و دشمنی ہے اور غلبہ حرص کا نتیجہ فقر و ناقہ ہے۔

چار اشخاص سے ڈرتے رہو مرد کریم سے جب اسے خوار و ذلیل کرو اور عقلمند سے جب اسے ہیجان میں لے آؤ اور احمق سے جب اس کی رفاقت و دوستی اختیار کرو۔

چار چیزوں کو اپنے آپ سے بچاؤ تاکہ ان کے بُرے انجام سے محفوظ رہو۔ جلد بازی، مبالغہ و اصرار اور خود پسندی کا خود بینی، سستی اور بے طاقتی اور جان لو جو شخص چار چیزیں بجا لائے تو اسے چار چیزوں سے منع نہیں کیا جا سکتا جو شخص شکر ادا کرے اسے نعمت کی زیادتی سے جو توبہ کرے اسے توبہ کے قبول ہونے سے جو خدا سے طلب خیر کرے اسے خیر و صلاح سے اور جو مشورہ کرے اسے حق تک پہنچنے سے نہیں روکا جا سکتا۔

کسی عالم نے اپنے شاگرد کو وصیت کی کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک انسان کو ایک مرتبہ تک پہنچا دیتی ہے۔ عقل انسان کو ترقی دیتی اور ریاست تک پہنچا دیتی ہے۔ رائے زنی اور غور و فکر ترقی دے کر سیاست تک پہنچاتی ہیں۔ اور علم ترقی دے کر مقام صدارت اور لوگوں سے بلند جگہ پر بیٹھنے تک پہنچاتا ہے اور حلم و بردباری انسان کو توقیر اور لوگوں کی تعظیم کرنے تک

پہنچتا ہے۔

چار چیزیں چار چیزوں پر دلالت کرتی ہیں۔ نقد دیانت پر مخلص و صاف دل ہونا امانت پر سکوت و خاموش عقل پر اور عدل و انصاف فضل پر دلالت کرتے ہیں۔

چار چیزوں کی وجہ سے چار حکم لگائے جاسکتے ہیں۔ سخن چینی و غمازی پر حقیر ہونے کا برائی کرنے سے نادان و بیوقوف ہونے کا مال چھوڑ جانے پر بخیل ہونے کا ہلکے پن پر جاہل ہونے کا۔

چار آدمی چار چیزوں سے جدا نہیں ہوسکتے، نادان غلطی سے۔ فضول باتیں کرنے والا گری ہوئی باتوں سے جلد باز لغزش سے بادشاہ بہانہ تراشی سے۔

چار چیزیں بالآخر چار چیزوں کی طرف کھنچ جاتی ہیں مذاق و تمسخر کرنا شر و بدی تک کسی کو رنجیدہ کرنا، بغض و دشمنی تک اختلاف کرنا۔ وحشت و دوری تک کسی کو حقیر سمجھنا۔ اس کی عیب جوئی اور برے لقب سے یاد کرنے تک۔

چار چیزیں چار چیزوں سے زائل ہوجاتی ہیں نعمت کفران نعمت سے۔ قدرت عدوان و تجاوز کرنے سے دولت غفلت برتنے سے لذت حاصل کرنا اور بہرہ مند ہونا، ناز و نخروں سے ہے۔

چار اشخاص چار اشخاص سے اپنا پورا حق نہیں لے سکتے۔ شریف پست سے، ہدایت یافتہ گمراہ سے نیکوکار بدکار سے، انصاف کرنے والا جاہل جبر کرنے والے سے۔

چار چیزوں کا انجام چار چیزوں تک پہنچتا ہے خاموشی سلامت تک، نیکی کرامت و عزت تک بخشش کرنا سرداری و سیادت تک اور شکر کرنا زیادتی نعمت تک۔

چار اشخاص چار چیزوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ کاتب لکھنے سے عالم

جواب دینے سے، حکیم و دانا اپنے کردار سے، حلیم و بردبار اپنے جمال سے۔

چار چیزوں کے لیے بقا و دوام نہیں۔ وہ مال جو حرام سے جمع ہو وہ مجالس جو گناہوں کے لیے منعقد ہوں۔ وہ فکر جو عقل سے عاری ہو وہ شہر جو عادل سے خالی ہو۔

چار چیزیں سلطنت اور بادشاہی کے دوام کا باعث ہیں حفظ دین کا زندہ امین، کاموں میں احتیاط برتنا اور اپنے عزم و فکر کی پیروی کرنا۔

چار چیزیں ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے سلطنت کے لیے دوام نہیں غش وزیر یعنی خیانت اور رائے دینے میں۔ وزیر کا خیر خواہی نہ کرنا۔ بُری تدبیر خباثت نیت اور رعیت پر ظلم کرنا۔

چار چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں عقلمند کو طمع نہیں کرنا چاہیئے غالب ہوتا۔ قضا پر نصیحت حاصل ہونا، دشمن وا عداء سے مخلوق کو ترجیح دینا اور مخلوق کو خوش رکھنا۔

چار چیزیں ایسی ہیں کہ کوئی جاہل ان سے خالی نہیں ہوتا فضول باتیں کرنا، فضول کام کرنا، بے فائدہ جھگڑنا، بے نتیجہ مناظرہ کرنا۔

چار چیزیں ایسی ہیں جو پلٹ کے نہیں آسکتیں۔ کہی ہوئی بات کمان سے نکلا ہوا تیر، جاری شدہ تقدیر، گزرا ہوا زمانہ۔

چار چیزیں محبت کا سبب ہیں۔ لوگوں سے کشادہ روئی سے پیش آنا، لوگوں پر خرچ اور احسان کرنا موافقت اور ساتھ دینا۔ منافقت نہ کرنا۔

چار چیزیں کرم و بزرگی کی نشانی ہیں بخشش و عطا اذیت کو روکنا۔ اچھی چیز کا بدلہ دینے میں جلدی کرنا، بُری چیز کے عقاب دینے میں تاخیر کرنا۔

چار چیزیں پستی کی علامت ہیں، رازوں کو فاش کرنا عذر و مکر کو دل میں جگہ دینا۔ شریف لوگوں کی غیبت کرنا، ہمسایوں کو تکلیف دینا۔

چار چیزیں ایمان کی نشانیاں ہیں۔ حرام سے رُکنا، رزق کی اتنی مقدار پر خوش رہنا جو قدر کفایت ہو، زبان کی حفاظت کرنا، احسان و نیکی کرنے پر دل کو گرہ لگانا

چار چیزیں نفاق کی نشانیاں ہیں دیانت کا کم ہونا، زیادہ خیانت کرنا، دوستوں کے معاملہ میں غش و آمیزش کرنا، عہد و پیمان کو توڑنا۔

پانچواں باب

پانچ قسم کی چیزوں کا بیان

ہمارے آقا رسول خداؐ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا آیت شریفہ

وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو یعنی اللہ کے پاس غیب کی چابیاں ہیں۔ سوائے اس کے اور کوئی ذاتی طور پر انہیں نہیں جانتا۔

غیب کے خزانہ پانچ چیزیں ہیں۔ کسی کو معلوم نہیں کہ بارش کس وقت ہو گی سوائے خدا کے۔ کسی کو معلوم نہیں کہ رحم مادر میں کیا ہے سوائے خدا کے۔ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ قیامت کب قائم ہو گی سوائے خدا کے۔

مترجم کہتا ہے کہ بہت سے روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تفصیلاً اور تحقیقاً ان پانچ چیزوں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اور مجموعتہً یہ پانچ چیزیں سورۃ لقمان کی آخری آیت میں موجود ہیں۔

یعنی یقیناً اللہ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی بارشں برساتا ہے اور جانتا ہے رحموں میں کیا ہے اور کسی نفس کو معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کسی نفس کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ یقیناً اللہ زیادہ علم رکھنے والا اور زیادہ باخبر ہے۔

آپؐ نے فرمایا پانچ چیزیں قرآن میں ذکر ہوئی ہیں۔ جو شخص ان کو اپنائے

ان کا ضرر اسی کو پہنچے گا۔ عرض کیا گیا اے اللہ کے رسولؐ وہ پانچ چیزیں کون سی ہیں۔ فرمایا معاہدہ توڑنا۔ مکر کرنا۔ ستم کرنا۔ فریب دینا اور ظلم کرنا پھر آپ نے ان پانچ چیزوں والی آیات کی تلاوت فرمائی۔

ومن نکث فانما ینکث علی نفسہ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ یاایھا الناس انما بغیکم علی انفسکم یخادعون اللہ والذین امنوا ومایخدعون الا انفسھم و مایشعرون وماظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون۔

آپؐ نے فرمایا نہ بیٹھو مگر اس شخص کے پاس جو تمہیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں، کی طرف بلائے شک سے یقین کی طرف تکبر و سرکشی سے فروتنی اور تواضع کی طرف دشمنی سے دوستی کی طرف ریاکاری سے خلوص کی طرف دنیا کی طرف راغب ہونے سے دنیا سے پرہیز کرنے کی طرف بلائے۔

آپؐ نے فرمایا پانچ چیزیں جمع نہیں ہوتیں مگر ایسے مومن میں جو حقیقت میں مومن ہو تاکہ اللہ تعالےٰ اس کے لیے بہشت کو واجب قرار دے۔ دل میں نور، اسلام میں فقہ یعنی اسلام کے مسائل کی سمجھ بوجھ، دین میں ورع، لوگوں کے درمیان مودت و دوستی اور شکل و صورت کا اچھا ہونا۔

فرمایا قیامت کے دن اولاد آدم کا قدم نہیں اُٹھ سکے گا۔ جب تک پانچ چیزوں کے متعلق سوال نہ کر لیا جائیگا۔ ان کی عمر کے متعلق کہ اسے کہاں پورا کیا اور جوانی کے متعلق کہ اسے کہاں کہنہ پرانا کیا اور مال کے متعلق کہ کہاں سے پیدا کیا اور کہاں خرچ کیا۔

مترجم کہتا ہے کہ اصل عبارت میں پانچویں چیز معلوم نہیں ہوتی۔ ظاہراً ایسا ہوگا۔ کہ اس کے عمل کے متعلق کہ وہ کس قسم کا عمل کرتا رہا ہے اور کتاب خصال میں اس پانچویں کے عوض ہے کہ ہم اہل بیتؑ کی محبت کے متعلق

سوال ہو گا۔

پانچ چیزیں پانچ اشخاص سے محال ہیں احترام اور بزرگی فاسق سے تکبر فقیر سے نصیحت دشمن سے محبت حاسد سے وفا عورتوں سے۔ حضرت امیرالمومنین ع سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا پانچ چیزیں مجھ سے یاد کر خدا کی قسم اگر تم اونٹوں پر سوار ہو کر ان چیزوں کے لیے اتنا سفر کرو کہ وہ اونٹ لاغر و کمزور ہو جائیں اور ان کا گوشت ختم ہو جائے تو بھی ان پانچ چیزوں کی مثل نہ مل سکے کوئی شخص سوائے اپنے پروردگار کے کسی سے اُمید نہ رکھے کوئی شخص کسی چیز سے سوائے اپنے گناہ کے نہ ڈرے جب کسی عالم سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جائے کہ جسے وہ نہ جانتا ہو تو خدا بہتر جانتا ہے۔ کہنے سے شرم وحیا نہ کرے جاہل سیکھنے سے شرم نہ کرے۔ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے۔ جو سر کو بدن سے ہے یعنی مصائب میں صبر کرنا ایمان کا سر ہے۔

روایت ہے آپؑ نے فرمایا کہ انسان کی کرم و بزرگی پانچ چیزوں میں ہے زبان میں اس کا کنٹرول ہونا اپنے کام کو پوری توجہ سے انجام دینا۔ اپنے گزرے ہوئے زمانہ پر گریہ کرنا قدیمی دوستوں اور بھائیوں کے حقوق کی حفاظت کرنا اپنے وطن سے محبت کرنا اور آنحضرتؐ تاجروں اور بازار میں کام کرنیوالے لوگوں سے فرماتے تھے۔

اے لوگو پانچ چیزوں سے دور رہو۔ تاکہ خالص حلال تمہیں ملے اور حرام سے چھٹکارا پاؤ اور وہ پانچ چیزیں بیچنے والے کا اپنے مال و متاع کی تعریف کرنا اور خریدنے والے کا اس مال و متاع کی مذمت کرنا۔ بیچتے وقت قسم کھانا اور مال کے عیب کو چھپانا اور حرام سود کھانا

حضرت ابوجعفر باقرؑ سے پانچ چیزوں کے متعلق روایت ہے فرمایا جو جھوٹ بولے اس کا حسن و جمال ضائع ہو جاتا ہے اور جو بدخلقی سے پیش آتے وہ اپنے کو عذاب میں داخل کرتا ہے۔ اور جس پر نعمات الٰہی کا غلبہ ہو جائے وہ خدا کا زیادہ

شکریہ ادا کرے اور جس کو غم واندوہ زیادہ ہو۔ وہ زیادہ استغفار کرے اور جس کو فقر وفاقہ نہیں چھوڑتا۔ وہ زیادہ تر کہے۔ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پانچ چیزیں ایسی ہیں۔ کہ جس میں وہ نہ پائی جائیں۔ اس سے کسی قسم کی اُمید نہ رکھو۔ جس کی طبیعت میں کرم، عادت میں نرمی، زبان میں سچائی، نفس میں فضیلت اور اپنے پروردگار سے ڈرنا۔

آپؑ نے فرمایا بندگان خدا میں سے اچھے وہ لوگ ہیں جن میں پانچ چیزیں جمع ہوں جب کوئی نیکی اور اچھائی کریں تو خوش ہوں۔ اور جب بُرائی کریں تو استغفار اور طلب بخشش کریں اور جب انہیں کچھ دیا جائے تو شکریہ ادا کریں۔ جب کسی مصیبت میں مبتلا ہوں تو صبر کریں جب کوئی ان کی نافرمانی کرے تو اس سے درگزر کریں

ابن عباس سے مروی ہے کہ پانچ چیزیں پانچ چیزوں کا سبب ہیں۔ کسی قوم میں زنا فاش اور عام نہیں ہوگا۔ مگر یہ کہ ان میں موت زیادہ واقع ہوگی۔ اور جب وہ کم فروشی کریں گے۔ تو قحط سالی میں مبتلا ہوں گے۔ اور جب کوئی قوم عہد و پیمان کو توڑے گی تو خداوند عالم ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دے گا۔ اور جب کسی قوم نے زکواۃ ادا نہ کی تو زمین کی برکتیں ہم اُن سے اٹھالیں گے۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ لوگوں کی پانچ صنفیں ہیں۔ ایک صنف وہ ہے جس نے دنیا کو دنیا کے لیے طلب کیا ہے۔ پس یہ لوگ لائق ملامت ہیں اور ان کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں ایک صنف وہ ہے کہ جنہوں نے دنیا آخرت کے لیے طلب کی ہے تو انہوں نے اجر حاصل کیا اور ان پر کوئی ملامت نہیں اور ان پر حساب و کتاب آسان ہے پس وہ زیرک و دانا ہیں۔ ایک صنف ان لوگوں کی ہے جنہوں نے دنیا کو راحت و آسائش و عزت کے لیے ترک کیا ہے ان پر نہ ملامت ہے اور نہ ان

کے لیے اجر و ثواب ہے اور ایک صنف وہ ہے جس نے دنیا کو اس لیے ترک کیا ہے چونکہ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور اس ڈر سے بھی کہ اس میں مشغول رہ کر عبادت خدا سے باز رہیں گے تو یہ لوگ دنیا و آخرت کے بادشاہ ہیں۔

ایک اور شخص نے کہا کہ عقلمند کے لیے پانچ چیزیں واجب ہیں۔ حرص و امید سے دور رہے علم و عمل کے ساتھ اپنے کو وصل کر لے لغزشوں سے اپنے آپ کو دور رکھے موت کا آنا نظر میں رکھے ہمیشہ امید و خوف کے درمیان رہے۔

ایک دانشور نے کہا کہ میں نے دنیا کو دیکھا کہ ان کا سبب پانچ چیزیں ہیں۔ پہلی قضا و قدر، دوسری کوشش و جد و جہد، تیسری خلقت چوتھا جوہر و ذات پانچویں وراثت۔ جو چیزیں قضا و قدر کی وجہ سے ہیں وہ پانچ ہیں۔ اہل وعیال، مال، اولاد، سلطنت اور عمر۔

وہ چیزیں جو جد و جہد سے ہیں وہ بھی پانچ ہیں۔ صنعت، علم، عمل، بہشت، دوزخ،

وہ چیزیں جو خلقت کی وجہ سے ہیں وہ بھی پانچ ہیں۔ کھانا، پینا، سونا، بیدار ہونا اور نکاح کرنا۔

وہ چیزیں جو جوہر و ذات کی وجہ سے ہیں وہ بھی پانچ ہیں نیکی کرنا، نو اصل اور پیوند ہونا، کرم و بزرگی، سچائی، ادائے امانت۔

وہ چیزیں جو وراثت کی وجہ سے ہیں وہ بھی پانچ ہیں۔ جسم ہیئت، جمال، شرف اور زیرکی۔

کسی نے کہا کہ انسان اس وقت تک عالم نہیں ہوتا جب تک اس میں پانچ چیزیں نہ ہوں۔ مشقتوں کو برداشت کرنا علم سیکھنا مکمل اہتمام اور تحصیل علم کی طرف توجہ کرنا کسی ایسے شخص کا ہونا جو اس کے معاملات کی کفایت کرے۔ ایسی قوت کا ہونا جس کے ذریعہ مطالب علم کو استنباط و استخراج کر

سکے۔ ایسا استاد جو اس کا خیر خواہ ہو۔

کہا گیا ہے کہ پانچ چیزیں پانچ چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں آنکھیں دیکھنے سے کان سننے سے عورت مرد سے زمین بارش سے عالم علم سے جاننا چاہیئے کہ انسان پانچ چیزوں سے مانوس ہوتا ہے۔ موافق بیوی، نیک بیٹا ایسا ساتھی جو باوفا ہو عالم کا انس اس کتاب سے ہوتا ہے جسے وہ پڑھتا ہے۔ عابد انس مقام خلوت سے مانوس ہوتا ہے کہ جس میں عبادت میں مشغول رہے۔

پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں افراط و زیادتی انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ عورت، شراب پینا شطرنج نرد وغیرہ سے کھیلنا شکار کرنا۔ بیوقوفوں سے میل جول رکھنا۔

ابن مقفع نے کہا اپنے آپ کو پانچ چیزوں سے باز رکھنے کا نتیجہ پشیمانی ہے ایک یہ کہ جو اپنے آپ کو آخرت کے لیے کام کرنے سے باز رکھے جو تہی داماں ہوا تو وہ پشیمان ہوگا۔ دوسرا وہ جو اپنے بھائیوں اور دوستوں کو چھوڑ دے۔ تو جب حوادثات اور مصیبتیں آئیں گی تو پشیمان ہوگا تیسرا وہ جو دشمن پر قابو پالے اور پھر اسے چھوڑ دے تو جب اس دشمن کے مقابلہ کرنے سے عاجز ہوگا تو پشیمان ہوگا کہ کیوں اسے چھوڑ دیا تھا۔ چوتھا وہ شخص کہ جس کے پاس نیک عورت تھی اسے چھوڑ دیا اور بری عورت سے مبتلا ہوا پس جب اس نیک عورت کو یاد کرے گا تو پشیمان ہوگا پانچواں وہ شخص کہ جس نے دنیا میں گناہ کیا جب موت کا وقت آیا تو وہ پشیمان ہوا۔ کہ کیوں اپنی زندگی گناہوں میں صرف کی تھی۔

اردشیر نے وصیت کی اور کہنے لگا میں تمہیں پانچ چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ جن میں تمہاری جان کی راحت سرور و خوشی کا دوام اور تمہارے امور کی اصلاح ہے۔ پہلی یہ کہ جو تمہاری قسمت میں آیا ہے اس پر راضی اور خوش رہو۔

دوسری یہ کہ زیادہ حرص کو اپنے سے دور رکھو۔ تیسری یہ کہ حسد و رشک کو اپنے سے دور رکھو۔ چوتھی یہ کہ غم و غصہ کو ان چیزوں سے دور رکھو کہ جن کی امید تھی اور وہ حاصل نہ ہوئیں پانچویں یہ کہ ان چیزوں میں کوشش نہ کرو کہ جو پوری نہیں ہوں گی۔ پس جو شخص اپنی قسمت پر خوش وہ ہمیشہ ناراض رہے گا اور جو زیادہ حریص ہو۔ اس کا نفس ذلیل و خوار ہو گا اور جو اپنے سے اونچے شخص پر حسد کرے ہمیشہ وہ غم و غصہ میں رہے گا۔ اور جو شخص محزون اور اندوہناک ہوان چیزوں پر جو اس کے ہاتھ سے نکل گئی ہیں۔ جو اس نے بیفائدہ کا غم خرید لیا ہے۔ تکلیف وہ بوجھ اپنے اوپر لاد لیا ہے اور اپنے دل کو ایسے غموں اور تمناؤں سے پُر کر لیا ہے کہ جن کے بعد راحت و آرام نہیں اور جو کوشش کرے ایسی چیز کے لیے جو پوری نہیں ہوگی۔ تو وہ نتیجتاً حسرت ندامت اٹھائے گا۔

مترجم کہتا ہے کہ مجھے مناسب معلوم ہوا کہ قبرہ کے لطیف کلمات یہاں نقل کروں، کہ جنہیں فاضل دمیری نے خطیب بغدادی سے حیوۃ الحیوان میں نقل کیا ہے اور وہ اس طرح سے ہیں کہ ایک شخص نے قبرہ کا شکار کیا جو ایک چھوٹا سا چڑیا جتنا پرندہ ہے قبر میں قوت گویائی پیدا ہوئی اور اس نے کہا مجھے شکار کرنے سے تیرا کیا مقصد تھا! شکاری نے کہا تاکہ تمہیں ذبح کر کے کھاؤں۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں موٹا تازہ نہیں کر سکتا اور نہ بھوک سے بے نیاز کر سکتا ہوں۔ لیکن میں تجھے تین چیزیں سکھاتا ہوں جو تیرے لیے میرے ذبح کرنے اور کھانے سے تمہارے لیے بہتر ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک اس وقت بتاؤں گا جب تیرے ہاتھ پر بیٹھوں اور دوسری اس وقت جب تو مجھے چھوڑ دے اور میں اڑ کر درخت پر جا بیٹھوں۔ اور تیسری اس وقت بتاؤں گا۔ جب درخت سے پرواز کر کے پہاڑ پر جا بیٹھوں گا۔ اس شخص نے قبول کیا اور کہنے لگا پہلی وصیت بیان کر۔ قبرہ نے کہا اس چیز پر غم و غصہ نہ کھا جو تیرے ہاتھ سے نکل جائے۔ پس چھوٹ کر وہ درخت پر جا بیٹھا اور کہنے لگا دوسری نصیحت یہ ہے کہ جو بات تو سنے وہ اپنی عقل کے سامنے پیش کر ۔ جو چیز عقل و عادت

یں نہ آئے اسے باور و قبول نہ کر یہ بات کہہ کے پہاڑ کے اُوپر جا بیٹھا۔ جب پہاڑ پر جا بیٹھا تو چیخ کر بولا اے بدبخت مجھے مفت یں ہاتھ سے دیا اور جب مجھے تو نے ذبح کیا ہوتا تو میرے پوٹ یں تجھے ایک دُرہ (موتی) ملتا کہ جس کا وزن بیس مثقال تھا۔

اس مرد نے جب یہ بات سنی تو افسوس کرنے لگا اور غم و اندوہ سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگا۔ پھر اس نے کہا اب تیسری نصیحت بتا۔ اس نے کہا میری دو نصیحتوں پر تو نے کون سا عمل کیا ہے کہ تیسری تجھے بتاؤں تو نے اتنی جلدی ان دو کو بھلا دیا ہے۔ یں نے کہا تھا۔ ہاتھ سے نکل جانے والی چیز پر غم و اندوہ نہ کرنا تو غمناک ہوا اور اس چیز پر تو نے افسوس کیا جو تجھ سے چھوٹ گئی۔ یں نے کہا تھا کہ اس چیز کو قبول نہ کر جو تیری عقل یں نہ آئے۔ کیونکہ اگر ہڈیوں اور گوشت سمیت میرا وزن کیا جائے تو بیس مثقال نہیں بنتا۔ تو کس طرح میرے پوٹ یں ایسا موتی ہوتا کہ جس کا وزن بیس مثقال ہو۔

ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور کہا اے بیٹے اپنے آپ کو پانچ چیزوں سے باز رکھو۔ تاکہ تم پشیمان نہ ہو۔ اقتدار حاصل ہونے سے پہلے جلد بازی نہ کرو۔ جب تک دشمن بیکار نہ ہو جائے اس سے ہاتھ نہ اٹھا، پوشیدہ مطلب کو ظاہر نہ کرو۔ جب تک وہ انجام تک نہ پہنچے۔ اہل حسد اور فاسد لوگوں سے مدد طلب نہ کرو۔ ہوا و ہوس اور رغبت نفس کے مطابق نہ چلو اور پانچ چیزوں سے ڈرتے رہو کیونکہ ان کا ساتھ دینے والوں کی سلامتی بہت تعجب خیز ہے صحبت و ہمراہی بادشاہ، دریا کی سواری، عورتوں کو رازوں اور بھیدوں پر امین بنانا، حقیر لوگوں سے فخر و مباہات کرنا اپنے اوپر ایسی چیزوں کا تجربہ کرنا جو خوف آور اور ڈراونی ہوں۔

جان لے اے فرزند جو شخص پانچ چیزوں کو دنیا یں اپنا توشہ قرار دے وہ اپنے مقصد کو پالے گا۔ اور اس کی وحشت انس سے بدل جائے گی۔

اذیت کو روکنا، خوش خلقی، شک و ریب سے دور رہنا۔ عمل نیک اور اچھا ادب۔

اے بیٹا ایسے شہر میں رہنے سے بچو جس میں پانچ چیزیں نہ ہو۔ بادشاہ کا ہر قاضی عادل، بازار رائج، نہر جاری اور طبیب ماہر،

اور جان لے کہ جلانے والی چیزیں پانچ ہیں آگ جو پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ زہر کہ دوا کے ذریعہ اس کی حرارت دور کی جاتی ہے۔ اندوہ غم کہ جس کی حرارت صبر سے ختم ہوتی ہے۔ عشق کہ جس کی حرارت جدائی و فراق سے بجھتی ہے اور پانچویں عداوت و دشمنی کی حرارت ہے کہ کبھی نہیں بجھتی اور نہ خاموش ہوتی ہے۔

چھٹا باب

چھ چیزوں کا بیان

ہمارے آقا جناب رسول خدؐا کا فرمان ہے کہ تم میرے لیے چھ چیزوں کی ضمانت دو۔ تاکہ میں تمہارے لیے بہشت کی ضمانت دوں۔ جب بات کرو تو سچ بولو۔ اپنا وعدہ پورا کرو۔ امانت ادا کرو۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ نامحرموں سے اپنی آنکھیں بند رکھو اور اپنے ہاتھ حرام چیزوں سے روکو۔

آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں چھ چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔ سچ بولو کیونکہ سچ بولنا نجات کے کنارے پر واقع ہے۔ اچھی بات کہو تاکہ اچھائی کے ساتھ پہچانے جاؤ۔ اچھے کام کرو تاکہ اہل خیر میں شمار کیے جاؤ۔ ہر اس شخص کی امانت ادا کرو جو تمہیں امین سمجھے اور تمہارے پاس امانت رکھے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو۔ اگرچہ وہ تم سے قطع رحمی کریں۔ جو تم سے بیوقوفانہ سلوک کرے۔ اس کا بدلہ نیکی کے ساتھ دو۔

فرمایا چھ چیزیں جاہل میں پہچانی جاتی ہیں (یعنی جاہل کی پہچان ہیں) بیجا غصہ میں آجانا، بیفائدہ گفتگو کرنا، بیمحل عطاء بخشش کرنا، افشار راز کرنا، ہر شخص پر اعتماد کرنا۔ دوست و دشمن کو نہ پہچاننا۔

فرمایا۔ سب سے پہلے چھ گناہ کیے گئے محبت دنیا، حب ریاست، محبت مال، محبت طعام، عورتوں کی محبت، سوئے رہنے سے محبت۔

فرمایا یاد رکھو میں تم پر چھ چیزوں سے ڈرتا ہوں۔ بیوقوفوں کی امارت و ریاست،

حکم کرنے پر رشوت لینا، ایسے لوگوں کا خون بہانا جو قرآن کو بمنزلہ نے سمجھتے ہوں۔ یعنی قرآن میں غِنا کرتے ہوں کثرت شرط یعنی پست لوگوں کی کثرت احکامِ الٰہی میں بغیر علم و دانش کے فتوے دینا۔

فرمایا چھ اشخاص سے حزن و ملال جدا نہیں رہتا۔ وہ شخص جس کے دل میں کینہ و بغض ہو۔ وہ شخص جس کے سینے میں حسد ہو وہ شخص جو نئے سرے سے مال دار ہوا ہو۔ وہ تونگر جو فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو۔ کسی رتبہ کا طالب جو اس مرتبہ کے حاصل کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ جو شخص اہل ادب کے پاس بیٹھا ہو لیکن آداب سے واقف نہ ہو۔

عوف بن مالک کہتا ہے کہ میں سرکار رسالتؐ کی بارگاہ میں جنگ تبوک میں حاضر ہوا۔ جب کہ آپؐ ایک قبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپؐ نے میرے پاؤں کی آہٹ سنی تو فرمایا کون ہے میں نے عرض کیا میں عوف بن مالک ہوں۔ اے میرے آقا فرمایا آجاؤ جب میں آپؐ کے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ وضو فرما رہے تھے۔ آپؐ نے مکمل وضو کیا پھر فرمایا۔ قیامت کے آنے سے پہلے تم پر چھ چیزیں واقع ہوں گی۔ پہلی تمہارے نبی کی وفات۔

عوف کہتا ہے یہ بات سن کے مجھے سخت دکھ ہوا کہ جس سے مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا۔

فرمایا کہو ایک میں نے کہا ایک فرمایا دوسری چیز بیت المقدس کا فتح ہونا کہو دو میں نے کہا دو فرمایا تیسرا ایک فتنہ رونما ہو گا جو عرب کے تمام گھروں کو گھیرے گا فرمایا کہو تین میں نے کہا تین فرمایا چوتھی وہ موت ہے جو تمہارے درمیان واقع ہو گی۔ جو تمہیں اس طرح ذبح کرے گی جیسے قصاب گوسفندوں کو ذبح کرتا ہے پانچویں مال دنیا کی محبت تمہارے درمیان عام ہو گی یہاں تک کہ اگر کسی شخص کو سو دینار زرِ سرخ کے دو گے تو وہ راضی نہیں ہو گا اور ناراض ہو گا۔ چھٹی چیز یہ ہے کہ تمہارے اور بنو الاصفر کے درمیان صلح ہو گی۔ پس اسی جھنڈے اور علم جمع ہوں گے۔

کہ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ نے مجھے چھ چیزوں کے متعلق وصیت کی کہ جنہیں میں کسی حالت میں بھی ترک نہیں کروں گا۔ فرمایا کہ اپنے سے پست تر پر نظر رکھوں اپنے سے بالاتر پر نگاہ نہ کروں فقراء سے محبت کروں اور ان کے ساتھ آمد و رفت رکھوں حق بات کہوں اگرچہ تلخ ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں چاہے وہ مجھ سے پشت ہی کیوں نہ پھیر لیں لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگوں اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم زیادہ کہوں۔

حضرت امیر المومنینؑ سے روایت ہے آپ نے چھ چیزوں کو سبب اسلام قرار دیا۔ فرمایا کہ اسلام کو چھ چیزوں کے ساتھ منسوب کروں کہ جنہیں مجھ سے پہلے اور میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے گا۔

پس فرمایا اسلام تسلیم و انقیاد ہے اور تسلیم یقین ہے اور یقین تصدیق ہے۔ اور تصدیق اقرار ہے اور اقرار عمل ہے اور عمل نیت ہے۔

آنجنابؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا۔ ایسے شخص کی صحبت و رفاقت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں چھ چیزیں ہوں جو اگر بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب تو اس سے کوئی بات کرے تو اسے جھٹلائے اگر تو اس کے پاس امانت رکھے۔ تو تجھ سے خیانت کرے اور اگر وہ تیرے پاس امانت رکھے تو تجھے متہم کرے اگر کوئی احسان و نیکی تو اس کے ساتھ کرے تو وہ کفران نعمت کرے۔ اور اگر تجھ پر کوئی احسان کرے تو منت و احسان جتلائے۔

حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ مروت چھ چیزوں میں ہے۔ ان میں سے تین چیزیں سفر سے تعلق رکھتی ہیں اور تین چیزیں حضر سے وہ تین چیزیں جن کا تعلق حضر سے ہے۔ وہ کتاب خدا کی تلاوت مساجد کو آباد رکھنا۔ اللہ کے لیے دینی بھائی بند بنانا اور وہ چیزیں جو سفر سے متعلق ہیں توشہ و زاد کو خرچ کرنا۔ اپنے ساتھی کی عزت کرنا۔ اور خوش خلقی سے پیش آنا۔

آپؑ نے فرمایا چھ گروہ چھ چیزوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے چوہدری قسم کے لوگ تکبر کی وجہ سے۔ تاجر خیانت کی بنا پر فقہا و علماء حسد کی جہت سے دیہاتی نادانی اور جہالت کے سبب سے۔ اہل ریاست و امارت ظلم و جور کی وجہ سے۔

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت ہے فرمایا اپنا حصہ اور نصیب چھ چیزوں سے وصول کر لے کہ وہ چھ چیزوں تک پہنچیں جوانی سے بڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے، صحت و تندرستی سے مرض و بیماری میں مبتلا ہونے سے پہلے، اپنی قوت و طاقت سے ضعف و کمزوری سے پہلے، اپنے مال و دولت سے فقر و فاقہ سے پہلے، آسودگی سے مشاغل سے پہلے، اپنی زندگی سے موت سے پہلے، اور صادقینؑ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا۔

جو شخص بارگاہ ایزدی میں کوئی حاجت رکھتا ہو تو وہ اسے چھ اوقات میں طلب کرے۔ اذان کے وقت، سورج کے زوال کے وقت جو کہ ظہر کا اوّل وقت ہے، مغرب کے بعد نماز وتر میں نماز صبح کے بعد اور بارش برستے وقت۔

فرماتے ہیں چھ اشخاص کی دعا قبول ہوتی ہے۔ امام عادل کی دعا، نیک باپ کی دعا بیٹے کے حق میں۔ نیک بیٹے کی دعا باپ کے حق میں۔ ایک مومن کا دوسرے مومن بھائی کے لیے دعا کرنا جب وہ سامنے موجود نہ ہو اور مظلوم کی دعا خداوند عالم نے فرمایا ہے میں ضرور تیرا انتقام لوں گا اگرچہ کافی زمانہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو اور فقیر کی دعا اس شخص کے حق میں جو اس پر انعام کرے بشرطیکہ مومن ہو۔

لقمان نے اپنی وصیت میں اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند عزیز۔ آج میں تمہیں تاکید کرتا ہوں چھ چیزوں کے متعلق کہ جن میں سے ہر ایک تجھے رضا و خوشنودی خدا کے نزدیک اور غضب خدا سے دور کر دیتی ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت کر اور کسی چیز کو اس کا شریک قرار نہ دے دوسری یہ کہ جو کچھ خدا نے تیرے لیے مقدر کیا ہے اس پر تو خوش رہ چاہے وہ تجھے پسند ہو یا ناپسند، تیسری یہ کہ خدا کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھ، چوتھی یہ کہ لوگوں

کے لیے اس چیز کو پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور ان کے لیے اس چیز کو ناپسند کر جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔ پانچویں یہ کہ اپنے غصّے کو پی جا اور اس شخص سے نیکی کر جو تیرے ساتھ بدی کرے۔ چھٹی یہ کہ ہوا و ہوس کی پیروی چھوڑ دے۔

فرمایا چھ چیزیں چھ چیزوں کی محتاج ہیں۔ اچھی گفتگو کرنا، اس کے قبول کرنے کی محتاج ہے یعنی اگر سننے والا بولنے والے کی کلام سُنے اور اسے قبول کرے تو وہ اچھی گفتگو کر سکتا ہے۔ ورنہ اس سے بات کرنے کی توقع نہ رکھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ سننے والے نے متکلم کو کلام کرنے پر لگایا۔ دوسرا حسب و نسب ادب کا محتاج ہے پس بے ادب لوگوں کا کوئی حسب و نسب نہیں۔ تیسرا سرور خوشی امن و امان کے محتاج ہیں۔ ورنہ خوشی نہیں آسکتی۔ چوتھی قرابت و رشتہ داری صداقت کی محتاج ہے ورنہ کوئی قرابت نہیں۔ پانچواں شرف تواضع و فروتنی کا محتاج ہے چھٹی سرداری اور بزرگی غنی و بے نیازی کی محتاج ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے جب مومن صبح کرتا ہے تو اس کے چھ دشمن ہوتے ہیں اس کا نفس اس کی دنیا شیطان، نادان و بیوقوف، منافق اور کافر اس کا نفس تو لذت و شہوت کے پیچھے لگا ہوتا ہے اور شیطان اسے پھسلانے کے درپے اور دنیا اس کو خراب کرتے ہیں اور نادان اس پر حسد کرتا ہے اور منافق اس کو تکلیف پہنچانے اور کافر اس کو قتل کرنے کے درپے ہوتا ہے۔

ہندوستان کے دانشوروں کا کہنا ہے کہ چھ چیزیں دوام و ثبات نہیں رکھتیں۔ بادل کا سایہ، بُرے لوگوں کی دوستی، مال، حرام عورتوں کا عشق، ظالم بادشاہ اور جھوٹی خبر۔

ایک عالم کا کہنا ہے کہ دنیا کی آبادی اور تعمیر کا باعث چھ چیزیں ہیں پہلی چیز مردوں کا عورتوں سے نکاح کرنے کی طرف میلان و رغبت کرنا جو کہ باعث نسل و بقائے بنی آدم ہے کیونکہ اگر یہ چیز نہ ہوتی اور لوگ عورتوں سے شادی اور

ہمبستری نہ کرتے تو نسل ختم ہو جاتی۔ دوسری چیز اولاد کی محبت ہے جو کہ ان کی تربیت اور ان کے بڑے ہونے کا سبب ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو بچے تربیت یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے تیسری چیز لوگوں میں آرزوں اور تمناؤں کا ہونا کہ جس کی وجہ سے کسب معاش اور تعمیر دنیا پر حرص پیدا ہوتی ہے۔ پانچویں موت کے وقت کا معلوم نہ ہونا۔ کیونکہ اگر انہیں مدت العمر اور موت کے وقت کا علم ہوتا تو دنیا ان پر تنگ ہو جاتی اور حرکات و زحمات سے اپنے کو روکے رکھتے اور نظام دنیا درہم برہم ہو جاتا اور لوگوں کا مختلف الحالات ہونا غنی و فقیر ہیں اور بعض کا دوسرے بعض کا محتاج ہونا کیونکہ اگر یہ چیز نہ ہوتی اور تمام برابر ہوتے تو ہلاک ہو جاتے اور یہ چیز بھی نظام حکمت میں سے ہے۔ چھٹا بادشاہ کا ہونا کیونکہ اگر بادشاہ کی ہیبت اور سطوت نہ ہوتی تو لوگ ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہرج و مرج ہوتی اور ایک دوسرے کو ہلاک کر دیتے۔

ایک حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور کہنے لگا اے بیٹا چھ چیزیں انسان کے لیے بہت سخت ہیں اپنے آپ کو اور اپنے عیوب کو پہچاننا۔ اپنے راز کو پوشیدہ رکھنا شہوت کو اپنے سے دور رکھنا اپنی خواہشات کی مخالفت کرنا بے فائدہ گفتگو نہ کرنا۔

چھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کی کوئی طاقت نہیں رکھتا مگر وہ کہ جس کا نفس شریف ہو۔ جب نعمت دنیا اس کا رخ کرے۔ تو اپنی حالت و کیفیت پہ باقی رہنا اور بڑی مصیبت پر صبر کرنا۔ جو اس پر وارد ہو اور نفس کو عقل کی طرف پھیرنا جب کہ وہ شہوت کا رخ کرے ہمیشہ راز کو چھپانا بھوک پر صبر کرنا اور ہمسایہ کی اذیت کو برداشت کرنا۔ جان لو کہ انسان کی فضیلت چھ چیزوں میں ہے اپنے جیسے لوگوں سے دوستی کرنا، دشمنوں سے نرمی اور مدارات برتنا، گری ہوئی باتوں سے بچنا۔ ہلاکت میں گرنے سے اپنے آپ کو بچانا۔ اپنے غصہ کو پی جانا اور فرصت و مہلت کو ہاتھ سے نہ جانے دینا جان لو کہ سخی وہ ہے۔ جس میں چھ چیزیں ہوں دیتے وقت

خوش ہو، اور قصد قربت سے اور جس کو کچھ دیا ہے۔ اس پر منت و احسان نہ جتلانا اور اسے اذیت و تکلیف نہ دینا اور اس سے عوض دنیوی نہ چاہنا اور جب کچھ دے تو سمجھے کہ اس پر ایک فریضہ تھا جسے اس نے ادا کیا ہے اور یہ اعتقاد رکھے کہ جس نے اس کے عطیہ کو قبول کیا ہے۔ اس کے حق کو اس نے پورا کیا ہے۔

فرمایا اے بیٹے تجھے چھ چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ علم و ادب کی تکمیل ان چھ چیزوں میں ہے۔ پہلی یہ کہ اپنے سے اونچے شخص کیسا تھ جھگڑا اور دشمنی نہ کرو۔ دوسری یہ کہ جو چیز تمہیں معلوم نہیں وہ نہ کہو۔ تیسری یہ کہ جو چیز تیرے بس میں نہیں وہ عطا نہ کرو۔ یعنی وعدہ عطا نہ کرو، چوتھی یہ کہ تمہاری زبان تمہارے دل کی مخالف نہ ہو۔ چھٹی یہ کہ جب کوئی معاملہ تیری طرف بڑھے اسے جانے نہ دو اور جب تیری طرف پشت کرے تو اسے طلب نہ کرو۔ اے بیٹا جلد بازی سے بچو کیونکہ عرب جلد بازی کو پشیمانی کی ماں کہتے ہیں اور یہ اس لیے کہ جلد بازی میں چھ بری چیزیں ہیں کیونکہ جلد باز کسی بات کو جاننے سے پہلے کہتا ہے سمجھنے سے پہلے جواب دینا شروع کر دیتا ہے۔ افعال میں غور و فکر کرنے سے پہلے ان کا عزم و ارادہ کرتا ہے اور توڑ دیتا ہے۔ قبل اس کے کہ اندازہ لگائے تعریف کرتا ہے تجربہ کرنے سے پہلے۔ کسی چیز کی حد معلوم کرنے سے پہلے مذمت کرتا ہے۔ اور یہ چیزیں نہیں ہوتیں مگر ایسے شخص میں جو صاحب پشیمانی ندامت ہو اور سلامتی اور درستی سے خارج ہو۔

جان لو کہ چھ چیزیں غم کو دور کرتی ہیں۔ علماء کی گفتگو توجہ سے سننا، دوستوں سے باتیں کرنا، سبزہ زار کی سیر کرنا۔ جاری پانی کے کنارے بیٹھنا، مصیبت زدوں کی پیروی کرنا۔

جان لو اے بیٹے جو شخص چھ چیزوں کی وجہ سے مرجائے تو ایسا ہے جیسے اُس نے خودکشی کی ہو پہلا وہ شخص جو ایسا کھانا کھانے کی وجہ سے مرجائے جس

نے بار ہا وہ چیز کھائی ہو اور اس کے مزاج کے مطابق نہ ہو۔ دوسرا وہ شخص جو اتنا زیادہ کھانا کھائے کہ جس کو اس کا معدہ برداشت نہ کر سکے۔ تیسرا وہ شخص جو پہلا کھانا ہضم ہونے سے پہلے کھانا کھالے چوتھا وہ شخص جسے معلوم ہو کہ اس کے بدن کے بعض اخلاط ہیجان میں آجائیں گے۔ اور وہ ان کا علاج انہیں سکون پہنچانے والی دواؤں سے نہ کرے پانچواں وہ شخص جو بول و براز کو طویل عرصہ تک روکے رکھے اور جب اسے ضرورت محسوس ہو اس وقت بیت الخلا میں نہ جائے چھٹا وہ شخص جو خشتناک جگہ میں تنہا رہے۔

جان لو کہ چھ چیزیں ایسی ہیں کہ جب انسان ان پر خوش اور راضی ہو جائے تو اس کی دنیا اور دین پاک وصاف رہیں گے جو اپنی مصیبت پر منزل پر بیوی پر، اپنی معیشت و گزر اوقات پر، اور جو کچھ خدا نے اس کی قسمت میں رکھا ہے اور جو کچھ خدا نے تقدیر کی۔ اور اس پر حکم کیا۔ ان پر راضی ہو۔ اگرچہ یہ چیزیں ناگوار ہوں اور اس کی آرزو کے خلاف ہوں۔

مترجم کہتا ہے مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ چھ جملے بیاں کروں جو ابراہیم ادھم سے منقول ہیں اور وہ اس طرح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے کہ ایک دفعہ چند ابدال میرے ہاں مہمان ہوتے تو میں نے ان سے کہا کہ کوئی ایسی وصیت بلیغ مجھے کرو کہ جس کی وجہ سے میں خدا سے اس طرح ڈروں جس طرح تم خدا سے ڈرتے ہو۔ انہوں نے کہا چھ چیزیں یاد رکھو۔ پہلی یہ کہ جو زیادہ باتیں کرے تو وہ رقت قلبی کی امید نہ رکھے اور جو زیادہ سوئے وہ نماز تہجد کی آرزو نہ رکھے۔ تیسرا یہ کہ جو لوگوں سے زیادہ میل جول رکھے وہ حلاوت عبادت کی امید نہ رکھے۔ چوتھا یہ کہ جو ظالم کو پسند کرے وہ استقامت دین کی طمع نہ رکھے۔ پانچواں یہ کہ جو غیبت اور جھوٹ کی عادت بنالے تو اسے یہ امید نہیں ہونی چاہیئے کہ وہ باایمان دنیا سے جائے گا۔ چھٹا یہ کہ جو لوگوں

کی رضا و خوشنودی کا طالب ہے۔ وہ خدا کی رضا و خوشنودی کی اُمید نہ رکھے۔

ابراہیم کہتا ہے کہ جب میں نے اس موعظہ میں غور و فکر کی تو مجھے علم اولین و آخرین اس میں نظر آیا۔

ساتواں باب

سات چیزوں کا بیان

رسول خدا نے فرمایا سات اشخاص ایسے ہیں کہ جنہیں خداوند اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے گا اس دن کہ جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

ان میں سے پہلا امام عادل ہے اور باقی چھ اشخاص ہیں سے ایک وہ جوان ہے کہ جس کی نشو ونما عبادت خدا میں ہوئی ہو وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور اس کا دل مسجد کی فکر میں ہو یہاں تک کہ مسجد کی طرف پلٹ آئے اور وہ اشخاص جو ایک دوسرے سے خدا کے لیے دوستی رکھیں۔ اور ایک دوسرے کے پاس جمع ہوں اور خدا کے لیے جدا ہوں۔ وہ شخص جو تنہائی میں خدا کو یاد کرے اور اس کے آنسو جاری ہوں وہ شخص کہ جسے صاحب حسن وجمال عورت اپنی طرف بلائے اور وہ مرد کہے کہ میں تو خدا سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جو چھپا کے صدقہ دے۔ یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

امام حسینؑ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا مجھے میرے پروردگار نے سات چیزوں کی وصیت کی ہے اور وہ چیزیں یہ ہیں۔ خلوت وجلوت میں خلوص کے ساتھ کوشش کروں جو مجھ پر ظلم کرے اسے معاف کردوں۔ جو مجھے محروم کر دے اسے عطا کروں۔ اس شخص سے صلہ رحمی کروں جو مجھ سے قطع رحمی کرے اور یہ کہ میری خاموشی غور وفکر ہو۔ اور میری گفتگو ذکر الٰہی ہو

اور میرا دیکھنا ازروئے عبرت ہو۔

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خداؐ سے سُنا کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص سات آدمیوں پر والی و حاکم بنایا جائے اور ان کے درمیان عدالت نہ کرے اور میری سنت کے مطابق عمل نہ کرے تو وہ خدا کی ملاقات اس حالت میں کرے گا۔ کہ خدا اس پہ ناراض ہوگا اور رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ یقیناً میں لعنت کرتا ہوں۔ ان سات اشخاص پر کہ جن پر خدا اور ہر مستجاب الدعا لعنت کرتا ہے اور وہ سات افراد یہ ہیں۔ وہ جو کتاب خدا میں زیادتی کرے۔ وہ جو تقدیر الٰہی کو جھٹلائے وہ شخص جو میری سنت کی مخالفت کرے وہ شخص جو اس چیز کو حلال سمجھے جسے خدا نے حرام کیا ہے وہ شخص جو اس چیز کو حرام سمجھے جسے خدا نے حلال کیا ہے وہ شخص جو قہر و غلبہ سے لوگوں پر مسلط ہو جائے اور وہ شخص جو مسلمانوں کے مال غنیمت کو (خود) صرف کرے۔

براء بن عازب کا بیان ہے کہ ہمیں رسول خداؐ نے سات چیزوں کا حکم دیا۔ پہلا حکم ہمیں بیماروں کی عیادت کا دیا۔ جنازوں کی تشییع، افشائے سلام، مسلمانوں کی دعوت کو قبول کرنا، ان کے چھینک لینے کے وقت دُعا کرنا۔ مظلوم اشخاص کی مدد کرنا۔ ان کی قسم کو قبول کرنا۔ یعنی اگر کوئی مسلمان کسی چیز پر قسم کھاتے تو اسے قبول کرے اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے ہمیں منع فرمایا۔ سونے کی انگوٹھی پہننے سے، ریشم اور ان مصری کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا۔ جن میں ریشم ملا ہوتا ہے یا اس سے مضلع کپڑے مراد ہیں کہ جن میں خطوط ہوتے ہیں اور استبرق کے استعمال سے منع فرمایا اور وہ ایسا کپڑا ہے کہ جس میں سونے کی تاریں ہوتی ہیں یا ریشم کی ایک قسم ہے اور دیبا وحمرہ کی زین پہ سوار ہونے سے منع فرمایا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ سات چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا ثواب انسان کے مرنے کے بعد بھی لکھا جاتا ہے۔ وہ شخص جو درخت بوئے یا کنواں کھودے یا نہر جاری کرے یا مسجد بنائے یا قرآن مجید ہاتھ سے لکھے۔ اور چھوڑ

جائے یا کوئی علم اپنی طرف سے چھوڑ جائے یا نیک بیٹا اپنے پیچھے چھوڑ جائے جو اس کے لیے استغفار کرے۔

رسول خداؐ نے فرمایا سات چیزیں سات چیزوں کے لیے آفت ومصیبت ہیں سخاوت کی آفت منت رکھنا ہے۔ جمال کی آفت تکبر اور خود پسندی ہے۔ گفتگو کی آفت جھوٹ ہے علم کی آفت بھول جانا ہے۔ عبادت کے لیے آفت سستی اور سکون کرنا ہے اور ظرافت اور خوش طبعی کی آفت لاف وگذا ہے اور حسب ونسب کی آفت فخر کرنا ہے۔

فرمایا کبیرہ گناہ سات ہیں۔ پہلا خدا کا کسی کو شریک قرار دینا دوسرا نفس محترم کو قتل کرنا یعنی ناحق کسی شخص کو قتل کرنا۔ تیسرا یتیم کا مال کھانا۔ چوتھا والدین کا عاق ہونا اور ان پر جفا کرنا پانچواں کسی پاکدامن عورت کی طرف بری نسبت دینا چھٹا جنگ واجب سے بھاگ جانا ساتواں ہم اہل بیتؑ کے حق کا انکار کرنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ نویں باب میں گناہان کبیرہ کی تعداد کے متعلق علماء کی آراء بیان کی جائیں گی۔ سات چیزیں بغیر سات چیزوں کے اپنے نفس کے ساتھ استہزا اور تمسخر ہیں۔ جو شخص زبان سے استغفار کرے اور دل میں پشیمان نہ ہو تو وہ اپنے سے مزاح کرتا ہے۔ جو شخص خداوند عالم سے اچھے کاموں کے لیے توفیق کا مطالبہ کرے لیکن کوشش نہ کرے اور جو شخص درپے احتیاط ہو لیکن بچاؤ نہ کرے جو شخص خدا سے جنت طلب کرے لیکن شدائد اور سختیوں میں صبر نہ کرے جو شخص خدا سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگے لیکن شہوات دنیویہ کو ترک نہ کرے جو شخص موت کو ذکر کرے لیکن مرنے کی تیاری نہ کرے اور جو شخص ذکر خدا کرے لیکن دنیا میں ملاقات خداوندی کا مشتاق نہ ہو ان تمام چیزوں کے متعلق فرمایا کہ یہ اپنے سے استہزا کرنا ہے۔

حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا سات چیزیں ایسی ہیں کہ جو شخص انہیں اپنائے اس نے حقیقت ایمان کو کامل کیا ہے اور اس کے

لیے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ جو شخص وضو کامل کرے اور صحیح طریقہ پر نماز ادا کرے اپنے مال کی زکواۃ دے غصہ کو پی جائے اپنی زبان کو بند رکھے۔ دین کو پورے طور پر سمجھے۔ اہل بیت رسالتؐ کے لیے ادائے نصیحت کرے یعنی ان سے محبت رکھے اور کردار و گفتار میں ان کی پیروی کرے۔

آنحضرتؐ سے روایت ہے فرمایا سات چیزیں اپنے حاملین کی عقل کی مقدار پر دلالت کرتی ہیں۔ ایک مال ہے کہ جس سے صاحب مال کی عقل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے دوسری حاجت ہے تیسری چیز مصیبت ہے کہ جس سے مصیبت زدہ کی عقل کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ چوتھی چیز غصہ و غضب ہے۔ جو غضب ناک کی عقل کی دلیل ہے۔ پانچویں چیز کتاب اور خط ہے کہ جس سے لکھنے والے کی عقل کا اندازہ ہوتا ہے چھٹا پیغام لانے والا ہے۔ جس سے پیغام بھیجنے والے کی عقل کا اندازہ ہوتا ہے۔ ساتواں ہدیہ ہے کہ جو ہدیہ بھیجنے والے کی عقل پر دلالت کرتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ سات چیزیں سات چیزوں کی وجہ سے قائم رہ سکتی ہیں۔ عورت شوہر سے، بیٹا باپ سے، شاگرد استاد سے رعیت بادشاہ سے، بادشاہ عقل سے عقل دلیل سے اور اطاعت خدا خواہشات نفسانی کی مخالفت سے ضروری ہے کہ بادشاہ کے لیے سات چیزیں ہوں۔ قابل اعتماد وزیر جو کہ اس کا محرم راز ہو۔ مضبوط قلعہ کہ جب اس میں پناہ لینے کی ضرورت محسوس ہو تو اس میں پناہ لے سکے۔ تیز رفتار گھوڑا تاکہ جب سوار ہونے کی ضرورت ہو تو اسے خوف نہ ہو کہ وہ خیانت کرے گا جواہرات کا ذخیرہ کہ جو وزن میں کم اور قیمت میں زیادہ ہوں تاکہ جب مصیبت آن پڑے تو انہیں اپنے اوپر صرف کرے خوب صورت بیوی رکھتا ہو کہ جب اس کے پاس حالت غصہ و اندوہ و غم میں جائے تو اس کا حلم و غم زائل ہو جائے۔ باورچی اس کے پاس ہو تاکہ جس کھانے کی اسے خواہش ہو۔ وہ اس کے لیے تیار کرے۔

کوئی شخص کسی دانشور کے پیچھے سات چیزوں کے سیکھنے کے لیے گیا اور اسے کہنے لگا کہ میں تیرے پیچھے اس لیے آیا ہوں کہ مجھے ان چیزوں میں سے کچھ تعلیم دے کہ جن کا علم تجھے خداوند عالم نے دیا ہے۔ پس اس سے سوال کیا کہ کون سی ایسی چیز ہے جو آسمان سے زیادہ بھاری زمین سے زیادہ وسیع ہے۔ دریا سے زیادہ غنی پتھر سے زیادہ سخت کیا ہے اور کون سی چیز آگ سے زیادہ گرم اور کون سی چیز برف سے زیادہ ٹھنڈی ہے اور یتیم سے زیادہ کمزور کون ہے۔

دانشور نے جواب میں کہا کہ بے گناہ پر بہتان باندھنا آسمان سے زیادہ بھاری ہے۔ حق زمین سے زیادہ وسیع ہے قناعت کرنے والے شخص کا دل دریا سے زیادہ غنی اور کافر کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ حریص کا سینہ آگ سے زیادہ گرم ہے اور جسے خدا پر بھروسہ ہے اس کا دل برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے چغل خور یتیم سے زیادہ کمزور اور بے چارہ ہے۔

ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور کہا اے بیٹا سات چیزوں میں کوئی اچھی نہیں مگر یہ کہ سات چیزوں سے ملی ہوں۔

قول میں کوئی خوبی بغیر عمل کے نہیں۔ اور شکل و صورت میں بغیر عقل کے اور بادشاہی میں بغیر جود و سخا کے دوستی میں بغیر وفا کے فقہ و دین فہمی میں بغیر ورع و پرہیزگاری کے عمل میں بغیر نیت کے زندگی میں بغیر صحت و امن کے۔

جان لو کہ سات چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا انجام عقل کو فاسد کر دیتا ہے۔ کفایت، پورے طور پر مکمل ہونے سے پہلے کام کو چھوڑ دینا۔ تعظیم و اجلال میں حد سے تجاوز کرنا۔ فکر و نظر کو بیکار چھوڑ دینا۔ سیکھنے اور تعلیم حاصل کرنے کو ننگ و عار سمجھنا شراب پینا، عورتوں کے پاس ہر وقت رہنا۔ بیوقوف لوگوں سے میل جول رکھنا۔

اے بیٹا سات چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو مکمل چھوڑنا اچھا نہیں۔ یعنی ان سے

دستبرداری کر لینا۔ اور ان کی قدر نہ کرنا وہ سات چیزیں یہ ہیں۔

تیری بیوی جب تک وہ تیری ہمساز اور موافق رہے۔ تیری معیشت وگذران جب تک تیرے لیے بقدر کفایت ہو۔

تیسرا مکان جب تک تیرے لیے کفایت اور وسعت رکھتا ہو۔ تیرا لباس جب تک تیرے بدن کو ڈھانپے رہے۔ تیرا گھوڑا جب تک تجھے اٹھائے رکھے تیرا ساتھی۔ جب تک تیرے ساتھ منصفانہ رویہ رکھے تیرا ہم نشین جب تک تیری کوتاہیوں سے چشم پوشی کرے اور جان لے کہ تیرے بیٹے کے تجھ پر سات حق ہیں۔

اس کے لیے اچھی ماں کا انتخاب کر یعنی جب شادی کرنے لگے تو پاک دامن خاندانی شریف عورت کا انتخاب کر۔ تاکہ جس سے وہ پیدا ہو۔ اچھی خاتون پر اس کا اچھا نام رکھ۔ اس کے لیے اچھی دایہ تلاش کرے۔ اسے قرآن مجید اور حساب کی تعلیم دے اور تیراکی سکھا۔

جان لے کہ تیرا ساتھی اس وقت تک ساتھی نہیں ہو سکتا جب تک سات چیزوں میں تیری نگہبانی اور رعایت نہ کرے۔

تیری بیوی میں، تیری اولاد میں، تیری غربت و فقیری میں، تیری بیماری میں، اور تیری غیبت یعنی مسافرت میں اور تیرے مرنے کے بعد۔

اٹھواں باب

آٹھ قسم کی چیزوں کا بیان

ہمارے آقا رسول خدؐا سے روایت ہے

آپؐ نے فرمایا آٹھ چیزیں ایسی ہیں کہ میری امت میں سے جو شخص ان پر عمل کرے تو خداوند عالم اسے انبیاء و صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ محشور کرے گا۔

عرض کیا گیا اے اللہ کے رسولؐ وہ آٹھ چیزیں کیا ہیں فرمایا جو شخص کسی حج کرنے والے کو زادراہ دے۔ اس بیکس کی فریاد رسی کرے جو فریاد رسی کا خواہاں ہو، غلام کو آزاد کرے۔ یتیم کی تربیت کرے۔ گمراہ کی ہدایت کرے۔ بھوکے کو سیر کرے۔ پیاسے کو سیراب کرے۔ اس دن روزہ رکھے جو بہت گرم ہو۔

فرمایا کیا تمہیں ایسے شخص کے متعلق خبر دوں جو تمہاری نسبت مجھ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسولؐ فرمایا وہ شخص ہے جس میں آٹھ چیزیں ہوں۔ جس کے اخلاق تم سے زیادہ اچھے ہوں، حلم و بردباری زیادہ اپنے عزیزوں سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو، اپنے دینوی بھائیوں سے زیادہ قربانی کرنے والا ہو، حق پر زیادہ صبر کرنے والا ہو، زیادہ غصہ کو پی جاتے والا ہو، زیادہ معاف کرنے والا اور زیادہ منصف مزاج ہو۔

رسول اکرمؐ نے آٹھ عورتوں پر لعنت فرمائی وہ عورت جو دوسری عورت کے

چہرے کے بال اکھاڑے جنہیں اصطلاح میں زنان ایسمان بند کہتے ہیں۔ وہ عورت جس کے چہرے کے بال اکھاڑے جائیں۔ وہ عورت جو دوسری عورتوں کے دانتوں کو تیز اور باریک کرے۔ تاکہ اسے جوان بنا دے۔ وہ عورت جس سے یہ عمل کیا جائے۔ وہ عورت جو دوسری عورتوں کے بدن میں سوئیاں چبھوتی ہے۔ اور اسی میں سرمہ ڈال دے۔ تاکہ اس سے زینت ہو کہ اصطلاح میں انہیں خال بنانا کہتے ہیں۔ اور وہ عورت کہ جس سے یہ معاملہ کیا جائے۔

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ میں آٹھ اشخاص کو سلام نہیں کرتا اور نہ ان سے مصافحہ کرتا ہوں اور نہ ان کے بیماروں کی عیادت کے لیے جاتا ہوں اور نہ ان کی تشییع جنازہ کروں گا۔ وہ آٹھ اشخاص یہ ہیں۔

یہودی، نصرانی، مجوسی، وہ شخص کہ جن کی خوش طبعی اور دوسروں سے مذاق ماں کی گالی ہو اور وہ جو پاکدامن عورتوں کی طرف فحاشی کی نسبت دیں اور وہ شخص جو ایسے دستر خوان پر بیٹھے کہ جہاں شراب پی جاتی ہو۔ وہ شخص قطع رحمی کرے اور وہ شخص جو ولایت و محبت اہل بیت سے بیزار ہو۔

فرمایا اے اللہ کے بندو تم پر آٹھ چیزیں ضروری ہیں۔ بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں پر رحم کرو۔ کمزور قرض دار غلام مکاتب اور مسکین کی مدد کرو، مظلوم کا ساتھ دو اور مفروض کو عطا کرو۔

فرمایا آٹھ اشخاص ایسے ہیں کہ اگر وہ ذلیل و خوار ہوں تو اپنے آپ کو ملامت کریں۔ ایک وہ شخص جو ایسے دستر خوان پر بیٹھے کہ جس پر اسے نہ بلایا گیا ہو۔ وہ شخص جو مالک مکان پر فرمانروائی کرے۔ وہ شخص جو اپنے دشمنوں سے حق کا مطالبہ کرے۔ وہ شخص جو فضل و بخشش کمینے اور پست لوگوں سے طلب کرے وہ شخص جو دو اشخاص کی بات میں آن پڑے جب وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوں وہ شخص جو بادشاہ کی شان کو خفیف سمجھے۔ وہ شخص جو ایسی جگہ بیٹھے کہ جس کی اہلیت نہ رکھتا ہو وہ شخص جو ایسے آدمی سے بات کرے جو

اس کی بات نہیں سنتا ہے۔

حضرت امام حسنؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا کہ حلم و بردباری زینت ہے وقار مروت، صلہ رحمی و پیوند کرنا نعمت ہے۔ تکبر کرنا بے محل لاف زنی ہے جلد بازی کرنا نادانی ہے۔ سفاہت کمزوری رائے زنی کی سستی ہے۔ تملق و اضطراب عجز و ناتوانی کا پیش خیمہ ہے۔ اہل فسق و فجور کے پاس بیٹھنا شک و گمان بد کا باعث ہے۔

حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا مومن کے لیے مناسب ہے کہ اس میں آٹھ صفات ہوں۔ جب جنگیں اور مصیبتیں لوگوں کو جھنجوڑیں تو باوقار ہو ابتلا و آزمائش کے وقت صبر کرے۔ خوشحال زندگانی میں شکر کرے۔ جو خدا نے اسے روزی دی ہے۔ اس پر قناعت کرے دشمنوں پر ستم نہ ڈھائے دوستوں کی مشقت کو برداشت کرے ہمیشہ اس کا بدن تعب و رنج میں ہو۔ اور لوگ اس سے راحت میں ہوں۔

فرمایا جب خدا کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل میں آٹھ چیزیں ڈال دیتا ہے۔

عرض کیا گیا وہ کیا ہیں؟

فرمایا محرمات خداوندی سے آنکھیں بند کرنا، خوف خدا، شرم و حیا، نیک عادت پر اپنے کو وارد کرنا، صبر کرنا، امانت ادا کرنا، سچ بولنا اور سخاوت کرنا!

فرمایا آٹھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو خدا عطا فرمائے تو ان پر اپنی نعمت کو تمام اور کرامت کو مکمل کیا ہے۔ وسیع مکان، ذریعہ آمدنی زیادہ اور اچھا، موافق ملازم و نوکر ایسا شہر کہ جس میں امن و امان ہو۔ ایسا ہمسایہ جو اسے تکلیف نہ پہنچائے۔ صحت و سلامت مومن بھائی اور نیک بیوی اور مکمل فرمائے خدا ان نعمات کو سعادت و عافیت کے ساتھ یعنی ان چیزوں کے ... وہ مصائب اور بیماریاں بھی اس سے دور رکھے۔

روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے سامنے آپؐ کے ایک اصحابی نے سیر و سیاحت کی بات چھیڑی تو آپؐ نے فرمایا. جس سیر و مسافرت کا حکم دیا گیا ہے وہ آٹھ قسم کی ہے۔ دو سال ماں باپ سے نیکی کرنے کے لیے، دو میل تشیع جنازہ کے لیے، تین میل دعوت مہمانی کے لیے، چار میل اس دوست کی زیارت کے لیے. جاؤ جس سے خدا کے لیے دوستی کی ہو، پانچ میل کسی مظلوم کی مدد کے لیے سفر کرو۔ چھ میل اس بیچارہ اور فریاد کنندہ کے لیے سفر کرو جو فریاد رسی چاہتا ہو۔

حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا۔ آٹھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں وہ پائی جائیں خدا اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور اپنی رحمت کا سایہ اس پر پھیلا دے گا۔ جو شخص یتیم کو اپنے ہاں جگہ دے، جو شخص اپنے ماں باپ سے نیکی اور احسان کرے، جو اپنے بیٹے کی اچھی تربیت کرے، جو اپنے غلام سے نرمی برتے، جو کمزور پر رحم کرے، جو شخص اپنے معاملہ میں انصاف سے کام لے۔ جو شخص ہر ایک سے نیکی کرے، جو اپنے اخراجات میں وسعت پیدا کرے۔

کسی ایک امامؑ سے روایت ہے کہ آٹھ آدمیوں کی نماز اور دعا قبول نہیں ہوتی۔ وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ جائے۔ جب تک لوٹ کے نہ آئے، وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اور اس کا شوہر اس پر غضبناک ہو، وہ شخص جو زکواۃ ادا نہ کرے، وہ لڑکی جو بالغ ہو جانے کے باوجود چادر سر پر حالت نماز میں نہ لے، وہ پیشنماز جو کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتا ہو۔ حالانکہ وہ اسے پسند نہ کرتے ہوں، عاق و نافرمان والدین اور وہ شخص جو حق اہل بیت کا منکر ہو۔

روایت میں ہے کہ آٹھ چیزیں انبیاء اور ائمہ علیہ السلام کے اخلاق میں سے ہیں۔ نیکی کرنا، سخاوت کرنا، سختی کے وقت صبر کرنا۔ حق مومن کے

ادا کرنے میں قیام کرنا مسواک کرنا، مہندی لگانا۔ ہمیشہ عطر و خوشبو استعمال کرنا۔ اور نکاح کرنا۔

منقول ہے کہ لوی بن غالب (جو کہ جناب رسول اکرمؐ کے اجداد میں سے تھے) انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ اپنی اولاد میں سے کسے زیادہ چاہتی ہو تو اس نے کہا کہ جس میں آٹھ چیزیں موجود ہوں۔

جس کی عقل میں جہالت کا راستہ نہ ہو، جس کا حلم و بردباری سفاہت و بیوقوفی سے ملا ہوا نہ ہو۔ جس کی زبان بولنے سے عاجز نہ ہو، جس کے یقین کو ظن و گمان فاسد نہ کریں جو والدین سے نیکی اور احسان کرنے کو حقوق و نافرمانی سے باطل نہ کرے جو بخشنے میں بخل سے کام نہ لے، جو نیکی کرنے کے بعد منت و احسان نہ جتلائے، جس میں خوف و ڈر نہ ہو۔

لوی نے کہا تیرے بیٹوں میں سے کون ان صفات کا مالک ہے۔ اس نے کہا کعب۔

کسی کا کہنا ہے کہ آٹھ صفات ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ ایسے اشخاص میں سے ہے۔ کہ جس پر خدا نے گراں بار نعمات کا فیضان کیا ہے۔

پہلی، رفق و نرمی ہے،

دوسری، اپنے نفس کی پہچان اور اس کی حفاظت وصیانت ہے۔

تیسری، جب بادشاہوں کی صحبت میں رہے تو ایسا کام کرے کہ وہ اس پر خوش رہیں۔

چوتھا یہ کہ جب بادشاہوں کے دروازے پر جاتے تو با ادب اور چرب زبان ہو۔

پانچویں یہ کہ اپنے راز غیر سے چھپائے اور انہیں فاش نہ کرے۔

چھٹا، یہ کہ بات کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔

ساتویں، یہ کہ اپنے دوستوں کو پہچانے اور اسے معلوم ہو کہ ان میں سے محرم راز بننے کی کس میں صلاحیت ہے۔

آٹھویں، یہ کہ کسی محفل میں ایسی بات نہ کہے کہ جو اس سے نہ پوچھی گئی ہو، اور ایسی بات نہ کہے کہ جس کو واضح نہ کر پائے۔

کسی زاہد و پرہیز گار نے کسی قاضی سے کہا کہ میں یہ چاہتا تھا کہ تو اپنے آپ کو لوگوں کے درمیان حکم کرنے اور فیصلے دینے سے بچاتا۔ بس اب چونکہ تو اس میں مبتلا ہو گیا ہے۔ لہذا اپنے سے آٹھ چیزوں کو دور رکھ۔ ملامت کرنے والوں کی ملامت کا برا نہ منانا تعریف و ستائش کو نہ چاہنا۔ عادلانہ حکم کرنے سے نہ ڈرنا، مشورہ کرنے سے عار محسوس نہ کرنا اگرچہ تم دانا اور عاقل ہو۔ جب حق معلوم ہو جائے تو حکم کرنے میں توقف نہ کرنا اور غصہ کی حالت میں فیصلہ صادر نہ کرنا اپنے ہوا و ہوس اور خواہشات کی پیروی نہ کرنا، کسی کی شکایت نہ سننا۔ جب کہ اس کا مدمقابل موجود نہ ہو۔

ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور کہا کہ اسے بیٹا۔ آٹھ چیزوں کے ذریعہ اپنے آپ کو آٹھ چیزوں سے بچا۔ گفتگو میں میانہ روی اور اعتدال کو اختیار کر تاکہ تیرے ہمنشین اس سے اکتا نہ جائیں۔ غور و فکر کر کے بات کر تاکہ غلطی نہ کر بیٹھے اپنے الفاظ میں غور کر تاکہ سخت اور برا کلمہ نہ کہہ جائے۔ انصاف سے کام لو تاکہ ظلم و ستم نہ کرے اپنی جانب کو نرم و ہموار رکھو تاکہ جفا نہ کرو۔ اظہار دوستی کے ذریعہ دشمنوں کے کینوں سے اپنے کو محفوظ رکھو۔

تکبر و سرکشی سے لوگوں کے نزدیک ہو کر اور معاملات میں میانہ روی اختیار کر کے عیوب سے آلودہ ہونے سے اپنی حفاظت کرو۔

جان لو کہ جس میں آٹھ چیزیں ہوں گی خداوند عالم کی طرف سے اس کے لیے آٹھ چیزیں ہیں۔

جو شخص خدا سے ڈرے خدا اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جو شخص خدا پر توکل

کرے خدا اس کے معاملات کی کفایت کرے گا۔ جو شخص خدا کے لیے قرض دے خدا اسے پورا کرے گا جو خدا سے سوال کرے خدا اسے عطا فرمائے گا۔ جو کسی نعمت پر شکر ادا کرے۔ خدا اس پر اس نعمت کو زیادہ کرے گا۔ جو شخص ایسی چیز پر عمل کرے جو خدا کی خوشنودی کا باعث ہے۔ خدا بھی اسے خوش کرے گا۔

جو شخص محارم الٰہی سے اپنے آپ کو بچائے۔ خدا اس پر عطا و بخشش کرے گا۔ جو راہ خدا میں خرچ کرے خدا اس کا بدلہ اسے دے گا۔

کہا گیا ہے کہ آٹھ چیزیں نفع مند نہیں۔ مگر آٹھ چیزوں کے ساتھ، عقل بغیر ورع کے، عمل بغیر یاد کرنے کے، قوت دل کے بغیر، دشمن پر حملہ کرنا حلاوت و شیرین بیان کے بغیر، حسن و جمال خوشی و سرور نیت کے بغیر، حسب و نسب ادب کے بغیر سیکھنا، قدر کفایت اور تکمیل کے بغیر، مروت تواضع و فروتنی کے بغیر فائدہ مند نہیں۔

فرمایا آٹھ اشخاص ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔

جھوٹا مسافر،

بیمار و علیل، جس کو کوڑھی کی بیماری ہو۔

مقروض، وہ فقیر جو تونگروں کے درمیان رہتا ہو۔

وہ نادان جو علماء کے درمیان ہو۔

وہ شخص جس پر پے در پے مصائب وارد ہوں۔

نواں باب

نو چیزوں کا بیان

ہمارے آقا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ اسلام کے نو حصے ہیں۔ اور وہ شخص بے بہرہ ہے کہ جس میں کوئی حصہ بھی نہ ہو۔

پہلا، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، کی شہادت دینا۔

دوسرا، نماز ہے۔ جو کہ فطرت اسلام ہے۔

تیسرا، زکواۃ ہے اور وہ فریضہ ہے۔

چوتھا، روزہ ہے اور وہ جہنم کی آگ سے سپر وڈھال ہے۔

پانچواں، حج ہے اور وہ شریعت ہے۔ معظم شرائع میں سے ہے۔

چھٹا، جہاد ہے اور وہ اسلام کی عزت ہے۔

ساتواں، امر بالمعروف ہے یعنی اچھی چیز کا حکم دینا اور وہ وفا ہے یعنی وعدہ الٰہی کو پورا کرنا ہے۔

آٹھواں، نہی عن المنکر بری چیز سے روکنا ہے اور وہ عدل ہے۔

نواں، اطاعت ہے جو کہ عصمت ہے یعنی سبب بچاؤ اور خون وخرابہ سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ حدیث شریف روایات معتبرہ میں وارد ہوئی ہے۔ اور ان کی روایات میں دس چیزوں کا ذکر ہے یعنی اسلام کے دس حصے ہیں۔ اس زیادتی کے ساتھ اور جماعت الفت ومحبت ہے اور بعض روایات

میں یہ حدیث اس طرح ہے اسلام کے دس حصے ہیں شہادت لاالہ الا اللہ،
اور یہ ملت ہے۔ یعنی عمدہ اور اساس ملت ہے۔ نماز اور وہ فریضہ ہے
زکواۃ اور وہ طہارت و پاکیزگی ہے۔ یعنی طہارت مال کا باعث ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ زکواۃ فطرت ہے۔ یعنی فطرت وطبیعت
انسان حکم لگاتی ہے۔ اس کی خوبی اور حسن کا کیونکہ محتاج کی اعانت کرنا اور
صدقات میں مال خرچ کرنا ایسی چیز ہے کہ جس کے حسن اور اچھے ہونے کا ہر
عقل مند اور دیندار حکم لگاتا ہے الخ

نیز آنحضرت سے روایت ہے فرمایا کہ جب نو چیزیں پیدا اور ظاہر ہوں گی۔
تو ان کے ساتھ نو چیزیں اور ظاہر ہوں گی۔ جب زنا علے الاعلان ہو گا تو ہارٹ
فیل زیادہ ہوں گے۔ جب لوگ کیل و وزن میں چوری کریں گے تو کمفروشی
کا ارتکاب کریں گے۔ تو وہ قحط سال اور نقصان میں مبتلا ہوں گے یعنی
میوے اور دانے کم اُگیں گے۔

جب زکواۃ روک لیں گے تو خدا ان سے زمین کی برکتیں روک لے گا۔
اور جب محرکات الہیہ کا ارتکاب کریں گے تو ان پر آفات اور مصیبتیں
ظاہر ہوں گی۔

جب حکم بالجور اور احکام میں بے عدالتی ظاہر ہو گی تو ظلم و عدوان انہیں
ڈھانپ لے گا۔ جب وہ معاہدوں اور وعدوں کو توڑ دیں گے۔ تو خدا ان
پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دے گا جب وہ قطع رحمی کریں گے تو ان کا
مال برے لوگوں کا حصہ و نصیب ہو گا۔

جب وہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) نہیں کریں گے تو ان کے
معاملات مضطرب اور غیر یقینی صورت اختیار کر لیں گے۔ جب نہی عن المنکر
(بری چیز سے منع کرنا) چھوڑ دیں گے۔ تو برے لوگ ان پر مسلط
ہو جائیں گے۔

پس اس وقت جتنا بھی اچھے اور نیک لوگ دعا کریں گے۔ ان کی دُعا قبول نہیں ہوگی۔

آنحضرتؐ سے مروی ہے فرمایا کہ گناہان کبیرہ نو ہیں۔

خدا کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے مومن کو قتل کرنا یتیم کا مال کھانا، رباؑ سود حرام کھانا، کسی پاکدامن عورت کی طرف بری تہمت دینا، جہاد سے بھاگ جانا، عقوق و نافرمانی والدین کرنا، پس جو شخص بارگاہ ایزدی میں اُس حالت میں جائے کہ ان گناہوں سے پاک ہو۔ تو وہ میرے ساتھ اس بہشت میں ہوگا۔ کہ جس کے دروازے سونے کے ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث شریف میں سات گناہوں سے زیادہ بڑے گناہ شمار نہیں کیے گئے اور اس فقیر نے جتنا تفحص کیا ہے کوئی حدیث نہیں ملی۔

بلکہ علماء کا قول بھی نہیں ملا کہ جہاں گناہوں کبیرہ کو نو شمار کیا گیا ہو بلکہ بہت سے روایات معتبرہ میں سات چیزیں ذکر ہوئی ہیں لہذا میرا گمان یہ ہے کہ یہ حدیث مکمل ہے۔ اس میں سے کوئی جملے ساقط نہیں ہوئے اور صدر روایات میں لفظ سبع (سات) تھا۔ وہ غلطی سے تسع (نو) لکھا گیا ہے اور اس غلطی میں غفلت سے کام لیا گیا۔ اور نویں باب میں اس حدیث کو ذکر کیا گیا۔ اور ایسی غلطی عام ہو جاتی ہے کیونکہ لفظ سبع (سات) اور تسع (نو) میں شباہت ہے۔

خصوصاً قدیم تحریروں میں اسی لیے بعض علماء نے جناب سیدہ کی وفات کے سلسلہ کی روایات کو جمع کیا ہے اور بعض روایات میں ان مخدومہ کی وفات تین جمادی الثانی کی لکھی ہوئی ہے اور چھ روایات میں ہے کہ جناب رسالت مآبؐ کی وفات کے بعد دنیا میں پچھتر دن زندہ رہی ہیں کہ اس سے جمادی الاول کے ایام بیض میں آپ کی وفات ہونی چاہیئے۔

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ روایت کے لفظ خمستہ و تسعین تھے پچانوے دن وہ خمسہ و سبعین غلطی سے لکھے گئے یعنی وہ بی بی اپنے والد گرامیؐ کے بعد پچانوے دن دنیا میں رہی۔ اور اس بناء پر ان کی وفات تین جمادی الثانی کو ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ گناہاں کبیرہ جو کہ سات ہیں ان میں اختلاف ہے وہ گناہ جو تمام سات والی روایات میں قدر مشترک ہیں۔ وہ مومن کو ناحق قتل کرنا، عقوق والدین یتیم کا مال کھانا، جہاد سے بھاگ جانا ہے۔

مناسب ہے کہ یہاں کچھ گفتگو کو طول دیں پھر ہم کہتے ہیں جاننا چاہیئے کہ گناہ دو قسم کے ہیں۔

ایک قسم گناہ کبیرہ کی ہے کہ جس کا ارتکاب توبہ کیے بغیر انسان کو عدالت سے خارج کر دیتا ہے اور عذاب الٰہی کا مستحق بنا دیتا ہے۔

دوسری قسم گناہ صغیرہ کی ہے کہ جب تک اس پر اصرار نہ ہو تو انسان عدالت سے خارج نہیں ہوتا اور اگر کبائر سے اجتناب کیا تو ان کا ارتکاب مقرون بعفو ہے۔ اور خداوند عالم اپنے فضل و کرم سے یہ گناہ معاف فرما دے گا اور مشہور یہ ہے۔

گناہ صغیرہ کا اصرار گناہ کبیرہ ہے پھر اصرار کے معنی میں اختلاف ہے۔

شیخ شہید سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ اصرار یا فعلی ہے یا حکمی اصرار فعلی ایک قسم کے گناہاں صغیرہ کا بغیر توبہ کے ہمیشہ ارتکاب کرنا یا کئی قسم کے گناہاں صغیرہ بغیر توبہ کے زیادہ بجالانا اور حکمی یہ ہے کہ گناہ صغیرہ کرتے وقت یہ ارادہ رکھتا ہو کہ اس سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ اسے کروں گا البتہ وہ شخص جو گناہ صغیرہ کر رہا ہے۔ لیکن اس کے دل میں نہ توبہ کا خطور ہو اور نہ دوبارہ اس کام کرنے کا تو ظاہراً یہ مصر نہیں ہے اور شاید اعمال صالح مثل وضو نماز و روزہ اس کا کفارہ ہو جائیں گے۔ جس طرح کہ روایات میں وارد ہوا ہے انتہیٰ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ صرف عزم و ارادہ کرنا گناہ صغیرہ کا اس فعل کے کرنے کے

بعد بر اصرار نہیں بلکہ اصرار کا معنی ہے ایک گناہ پر اصرار یا کئی ایک گناہوں کا ارتکاب کرنا۔ اس طرح پر کہ اس سے معلوم ہو کہ یہ شریعت و دین کی پرواہ نہیں کرتا اور ان حالات میں پشیمانی اور ندامت بھی اس سے ظاہر نہ ہو۔

اکابر علماء کی رائے کبائر کی تعداد میں بھی مختلف ہے شیخ بہائی نے کتاب اربعین کی تیسویں حدیث کی شرح کے ذیل میں علماء کے اختلاف آراء کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ گناہ کبیرہ ہر وہ گناہ ہے کہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں اس پر وعید عقاب فرمائی ہے۔

بعض کا کہنا ہے کہ گناہ کبیرہ وہ ہے کہ شارع مقدس نے اس کی حد معین کی ہے یا وعید عقاب کی اس کے متعلق تصریح فرمائی ہے۔

ایک گروہ کا کہنا ہے کہ کبیرہ ہر وہ گناہ ہے کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ شخص دین کو اہمیت دیتا ہے۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ کبیرہ ہر وہ گناہ ہے کہ جس کے متعلق وعید شدید قرآن یا سنت میں آئی ہو اور ابن مسعود کا کہنا ہے۔ کہ سورہ نساء کی یہ آیت پڑھیئے۔

ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم ہ

یعنی اگر تم اجتناب کرو ان بڑے گناہوں سے کہ جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے برے کاموں کا کفارہ قرار دیں گے تو جن چیزوں سے اول سورہ سے لے کر اس آیت تک منع کیا گیا ہے۔ وہ گناہان کبیرہ ہیں۔

ایک اور جماعت کہتی ہے کہ تمام گناہ کبیرہ ہیں۔ شارع مقدس کے امر و نہی کی مخالفت کی حیثیت سے سب مشترک ہیں۔ لیکن جب صغیرہ یا کبیرہ کا اطلاق کسی گناہ پر ہوتا ہے تو اس سے اوپر یا نیچے والے گناہ کی نسبت سے ہوتا ہے پس اجنبی عورت کا بوسہ لینا صغیرہ ہے۔ بنسبت اس سے اوپر والے گناہ کے جو کہ زنا کرنا ہے اور یہی کبیرہ ہے نیچے والے گناہ کی نسبت جو کہ شہوت کی نظر

سے اس کی طرف دیکھنا ہے۔

شیخ جلیل امین الاسلام ابو علی طبرسیؒ نے کتاب مجمع البیان میں اس قول کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہمارے علماء رضوان اللہ علیہم کا ہے۔ کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ تمام گناہ کبیرہ ہیں لیکن بعض دوسروں کی نسبت کبیرہ ہیں اور گناہوں میں کوئی صغیرہ نہیں ہے بلکہ صغیرہ ہونا ایک امر نسبتی ہے کہ اس گناہ سے بڑے گناہ کی نسبت اسے صغیرہ کہا جاتا ہے۔

دوسرے لوگوں کا کہنا ہے کہ گناہ کبیرہ سات ہیں، خدا کا شریک قرار دینا۔ نفس محترمہ کا قتل کرنا، پاکدامن عورت کو تہمت لگانا، یتیم کا مال کھانا، زنا کرنا جہاد سے بھاگ جانا اور ماں باپ کے حقوق و نافرمانی کرنا۔

اور اس باب میں رسول اکرم صلعم سے حدیث بھی روایت کرتے ہیں۔ اور بعض نے اس عدد پر تیراں اور گناہوں کا اضافہ کیا ہے اور وہ اغلام بازی، جادو، سود، غیبت، جھوٹی قسم، جھوٹی گواہی، شراب پینا، خانہ کعبہ کے احترام کو ترک کرنا، چوری کرنا، بیعت امام توڑ دینا، ہجرت کے بعد اعرابی ہو جانا (شاید اس زمانہ میں ایسے شہر میں جا کر رہنا مراد ہے کہ جہاں کوئی عالم نہ ہو کہ جس سے مسائل دین معلوم کیے جائیں) خدا کی رحمت سے ناامید ہونا۔ عذاب خدا سے مامون ہو جانا۔

اور بعض نے چودہ اور گناہوں کا اضافہ کیا ہے۔

مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور بغیر ضرورت کے ایسے جانوروں کا گوشت کھانا جن پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو۔ رشوت لینا۔ جوا کھیلنا کیل و وزن میں کمی کرنا، ظالموں کی مدد کرنا، بغیر پریشانی کے لوگوں کے حقوق روک رکھنا مال [illegible] اسراف و فضول خرچی کرنا، لوگوں کے اموال میں خیانت کرنا، لہو ولعب میں مشغول [illegible] مثلاً دف ساز و طنبورہ اور نے وغیرہ، اور گناہوں پر اصرار کرنا۔

اور یہ چودہ گناہ کتاب عیون میں امام رضا علیہ السلام سے نقل ہوئے ہیں۔ پس یہ دس قول ہیں۔ گناہ کبیرہ کی ماہیت و حقیقت کے متعلق لیکن کسی ایک قول پر کوئی ایسی دلیل نہیں کہ جس پر دل مطمئن ہو اور شاید ان کے مخفی رکھنے میں کوئی مصلحت ہو کہ جس کو ہمارے عقول درک نہ کر سکتے ہوں جیسا کہ شب قدر اور صلوۃ زمانہ، وسطی وغیرہ کو پوشیدہ رکھا گیا ہے۔

اصحاب حدیث نے نقل کیا ہے۔ جب ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آیا گناہان کبیرہ سات ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ سات کی نسبت سات سو کے زیادہ قریب ہیں۔ اور علامہ اقبال مجلسی نے کتاب حق الیقین میں اس کلام پر کلام کو طول دیا ہے۔

اور فرمایا ہے کہ میرے والد نے اپنی بعض تصانیف میں انہیں جمع کیا ہے۔

پس جو شخص تفصیل کا خواہاں ہو وہ دو تو مجلسین کے کلمات کی طرف رجوع کرے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے فرمایا کہ مسواک کرنے میں نو چیزیں ہیں۔

۱۔ منہ کو صاف کرتا ہے۔
۲۔۳ مسوڑوں اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔
۴،۵ بلغم کو دور آنکھوں کو جلا بخشتا ہے۔
۶،۷ کھانے کی اشیاء کو زیادہ کرتا ہے۔
۸ غم کو دور حافظہ کو بڑھاتا ہے۔
۹۔۹ خداوند عالم کی خوشنودی اور نیکیوں کو کئی گنا کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ نو چیزیں قبیح ہیں۔ اور جب نو قسم کے اشخاص سے صادر ہوں تو زیادہ قبیح ہیں۔

بیوصلگی اور بے طاقتی، بادشاہوں سے بخل تونگروں سے عشق بازی اور جوانوں جیسی جہالت، بوڑھوں سے قطع رحمی رئیسوں اور بزرگوں سے فسق و فجور علماء اور دانشوروں سے جھوٹ بولنا قاضیوں سے ظلم و ستم کرنا، والیوں اور حاکموں سے زمین گیر ہونا، اطباء اور ڈاکٹروں سے اور عورتوں سے فحش کلامی۔

ابو عبیدہ معمر بن منشی کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ نے فی البدیہ نو جملے فرمائے ہیں۔

ان کے جواہر نے حکمت کو یتیم اور امیدوں کو قطع کر دیا ہے۔ کہ کوئی ان جیسا ایک جملہ کہہ سکے ان میں سے تین جملے مناجات میں ہیں۔ اور تین کلمات و دانائی میں اور تین ادب سے متعلق ہیں۔

وہ تین جملے جو مناجات میں سے ہیں (یہ ہیں)

خدایا میری عزت کے لیے کافی ہے کہ تو میرا پروردگار ہے اور میرے فخر کے لیے یہ کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں خدایا تو ویسا ہے جیسا میں چاہتا ہوں۔ مجھے بھی ایسا بنا دے جیسا تو چاہتا ہے۔

اور وہ تین جملے جو علم و حکمت میں سے ہیں (یہ ہیں)

انسان اپنی زبان کے پردہ میں چھپا ہوا ہے۔ یعنی اس کا کامل و ناقص ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ جب تک گفتگو نہ کرے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔

ے تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

فرمایا بات کرو تاکہ پہچانے جاؤ وہ شخص ضائع نہیں ہوتا جو اپنی قدر و منزلت کو پہچانتا ہو۔

باقی رہے وہ تین جملے جو ادب میں ہیں (یہ ہیں)

فرمایا انعام و احسان ہر شخص پر کہ جس کا تو امیر بننا چاہتا ہے۔ اور اس

سے بے نیازی اختیار کرنا جس کی برابری چاہتا ہے۔

اور اس سے اپنی حاجت طلب کرنا جس کا قیدی رہنا چاہتا ہے۔

حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت ہے۔ فرمایا نو چیزیں ایسی ہیں جن سے خداوند عالم نے اپنے انبیاء کو مخصوص کیا ہے۔

پس تم ان چیزوں سے اپنا امتحان کرو اگر تم میں موجود ہوں تو ان پر خدا کی حمد و ثنا کرو۔ اور اگر نہ ہوں تو خدا سے انہیں طلب کرو۔ اور وہ یہ ہیں۔

یقین، قناعت، صبر، شکر، حلم و بردباری، خوش خلقی، سخاوت، غیرت اور شجاعت۔

اہل بیت عصمتؑ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ایک مومن کے دوسرے مومن پر نو حق ہیں۔

ہمیشہ اس کا خیر خواہ ہو، اس کی دعوت کو قبول کرے اور اچھے طریقہ سے اس کی مدد کرے۔ اس کی غیبت کو روکے اگر اس سے کوئی لغزش ہو جائے تو اسے معاف کر دے اس کے عذر کو قبول کرے۔ اس کے عہد و پیمان کی رعایت کرے۔ اس کی بیماری میں عیادت کرے اور اس کی تشییع جنازہ کرے۔

روایت ہے کہ انسان کا کمال اور اس کے ایمان کی تکمیل تب ہوتی ہے۔ جب اس میں نو چیزیں ہوں۔

رضا و خوشی اس کو باطل میں داخل نہ کرے۔ اس کا غصہ اسے حق سے خارج نہ کرے اس کی قدرت و توانائی لوگوں کا مال چھیننے اور ان چیزوں کے لینے پر اسے وادار نہ کرے جو اس کی نہیں ہیں۔ اور گفتگو کرنے سے اپنے کو بچائے یعنی بے فائدہ باتیں نہ کرے اور بچے ہوئے مال کو خرچ کرے۔ اور اپنے گزر اوقات کا اندازہ لگائے۔ یعنی اخراجات میں میانہ روی سے کام لے۔

صاحب حکمت (اچھی سمجھ رکھتا) ہو، خوش خلق اور سخی ہو۔

ایک دانشمند کہتا ہے کہ اس شخص میں نو چیزیں نہیں جو نو صفات کا حامل نہ ہو۔

اس شخص کے لیے کوئی فضیلت نہیں جو صاحب عقل نہ ہو اس کے لیے شرف نہیں۔ جس میں علم نہ ہو۔ اس کے لیے ثواب نہیں جس کا عمل اچھا نہ ہو، اس کے لیے اجرت و مزدوری نہیں۔ جس میں نیت نہیں اس میں دین نہیں جو حرام سے نہیں رکتا۔ اس کا کوئی دوست و رفیق نہیں جو خوش خلق نہ ہو، وہ صاحب رائے و فکر نہیں۔ جس کے پاس دلیل و حجت نہ ہو اس کے لیے ریاست و امارت نہیں جو حلیم و بردبار نہ ہو۔ اس کے لیے خیر و خوبی نہیں۔ جس میں کرم نہ ہو۔

دوسرے کا کہنا ہے کہ جس میں نو چیزیں موجود ہیں وہ اس سے لوگوں کی دوستی اور محبت کا باعث ہیں محتاج کو بخشنا مدد طلب کرنے والے کی مدد کرنا، ہمسایوں کے حالات کی جستجو کرنا، بھائیوں سے خوش روئی سے پیش آنا غائب جن لوگوں کو اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ ان کی رعایت کرنا۔ یعنی اگر اس کا دوست سفر پر گیا ہے تو اس کے اہل و عیال کی دیکھ بھال رکھنا نہ یہ کہ ان سے آنکھیں بند کرے۔ جس کی امانت ہے اس کے پاس اس کو واپس دینا۔ معاملہ میں حق کو ادا کرے۔ معاشرت میں خوش خلقی اختیار کرے اور قدرت رکھتے ہوئے معاف کرے۔

نو اشخاص کو نیند نہیں آتی۔

وہ بیمار جس کا طبیب نہ ہو۔

وہ مال دار جس کو اپنے مال کے متعلق خوف ہو۔

وہ حیران و پریشان جو کسی کا خون بہانا چاہتا ہو۔

وہ جس نے لوگوں کے معاملہ میں ملاوٹ اور دھوکہ کیا ہو۔ اور ان سے بدی

اور برائی کی تمنا رکھتا ہو۔

وہ جنگجو جو دشمن کی شب خونی سے ڈرتا ہو

وہ مقروض کہ جس کے پاس مال نہ ہو۔

وہ عاشق جو اپنے محبوب تک نہ پہنچا ہو۔

وہ جسے بیوی کی برائی کی اطلاع ملی ہو۔

وہ جو بہتان وافترا میں مبتلا ہو اور لوگ اس کی مدد سے آنکھیں بند کر چکے ہوں۔

ایک دانشور سے کہا گیا کہ نعمت کیا چیز ہے کہنے لگا نعمت نو چیزوں میں منحصر ہے۔

پہلی، چیز تونگری ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ فقیر اپنی زندگی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔

دوسرا، اپنے وطن میں ہونا کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ مسافر اپنی زندگی خوشگوار نہیں ہوتی۔

چوتھا، امن وامان میں ہونا کیونکہ میں نے دیکھا ہے خوف کی حالت میں زندگی اچھی نہیں گزرتی۔

پانچواں، جوانی میں کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ بوڑھا آدمی اپنی زندگی سے لذت نہیں حاصل کرتا۔

چھٹا، صحت وتندرستی میں کیونکہ میں نے دیکھا ہے بیمار اپنی زندگی سے بہرہ ور نہیں ہوتا۔

ساتواں، اہل فضل کی معاشرت کیونکہ تنہا آدمی کو میں نے دیکھا ہے اس کے لیے کوئی لذت نہیں۔

آٹھواں، خوش خلق کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ بد خلق اپنی عمر سے بہرہ ور نہیں ہوتا۔

نواں، نیک بیوی کا ہونا کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جس کے پاس نیک بیوی نہیں وہ اپنی زندگی سے نفع حاصل نہیں کرتا۔

ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہا اے بیٹا مجھے تعجب ہے اور مکمل تعجب نو چیزوں میں ہے۔

وہ شخص جو اپنے خدا کو پہچانتا ہے اور پھر اس کی اطاعت نہیں کرتا۔

وہ شخص جو ثواب کی اُمید رکھتا ہے اور پھر اچھے عمل نہیں کرتا۔

وہ شخص جو عذاب الٰہی کا خوف رکھتا ہے اور پھر گناہوں سے نہیں بچتا۔

وہ شخص جسے علم کی شرافت معلوم ہے پھر جہالت و نادانی کو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

وہ شخص جو اپنی نعمت کو دنیا کی تعمیر پر خرچ کرتا ہے حالانکہ اسے معلوم ہے اس سے جدا ہونا ہے۔

وہ شخص جو اپنی آخرت کو خراب کرتا ہے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ اس کی طرف منتقل ہونا ہے۔

وہ شخص جو امیدوں اور تمناؤں کے میدان میں دوڑ لگا رہا ہے حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ کب اس کا راستہ روک لیا جائے گا اور اسے منہ کے بل گرا دیا جائے گا۔

وہ شخص جو اپنی عاقبت میں غور و فکر کرنے سے غافل ہے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ اس سے (نگہبان) غافل نہیں ہیں۔

جو شخص اپنی زندگی خوشگواری سے گزارتا ہے حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔

اے بیٹا خیر دل کو اپنانا تاکہ لوگوں پر سرداری کرو اور وہ خیر چیزیں مندرجہ ذیل ہیں

علم، ادب، فقہ، امانت، معاملات میں احتیاط برتنا، حیا۔

حلم، اور کرم۔

اے بیٹا نو چیزوں کی نو چیزوں کے ذریعے حفاظت کرو اپنے عقل کی علم سے۔

مرتبہ اور جاہ جلال کی حلم سے۔

دین کی خواہشات نفسانی کی مخالفت سے۔

اپنی مروت کی پاکدامنی سے اور حرام سے بچنے سے، اپنی عزت کی کرم سے۔

اپنی قدر و منزلت تواضع سے۔

اپنی معیشت اور گزر اوقات کی اچھے کسب سے اور مکارم اخلاق کی تحصیل میں قیام کرنا، خود پسندی کو چھوڑ کر،

نعمات الٰہی کی شکر سے

اے بیٹا علماء نے نو چیزوں کیطرح کسی چیز کی برائی اور مذمت بیان نہیں کی۔

جھوٹ، غضب، جزع فزع، حسد، خیانت، بخل، جلد بازی، بد خلقی اور نادانی۔

اور نو چیزوں کی طرح کسی چیز کی مدح نہیں کی۔

سچائی، بردباری، صبر، تقسیم الٰہی پر خوش رہنا، وفا، کرم، تانی (سوچ سمجھ کر کام کرنا) خوش خلقی اور دانائی۔

اے بیٹا نو اشخاص سے مشورہ نہ کرنا کیونکہ مشورہ اور راستے دینا ان سے دور ہے۔

بخیل، ڈرپوک، حریص، حاسد، چھوٹے بچوں کا ماسٹر، جو عورتوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہو۔ جو شخص بد زبان عورت کے ساتھ مبتلا ہو، خواہشات کا پیرو، جسے پیشاب بہت لگا ہو۔

یہ میری وصیت تھی تجھ سے پس اسے یاد رکھنا

دسواں باب

دس چیزوں کا بیان

ہمارے آقا رسول خدا (صلعم) نے فرمایا
ایمان دس چیزوں میں ہے۔
معرفت، اطاعت، علم، عمل، ورع، اجتہاد، صبر، یقین رضا اور تسلیم
فرمایا عاقل کو دس چیزوں سے پہچانا جاتا ہے۔
پہلی، یہ کہ وہ اس وقت حلم و بردباری دکھلاتے جب جاہل اس سے اُلجھے۔
دوسری، یہ کہ درگزر کرے اس سے جو اس پر ستم کرے۔
تیسری، یہ کہ اپنے سے نچلے لوگوں سے تواضع و فروتنی کرے۔
چوتھی، یہ کہ اپنے سے اونچے لوگوں سے نیکی کرنے میں سبقت لے جائے۔
پانچویں یہ کہ جب بات کرنے لگے تو اس میں غور و فکر کرے اگر وہ گفتگو کسی اچھی چیز کے متعلق ہے تو کہے اور اسے غنیمت سمجھے اور اگر بُرے کام میں ہے تو خاموش رہے اور اپنا منہ بند رکھے تاکہ صحیح و سالم رہ سکے۔
چھٹی یہ کہ جب فتنہ و فساد اس کا رخ کرے تو پروردگار سے پناہ مانگے۔ اور اپنے ہاتھ و زبان کی حفاظت کرے۔
ساتویں، یہ کہ جب کسی چیز میں فضیلت دیکھے تو اس کے حاصل کرنے میں جلدی کرے۔
آٹھویں، یہ کہ شرم و حیا اس سے کبھی دور نہ ہو۔

نویں، یہ کہ حریص نہ ہو۔

دسویں، یہ کہ اس کے سینہ کی تنگی اور کم حوصلگی اسے کسی اچھے کام سے روک نہ دے۔

فرمایا عقل سے بہتر کسی چیز کے ذریعہ خدا کی عبادت نہیں کی گئی۔ اور انسان کی عقل دس چیزوں کے بغیر کامل نہیں ہوتی لوگ اس کی اچھائی کے امیدوار ہوں۔ اور اس کے شر سے مامون اور یہ کہ وہ اپنے زیادہ اچھے کاموں کو کم اور تھوڑا سمجھے۔

طالبان حوائج سے دل تنگ نہ ہو اور عمر بھر علم حاصل کرنے سے نہ ہچکچائے اور فقر و فاقہ اس کے نزدیک تونگری سے بہتر ہو۔ اور ذلت اس کے نزدیک (یعنی دنیاداروں کی نگاہ میں) (دنیاوی) عزت سے بہتر ہو اور دنیا سے اس کا حصہ صرف قوت لایموت ہو (گذارہ)

دسویں چیز یہ ہے کہ جسے دیکھے تو کہے کہ یہ تجھ سے بہتر ہے۔

فرمایا فضائل اخلاق دس چیزیں ہیں۔

۱۔ گفتگو میں سچ بولنا۔

۲۔ دوستی میں سچائی۔

۳۔ خیر خواہی اور لوگوں سے خلوص۔

۴۔ سائل کو عطا کرنا۔

۵۔ نیکی کا بدلہ دینا۔

۶۔ امانت کو ادا کرنا۔

۷۔ صلہ رحمی کرنا۔

۸۔ ہمسایہ کی عزت و حرمت کی حفاظت کرنا۔

۹۔ مہمان کی مہمانی کرنا۔

۱۰۔ شرم و حیاء

اور یہ آخری ان تمام چیزوں کی سردار ہے۔

نیز فرمایا عافیت و سلامتی دس چیزوں میں ہے ان میں سے نو چیزیں خاموش رہنے میں ہیں۔ مگر یاد خدا کرنا اور دسویں چیز بیوقوفوں سے میل جول نہ رکھنا۔

حضرت امیر المومنین ع سے روایت ہے فرمایا بہترین چیزیں کہ جنہیں لوگ اپنا وسیلہ بنائیں دس چیزیں ہیں۔

۱۔ خدا اور رسول پر ایمان رکھنا اور یہ کلمہ اخلاص ہے۔

۲۔ راہ خدا میں جہاد کرنا اور یہ ملت کی حفاظت ہے۔

۳۔ نماز کو قائم کرنا اور یہ فطرت ہے۔

۴۔ زکواۃ دینا۔ خدائی فرائض میں سے ایک فریضہ ہے

۵۔ روزہ رکھنا، اور یہ عذاب الٰہی سے ڈھال اور سپر ہے۔

۶۔ خانہ کعبہ کا حج کرنا، اور یہ فقر کو دور اور گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

۷۔ صلہ رحمی، اور یہ مال کو زیادہ کرتی ہے۔ اور اجل و موت کو پیچھے دھکیل دیتی ہے۔

۸۔ پوشیدہ طور پر صدقہ دینا، اور وہ گناہوں کو ختم کرتا ہے اور غضب الٰہی کو خاموش کر دیتا ہے۔

۹۔ احسان و نیکی کرنا، اور یہ انسان کو ذلت و خواری میں گرنے سے بچا لیتی ہے۔

۱۰۔ سچ بولنا، اور اسے لوگو سچ بولا کرو۔ کیونکہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے جو سچ بولتا ہے آپ نے زبان کی ایسی تعریف کی کہ آنجناب ع سے اس میں کوئی سبقت حاصل نہ کر سکا۔

فرمایا زبان میں دس چیزیں ہیں۔

۱۔ یہ ایسا گواہ ہے جو باطن کی خبر دیتا ہے۔

۲۔ ایسا حاکم اور فیصلہ کنندہ ہے کو صحیح کو غلط سے جدا کر دیتا ہے۔

۳۔ ایسا بولنے والا ہے کہ جواب دیتا ہے۔
۴۔ ایسا خبر دینے والا ہے کہ جس کے ذریعہ حق و درستی پہچانی جاتی ہیں۔
۵۔ ایسا عضو ہے کہ جس سے حاجت معلوم ہوتی ہے۔
۶۔ ایسا تعریف کرنے والا ہے کہ جس سے چیزیں پہچانی جاتی ہیں۔
۷۔ ایسا واعظ ہے کہ بری چیزوں سے منع کرتا ہے۔
۸۔ ایسا آواز نکالنے والا ہے کہ جس کی دوست تعریف کرتے ہیں۔
۹۔ ایسا تعریف کرنے والا ہے کہ جس سے کینے دور ہو جاتے ہیں۔
۱۰۔ ایسی اچھی اور بھلی معلوم ہونے والی چیز ہے کہ جس میں کان مشغول ہو جاتے ہیں۔

روایت ہے کہ دس چیزیں غم کو دور کرتی ہیں۔
چلنا، سوار ہونا، پانی میں غوطہ لگانا، سبزہ زار کی طرف دیکھنا، کھانا، پینا، خوب صورت عورت کی طرف دیکھنا، ہمبستری کرنا، مسواک کرنا، سر کو خطمی کے ساتھ دھونا، لوگوں سے باتیں کرنا۔

مترجم کہتا ہے کہ غم کو دور کرنے کے لیے سر کو بیری کے پتوں سے دھونا، کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنا، سیاہ انگور کھانا، تیتر کا گوشت کھانا، بہی دانہ اور کشمش کھانا اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا ذکر بھی وارد ہوا ہے۔

مناسب ہے کہ یہاں ان چیزوں کا ذکر کیا جائے۔ کہ جو غم واندوہ کا سبب بنتی ہیں۔ تاکہ ان سے اجتناب کیا جائے اور وہ بطور اختصار یوں ہیں۔
بھیڑ بکریوں کے درمیان چلنا، عورتوں کے درمیان چلنا، کھڑے ہو کر پاجامہ پہننا، منہ کے بل سونا، بیٹھ کر عمامہ باندھنا۔ ڈاڑھی کے بال چننا، دانتوں سے ناخن کاٹنا، چھلکوں پر چلنا۔ پاخانہ کو کسی چیز کے ذریعہ پراگندہ کرنا، ٹھہرے ہوئے پانی اور حمام میں پیشاب کرنا، دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا، آستین

سے منہ کو صاف کرنا۔ قبرستان میں ہنسنا، قبروں کے درمیان چلنا وغیرہ

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا

کہ اللہ تعالےٰ نے برکت کے دس حصے قرار دیئے ہیں۔ نو حصے تجارت میں اور ایک حصہ باقی چیزوں میں ہے

اور علم کے دس حصّے قرار دیئے ہیں نو حصّے قریش میں اور ایک حصّہ باقی لوگوں میں۔

گمراہی کے دس حصے قرار دیئے ہیں۔ نو حصّے گھروں میں اور ایک حصّہ باقی لوگوں میں۔

کرم کے دس حصّے قرار دیئے ہیں نو حصے عربوں میں اور ایک حصّہ باقی لوگوں میں۔

مکر کے دس حصّے قرار دیے ہیں نو حصّے قبطیوں میں اور ایک حصّہ باقی لوگوں میں۔

جفا کے دس حصّے قرار دیئے ہیں نو حصّے بربر والوں میں اور ایک حصّہ باقی لوگوں میں۔

لجاجت کے دس حصوں میں نو روم میں اور ایک حصّہ باقی لوگوں میں۔

قناعت کے دس کیے ہیں۔ نو اہل چین میں اور ایک باقی لوگوں میں۔

شہوت کے دس حصے قرار دیئے ہیں۔ نو عورتوں میں اور ایک مردوں میں۔

اچھے کاموں میں سے نو حصّے انبیاء علیہ السّلام میں اور ایک حصّہ باقی لوگوں میں۔

حسد کے دس حصوں میں نو یہودیوں اور ایک باقی لوگوں میں قرار دیئے ہیں۔

نکاح کے دس حصوں میں سے نو عربوں اور ایک باقی لوگوں میں قرار دیئے ہیں۔

ایک شخص کا کہنا ہے کہ میں نے ایک دانشور کی صحبت اختیار کی۔ اور اس سے دس چیزیں حفظ کیں۔

اس نے کہا شر و بدی کا متحمل ہونا سرداری و سیادت کا سبب ہیں۔ یعنی جو شخص صاحب حلم و بردبار ہو اور لوگوں کی برائیوں کو برداشت کرے تو ایسا شخص سیادت و بزرگی کے لائق ہے۔

جو شخص اچھے اخلاق کا حامل ہو تو اس کے اعمال پاکیزہ اور زیادہ ہوں گے۔

جو شخص لوگوں پر فضل و بخشش کرے تو اس کا اقتدار بڑھ جائے گا۔

جو شخص عدل و انصاف سے چلے تو اس کے مدح کرنے والے زیادہ ہوں گے۔

جو شخص اعتدال و میانہ روی سے بات کرے تو اس کا آگے بڑھنا اور سبقت لے جانا لازمی ہے۔ اور جو زیادہ خاموش رہے تو اس کی ہیبت زیادہ ہوگی۔

جس کے اخلاق اچھے ہوں اس کی زندگی خوشگوار ہوگی۔

جو کاموں میں جلد باز نہ ہو تو اس کے مطالب اس پر آسان ہونگے

جو شخص اپنی فکر کو جولان دے تو اس کے لیے بہتر راستہ پیدا ہوگا۔

جو نرمی سے لوگوں سے پیش آئے تو اس کی مروت باقی رہے گی۔

لقمان حکیم کا ارشاد ہے کہ دس چیزیں صاحب حکمت کے اخلاق میں داخل ہیں۔

ورع، عدل، فکر، عفو، لوگوں سے نیکی کرنا، ہوشیاری، سنبھل کے چلنا، تحفظ، تذکر اور میانہ روی اختیار کرنا۔

ایک حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کی اور کہا کہ میری دس چیزیں یاد رکھو۔

اپنے شہر والوں پر رئیس بننے کو قبول نہ کرنا۔

کسی چھوٹے کام میں اس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے سستی نہ کرنا جب کہ وہ بڑے ہونے کے قابل ہو۔

ایسے شخص سے لجاجت نہ کرنا کہ جس پر غصہ غالب ہو۔

اپنے گھر میں ایسے دو شخصوں کو جمع نہ کرنا جو آپس میں نزاع و دشمنی رکھتے ہوں۔

اپنے غیر کے ذلیل ہونے سے خوش نہ ہونا شاید زمانہ تیرے ساتھ بھی یہی سلوک کرے۔

جب کسی پر غلبہ و کامیابی حاصل کرے تو اپنی حالت پر مت اترانا کیونکہ تجھے معلوم نہیں کہ زمانہ تیرے ساتھ کیا کرے گا۔

کسی کی بات کا مذاق نہ اڑانا۔

ہر شخص سے ایک قسم کی خوشی کا اظہار کرنا۔

اپنے ساتھی کے لیے پوری دوستی کا اظہار نہ کرنا۔

ہمیشہ حق کو اپنے سامنے رکھنا تاکہ زمانہ میں تو صحیح و سالم رہ سکے اور ہمیشہ مرد آزاد بن کے رہنا۔

ایک دانشور نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹا میں تجھے دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔

اپنے عیوب زیادہ نہ کر کیونکہ جو شخص کسی کام کو زیادہ کرتا ہے تو اس کام کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے۔ گناہ پر افسوس نہ کر جب کہ کسی چیز کی برائی تجھے معلوم ہو جائے تو اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھ۔

گھٹیا شخص سے میل جول رکھنے سے بچ، ہر کام میں اس کی حد سے تجاوز نہ کر۔

جب کسی چیز کو برا سمجھو تو اس کے ارتکاب سے بچو۔

حق پر عمل کرو۔ اور ایسا کرو کہ وہ لوگ جو تیرے نزدیک رہتے ہیں۔ اور تیرے لباس کے استر کی طرح ہیں وہ تجھ سے مانوس ہونے کی نسبت

زیادہ ڈریں۔

اور مزید دس چیزیں مجھ سے یاد رکھو

۱۔ صدق و سچائی کو اختیار کرو کہ جو تمہاری قوت کا باعث ہے۔

۲۔ جھوٹ سے بچو جو تمہارے عجز کا باعث ہے

۳۔ راز کی نگہداشت کرو جو کہ امانت ہے

۴۔ ہمسایوں سے اچھا سلوک کرو جو کہ تمہارے رشتہ داروں کے بمنزلہ ہیں۔

۵۔ معرفت و شناسائی پیدا کرو۔

۶۔ اچھا کام کرو

۷۔ اپنے اخلاق کو اچھا بناؤ کہ وہ عبادت ہے۔

۸۔ خاموشی اختیار کرو کہ وہ انسان کی زینت ہے۔

۹۔ بخل سے بچو کہ وہ فقر ہے۔

۱۰۔ سخاوت کو اختیار کرو کہ جو غنی و تونگری کا باعث ہے

کہتے ہیں کہ ایک عربی لڑکی کی شادی کی گئی جب اسے شوہر کے پاس بھیجنے لگے تو اس کی ماں اس کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ اے بیٹی! اگر کسی کی فضیلت و بزرگی کی بنا پر اسے وصیت نہ کی جاتی تو میں بھی تجھے وصیت نہ کرتی۔ لیکن نصیحت عقل مند کے لیے یاد دہانی اور غافل کے لیے بیداری و ہوشیاری کا باعث ہے

اے بیٹی! یاد رکھو اگر کوئی لڑکی شوہر سے بے نیاز ہوتی تو تم تمام عورتوں سے شوہر سے زیادہ بے نیاز تھی لیکن عورتیں مردوں کے لیے پیدا ہوئی ہیں جیسا کہ مرد عورتوں کے لیے خلق کیے گئے ہیں۔

اے بیٹی تو اپنے آشیانے اور وطن سے جدا ہو کر ایسے آشیانے کی طرف جا رہی ہے کہ جسے تو نہیں پہچانتی۔ اور ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہے کہ جس سے تو نے الفت حاصل نہیں کی۔ پس میری دس باتیں یاد رکھو۔

جو تیرے لیے تیرے شوہر کے پاس تیرے درجہ اور بلندی کا باعث

ہوں گی۔

پہلی، یہ کہ شوہر کے گھر میں قناعت سے گزر کرنا۔ کیونکہ قناعت دل کی

راحت کا سبب ہے۔

دوسری، یہ کہ شوہر کی بات کو سننا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

کیونکہ عورت کا مرد کی اطاعت کرنا خداوند عالم کی خوشنودی کا سبب ہے۔

تیسری، یہ کہ اپنے آپ کو خوشبو لگانا خصوصاً وہ جگہ کہ جس کو تیرا شوہر

سونگھتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے ناک میں بری بو جائے۔

چوتھی، یہ کہ اپنے آپ کو خوشبو لگا۔ خصوصاً وہ جگہ کہ جس کو تیرا شوہر سونگھتا ہے

ایسا نہ ہو کہ اس کے ناک میں بری بو جائے۔

پانچویں، یہ کہ اس کے کھانے کے وقت کا خیال رکھ۔ پس جس

وقت اسے بھوک لگتی ہے تو فوراً کھانا پیش کر دے تاکہ بھوک کی حرارت

اسے آپے سے باہر نہ کر دے۔

چھٹی یہ کہ سونے کے وقت خاموش رہ، حرکت اور آواز نہ نکال۔ کیونکہ

اس کی نیند خراب کرنا اس کے غصے کا سبب ہوگا۔

ساتویں، یہ کہ اس کے گھر اور مال کی حفاظت کر۔

آٹھویں، یہ کہ اس کے حشم و خدم اور اہل و عیال کی ہمیشہ رعایت کر کیونکہ

یہ کام محاسنِ تدبیر میں داخل ہے۔

نویں، یہ کہ اس کے راز کو فاش نہ کر۔

دسویں، یہ کہ اس کے حکم کی نافرمانی نہ کر۔ ورنہ اس کا سینہ تیرے

خلاف غصہ و کینہ سے پُر ہو جائے گا اور ان تمام کے بعد میں تجھے وصیت

کرتی ہوں کہ جب تیرے شوہر کا دل زخمی اور اس کا سینہ مجروح ہو تو تُو بھی

اپنے سے صفت کو دور رکھ۔

نیز جس وقت وہ خوش و خرم ہو تو اپنے سے غم و غصہ کو دور رکھ

کیونکہ یہ بات اس کے عیش و عشرت کو مکدر اور اس کی خوشی کو برطرف کر دے گی۔ ہمیشہ اس کی عزت کرنا اور اس سے موافقت کرنا اور اس کی رغبت و خوشی کو ترجیح دینا اور زمانے کی سختی و تنگی پر صبر کرنا۔ اور وقت کو نبھانا۔ خداوند عالم عافیت دینے والا ہے اور وہ اپنے لطف و کرم سے تمہارے لیے اچھائی قرار دے گا۔

ختم شد